عمران سیریز
براڈ سسٹم
کلیم

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "براڈ سسٹم" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول کے بارے میں کچھ کہنے کی بجائے آج میں اپنے قارئین کو اپنے اس بے پناہ غم میں شریک کرنا چاہتا ہوں جو پچھلے دنوں مجھ پر اور میرے خاندان پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑا۔ میرا نوجوان بیٹا محمد فیصل جان بقضائے الہی ۹ محرم الحرام 13 مارچ 2003ء کو وفات پا گیا ہے۔ اس کی عمر صرف تیس سال تھی اور یہ عمر اس نے حصول تعلیم میں ہی گزار دی۔ وہ بچپن سے ہی بے حد ذہین تھا اور ہمیشہ ہر کلاس میں اس نے امتیازی حیثیت حاصل کی۔ اسے تعلیم حاصل کرنے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ اس نے ڈبل میتھ میں گریجویشن کرنے کے بعد میتھ میں ایم۔ ایس۔ سی کیا۔ اس کے بعد اس نے مارکیٹنگ میں ایم۔ بی۔ اے بھی امتیازی حیثیت سے پاس کیا اور اب وہ ایل۔ ایل۔ بی کے آخری سال میں تھا کہ زندگی نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا اور وہ ہمیں چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں چلا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اب اس کی یادیں ہی

ہمارا اثاثہ رہ گئی ہیں۔ اس کی حق گوئی اس کی بے پناہ اور مسلسل
جدوجہد، اس کا اپنی زندگی کے آخری لمحے تک صبر و استقامت، اس کا
اللہ تعالیٰ پر یقین کامل اس بھرپور جوانی میں بھی ہر قسم کی آلائش سے
مبرا دنیاوی زندگی، اس کی روح کی بالیدگی، اس کا دین پر گہرا اور
بھرپور تجزیاتی مطالعہ، اس کا بے پناہ ادبی ذوق، اس کی بے مثال حس
مزاح، یہ سب کچھ ہمارے اور اسے جاننے والوں کے ذہنوں میں آج
بھی نقش ہے اور یقیناً ہمیشہ نقش رہے گا۔ وہ میری ہر کتاب سب سے
پہلے پڑھتا اور انتہائی بے لاگ انداز میں اس پر تبصرہ بھی کرتا تھا۔
آخری لمحے تک اس کے سرہانے میری کتاب موجود رہی ہے۔ بیماری
کی شدت میں جب وہ اسے پڑھ نہ سکتا تھا تو کافی کافی دیر تک اسے
ہاتھوں میں پکڑے دیکھتا رہتا تھا۔ ویسے تو ہر بیٹا اپنے باپ سے محبت
رکھتا ہے۔ انس و پیار کے جذبات کا حامل ہوتا ہے لیکن وہ مجھ سے بے
پناہ محبت کرتا تھا۔ اسے بچپن سے ہی مجھ سے اس قدر انس و پیار تھا کہ
وہ نوجوانی میں بھی چھوٹے بچوں کی طرح رات گئے تک میری واپسی کا
انتظار کرتا رہتا تھا اور اگر مجھے واپسی پر دیر ہو جاتی تو وہ اس وقت تک
نہ سوتا تھا جب تک مجھ سے مل کر اور مجھ سے باتیں نہ کر لیتا۔ آج وہ
ہم سب کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ وہ اپنے چھوٹے بھائی اور
بہنوں کے ساتھ بھی اسی طرح محبت کرتا تھا۔ اس کی ہمیشہ یہی
کوشش ہوتی تھی کہ وہ اپنی کوئی چیز خریدنے کی بجائے اپنے بھائی
بہنوں کے لئے ان کی پسند کی چیزیں خریدے۔ اس نے آج تک مجھ
سے اپنے لئے کسی چیز کی فرمائش نہیں کی۔ وہ بے حد صابر اور قناعت
پسند تھا۔ یہ درست ہے کہ ہر باپ اپنے بیٹے کے لئے ایسے ہی جذبات
رکھتا ہے لیکن جو کچھ میں نے مرحوم محمد فیصل جان کے بارے میں
لکھا ہے وہ بے حد کم ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ خصوصیات کا حامل
تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے اور میرے خاندان کے لئے ایک
نعمت سے کم نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی اپنی مشیت ہوتی ہے۔ اس نے
یہ نعمت ہم سے اس وقت واپس لے لی جب اس نعمت سے بھرپور
انداز میں مستفید ہونے کا وقت قریب آیا۔ یہ ایسی آزمائش ہے جس
پر پورا اترنا کسی انسان کے بس کا روگ نہیں ہے لیکن میرا ایمان ہے
کہ اللہ تعالیٰ بے حد رحیم و کریم ہے۔ وہ جنہیں آزمائش میں ڈالتا ہے
انہیں اس آزمائش میں پورا اترنے کی توفیق بھی خود دیتا ہے اور یہ
حقیقت ہے کہ یہ اس کی دی ہوئی توفیق ہی ہوتی ہے جس بناء پر
کوئی انسان ایسے دل گداز اور جان کاہ مراحل سے گزر سکتا ہے لیکن
انسان بہرحال انسان ہے اس کا دل ان جاں گداز مراحل سے گزرتے
ہوئے جس طرح خون کے آنسو روتا ہے اس کا احساس صرف اسے ہی
ہوتا ہے جو ان مراحل سے گزرتا ہے۔ میری قارئین سے درخواست
ہے کہ وہ میرے مرحوم بیٹے محمد فیصل جان کی مغفرت کے لئے دعا
کریں اور میرے حق میں بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے
خاندان کو اس صدمہ جانکاہ کو جھیلنے کی توفیق بخشے۔ میں اس کے لئے
ذاتی طور پر ممنون احسان رہوں گا۔ آخر میں ان تمام دوستوں اور بھی

خواہوں خصوصاً یوسف برادرز کے مالکان محمد اشرف قریشی اور محمد یوسف قریشی کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے میرے بیٹے کی بیماری کے دوران قدم قدم پر میرا ساتھ دیا اور بعد ازاں بھی میرے غم میں برابر شریک رہے۔ جن قارئین نے اخبارات میں پڑھ کر یا ذاتی علم ہونے پر تعزیت کے خطوط ارسال کئے ہیں میں ان کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

پشاور سے بے۔ جے پرواز لکھتے ہیں۔ "میں نے ایک لائبریری بنائی ہوئی ہے۔ اپنی لائبریری کے ایک ممبر سے مجھے معلوم ہوا کہ آپ کا جواں سال بیٹا وفات پا گیا ہے۔ مجھے یہ سن کر بے حد دلی رنج ہوا اور دل کو بہت سخت صدمہ پہنچا۔ میں اور میری لائبریری کے تمام ممبران آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور آپ کو اور آپ کے اہل خاندان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"۔

محترم بے۔ جے پرواز صاحب۔ آپ نے جس خلوص اور دردمندی سے تعزیت کی ہے میں اس کے لئے آپ کا اور آپ کی لائبریری کے تمام ممبران کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ آپ کے خط نے مجھے بے حد حوصلہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

لاہور سے سید ریاض حسین شمسی لکھتے ہیں۔ "مجھے آج اخبار کے ذریعے آپ کے نوجوان بیٹے کی وفات کا علم ہوا۔ میں خود صاحب فراش ہوں اس لئے چل پھر نہیں سکتا ورنہ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو کر تعزیت کرتا۔ میں نے آپ کی کتابوں سے ہمیشہ یہی سبق سیکھا ہے کہ انسان کو کسی بھی صورت میں ہمت اور حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے اور اسی سبق نے مجھے میری زندگی کے انتہائی جان لیوا لمحات میں حوصلہ بخشا ہے۔ آپ کے لئے یہ صدمہ واقعی بہت بڑی آزمائش ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو ہی آزمائش سے دوچار کرتا ہے اور اس آزمائش میں پورا اترنے کی توفیق بھی بخشتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کو اس جانکاہ صدمہ کو جھیلنے کا حوصلہ دے اور اس آزمائش میں پورا اترنے کی توفیق بخشے۔ مجھے اپنے غم میں برابر کا شریک سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین"۔

محترم سید ریاض حسین شمسی صاحب۔ آپ کا خط میرے لئے واقعی بے پناہ حوصلے کا موجب بنا ہے۔ آپ نے جس محبت اور جس خلوص سے خط لکھا ہے اس کے لئے میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ میری درخواست ہے کہ آپ مجھے اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں کیونکہ آپ جیسے دردمند دل سے نکلنے والی دعائیں اللہ تعالیٰ کے ہاں یقیناً باریاب ہوتی ہیں۔

ہالہ۔ سندھ سے عزیز نیاز لکھتے ہیں۔ "ملتان سے آنے والے اپنے ایک دوست کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا نوجوان بیٹا بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ یہ خبر ہم سب دوستوں کے لئے انتہائی صدمے کا

باعث بنی ہے۔ ہم سب کی دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اسے کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے اور آپ کو اور آپ کے اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین) یہ واقعی ایسا صدمہ ہے جسے جھیلنا انسان کے بس میں نہیں ہوتا لیکن دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسے جھیلنے کی توفیق بخشے اور آئندہ کے لئے آپ کو اور آپ کے خاندان کو ایسے کسی صدمہ سے دوچار نہ فرمائے اور آپ پر اور آپ کے خاندان پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ (آمین) ہم سب دوست تہہ دل سے آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں"۔

محترم عزیز نیاز صاحب۔ میں آپ کا اور آپ کے دوستوں کا بے حد ممنون ہوں۔ آپ نے خط میں جو دعائیں فرمائی ہیں یہ آپ کی اور آپ کے دوستوں کی محبت اور خلوص کی آئینہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے تمام دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کی دعاؤں کا طالب

مظہر کلیم۔ ایم اے

عمران نے کار افشار کالونی کی ایک محل نما کوٹھی کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ گیٹ کے ستون کی طرف بڑھا جہاں پیتل کی ایک بڑی سی انتہائی چمک دار پلیٹ نصب تھی جس پر پیتل کے موٹے موٹے اور ابھرے ہوئے حروف میں کارنگا ہاؤس لکھا ہوا تھا۔ اس کے نیچے کال بیل کا بٹن تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پش کیا اور واپس مڑا ہی تھا کہ پھاٹک کا چھوٹا گیٹ کھلا اور ایک لمبے چوڑے قد اور دیو ہیکل ڈیل ڈول کا آدمی باہر آ گیا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں سائیڈوں پر اس طرح سیدھی کھڑی تھیں جیسے مونچھیں بالوں کی بجائے لوہے کی باریک تاروں کی بنی ہوئی ہوں۔ اس نے خاکی رنگ کی قمیض شلوار اور سیاہ رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے کاندھوں پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ چہرے پر انتہائی کرختگی اور بے نیازی جیسے ثبت نظر آ رہی تھی۔

"جی صاحب"...... اس نے جھٹکے دار لہجے میں عمران سے کہا۔ ویسے وہ نظروں ہی نظروں میں عمران کا جائزہ اس طرح لے رہا تھا جیسے قصائی بکری کا جائزہ لیتا ہے۔

"میں تمہیں لڑکی نظر آ رہا ہوں"...... عمران نے بھی آنکھیں نکالتے ہوئے کہا تو وہ آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں جی۔ لیکن تم مرد بھی تو نہیں لگتے۔ بس کچھ اور ہی لگتے ہیں۔ نہ مونچھیں نہ داڑھی"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مونچھیں تو بلی کی بھی ہوتی ہیں۔ پھر کیا بلی مرد ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"سنو صاحب۔ میرا نام بادشاہ ہے اور میں نے اب تک پورے بارہ قتل کر رکھے ہیں اس لئے میرے ساتھ مذاق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بتاؤ کہ کون ہو اور کیوں آئے ہو"...... بادشاہ نے اس بار قدرے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید معاملہ اب اس کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا اور ظاہر ہے ہونا ہی تھا۔ عمران نے اس کی مونچھوں پر براہ راست اٹیک کر دیا تھا۔

"میں کورنگا صاحب کو پڑھانے آیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"بڑے صاحب کو تم پڑھاؤ گے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں اپنی زندگی عزیز نہیں ہے۔ خودکشی ہی کرنی ہے تو کسی بس یا ٹرک کے نیچے آ جاؤ۔ ضرور بڑے صاحب کے ہاتھوں ہی مرنا ہے تمہیں"۔ بادشاہ

نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ تمہارے کورنگا صاحب نے اخبار میں باقاعدہ اشتہار دیا ہے کہ ٹیوٹر کی فوری ضرورت ہے۔ معقول تنخواہ دی جائے گی اور دیکھو نیچے لکھا ہوا ہے کورنگا ہاؤس، افشار کالونی"...... عمران نے جیب سے ایک اخبار نکال کر بادشاہ کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔ وہ کافی روز سے فارغ تھا اور آوارہ گردی کر کے بھی تھک گیا تھا اور کتابوں کے مطالعہ سے بھی اس کا جی بھر گیا تھا اس لئے آج جب ناشتے کے بعد اس نے اخبار دیکھا تو اس میں یہ اشتہار بھی اسے نظر آ گیا۔ ویسے تو ایسے بے شمار اشتہار اخبار میں موجود تھے لیکن کورنگا نام پڑھ کر وہ چونک پڑا تھا کیونکہ یہ نام نہ صرف اس کے لئے نیا تھا بلکہ عجیب بھی تھا اور پھر پتہ بھی افشار کالونی کا تھا جو دارالحکومت کے امراء کی کالونی کہلاتی تھی اس لئے اس نے اخبار تہہ کر کے جیب میں رکھا اور کار نکال کر وہ افشار کالونی پہنچ گیا تھا۔

"اوہ۔ تو تم بے بی کو پڑھانے آئے ہو"...... بادشاہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بے بی تو پہلے ہی پڑھی ہوئی ہے۔ میں اسے کیا پڑھاؤں گا۔ دو زبانوں میں تو اس کا نام ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بے بی کالج میں پڑھتی ہے لیکن ایک بات بتا دوں۔ اگر بے بی کو تم پسند آ گئے تو تمہیں ملازم رکھا جائے گا ورنہ نہیں۔

بادشاہ شاید عمران کی بات کا مطلب ہی نہ سمجھ سکا تھا۔

" اور اگر بے بی مجھے پسند نہ آئی تو پھر"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بادشاہ خان اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے عمران کی جگہ اسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ نظر آگیا ہو۔

" کیا۔ کیا۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بے بی تمہیں پسند نہیں آئے گی۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ اس پھٹیچر سی کار میں بیٹھ کر تم بے بی کو پسند نہیں کرو گے۔ تمہاری یہ جرأت"...... بادشاہ خان کا غصہ یکلخت عروج پر پہنچ گیا تھا۔

" اب معلوم ہوا ہے کہ تم واقعی بادشاہ ہو۔ جو تمہیں یہ نئے ماڈل کی سپورٹس کار پھٹیچر نظر آرہی ہے اور شاید کسی زبان میں کورنگا کو شہنشاہ کہا جاتا ہو گا کیونکہ جس کا دربان بادشاہ ہو وہ خود تو صرف شہنشاہ ہی نہیں بلکہ شہنشاہوں کا شہنشاہ ہو گا۔ بہرحال اس کا فیصلہ ہو ہی جائے گا۔ تم جا کر بے بی کو بلا لاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو۔ بے بی یہاں آئے گی گیٹ پر۔ جاؤ چلے جاؤ۔ اس سے پہلے کہ میں تیرہواں قتل کر دوں۔ تم چلے جاؤ۔ بس"...... بادشاہ نے کہا اور تیزی سے مڑ کر گیٹ کے اندر کی طرف چلا گیا جیسے اس نے واقعی عمران کو زندگی بخش کر اور دوبارہ مڑ کر نہ دیکھنے کی قسم کھا لی ہو کہ کہیں اسے اپنا فیصلہ بدلنا نہ پڑ جائے۔

عمران نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی

اور اس وقت تک اس نے انگلی نہ اٹھائی جب تک کہ پھاٹک دوبارہ نہ کھلا اور بادشاہ کی غیض و غضب سے بھری ہوئی شکل اسے نظر نہ آ گئی۔

" یہ۔ یہ۔ تم۔ تم"...... بادشاہ کا غصے کے مارے برا حال تھا کہ اچانک سائیں کی آواز کے ساتھ ہی ایک کار عمران کی کار کے پیچھے آکر اس طرح رکی کہ ٹائروں کی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ بے بی صاحبہ۔ بے بی صاحبہ۔ ہٹاؤ اپنی کار۔ جلدی ہٹاؤ"...... بادشاہ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اطمینان سے مڑا۔ اس کی کار کے پیچھے ایک جدید ترین ماڈل کی سیاہ رنگ کی مرسڈیز کار موجود تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کے بال اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے کندھوں پر پڑے نظر آرہے تھے۔ اس نے سیاہ رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ اس وقت شاید غصے کی شدت سے قندھاری انار کی طرح نظر آرہا تھا۔

" کون ہو تم۔ کیوں کار کھڑی کی ہے گیٹ کے سامنے۔ بادشاہ کیا کر رہے ہو تم۔ اٹھا کر ایک طرف پھینکو اس ڈبیہ کو ورنہ کچل کر رکھ دوں گی"...... اس لڑکی نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تو تم ہو بادشاہ کی بے بی"...... عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ کون ہو تم۔ بادشاہ ہمارا ملازم ہے۔ سنا تم نے"...... لڑکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" لیکن کورنگا نام تو مردانہ نام ہو سکتا ہے اس لئے یہ تمہارا تو نہیں ہو سکتا اور بے بی نسوانی نام ہے اس لئے یہی تمہارا ہو سکتا ہے اور یہ بادشاہ صاحب بھی کہہ رہے تھے کہ بے بی سے مت ملو۔ وہ بے چاری تو انتہائی بدصورت اور چڑیل لڑکی ہے"...... عمران نے کہا تو لڑکی کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑنے لگ گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتری۔ اس نے جیکٹ کے ساتھ جینز کی پینٹ پہن رکھی تھی۔ پیروں میں بھاری جوگر تھے۔

" یہ۔ یہ تم۔ تم کہہ رہے ہو"...... اس نے غراتی بلی کی طرح عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" میں نہیں بادشاہ کہہ رہا تھا۔ حالانکہ میری نظروں میں تو تم کوہ قاف کی پری ہو۔ البتہ یہ بات دوسری ہے کہ کوہ قاف کے کسی انگلش حکمران کی چڑاسن لگتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" بادشاہ خان اسے گولی مار دو۔ ابھی اسی وقت۔ فوراً۔ میری آنکھوں کے سامنے"...... بے بی نے یکلخت پیر پٹختے ہوئے کہا۔

" جو حکم بے بی صاحبہ"...... بادشاہ خان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی۔

" اچھا۔ یہ واقعی اصلی ہے۔ اچھا دکھاؤ ذرا"...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بادشاہ کے ہاتھ سے مشین گن اس طرح جھپٹ لی کہ بادشاہ خان کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ فضا میں ہی ساکت ہو گئے تھے۔

" ارے اس میں تو میگزین ہی نہیں ہے۔ ارے کہیں یہ جادو کی مشین گن تو نہیں کہ بغیر میگزین کے فائرنگ کرتی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے کھڑی بے بی کی طرف مشین گن کا رخ کیا اور پھر اس سے پہلے کہ بادشاہ یا بے بی کچھ سنبھلتی، عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی گن سے گولیوں کی بوچھاڑ نکلی اور بے بی کے کاندھے سے ایک انچ کے فاصلے سے گزر گئی اور بے بی کا رنگ یکلخت ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا۔ اس کا جسم کھڑے کھڑے کانپنے لگ گیا تھا۔

" ارے واہ۔ یہ واقعی جادو کی ہے۔ یہ لو"...... عمران نے مڑ کر مشین گن دوبارہ بادشاہ خان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم قاتل ہو۔ تم۔ تم نے مجھ پر فائر کھولا ہے"...... لڑکی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح پھاٹک کی طرف دوڑ پڑی جیسے اپنی جان بچانے کے لئے دوڑی جا رہی ہو اور دوسرے لمحے وہ بادشاہ خان کے قریب سے گزر کر بجلی کی سی تیزی

سے کھلے ہوئے چھوٹے پھاٹک میں غائب ہو گئی۔

" تم۔ تم نے بے بی پر فائر کھولا ہے۔ تم نے "....... اچانک بادشاہ نے اس طرح جھرجھری لے کر کہا جیسے اچانک وہ سکتے کی کیفیت سے باہر آگیا ہو۔

" بے بی پر فائر کھولتا تو وہ اب تک اے بی بن چکی ہوتی "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اندر سے تین چار آدمی دوڑتے ہوئے باہر آئے۔

" کہاں ہے قاتل۔ کہاں ہے قاتل "....... انہوں نے باہر آ کر یکلخت ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔ وہ ادھر ادھر اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے قاتل کو تلاش کر رہے ہوں۔

" یہ ہے۔ یہ ہے وہ جس نے بے بی پر فائر کھولا تھا "....... بادشاہ نے کہا۔

" یہ۔ یہ۔ مم۔ مگر یہ تو "....... ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے بے بی پر فائر کھولا تھا۔ تم ہو قاتل "....... دوسرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں میرے پاس کوئی ہتھیار نظر آرہا ہے۔ ہتھیار ہو گا تو فائر بھی ہو گا "....... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ چلو اندر اور چل کر بے بی اور بڑے صاحب سے معافی مانگو۔ چلو اندر ورنہ پوری دنیا میں تمہیں کہیں امان نہیں ملے

گی۔ قبر میں بھی نہیں ملے گی۔ چلو اندر "....... ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر عمران کا بازو پکڑ کر اسے اندر کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ ارے۔ میری کار۔ ارے یہ چوری کی ہے۔ اگر مالک ادھر آنکلا تو پھر "....... عمران نے کہا تو بادشاہ سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

" چوری کی۔ اوہ۔ تم چور بھی ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تم بچ نہیں سکتے "....... سب نے ہی اچھلتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہے بے بی کا قاتل "....... اچانک اندر سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ اوہ۔ بڑے صاحب آرہے ہیں۔ جلدی چلو اندر "۔ یکلخت بادشاہ سمیت سب عمران سے اس طرح لپٹ گئے جیسے اسے اٹھا کر اندر لے جائیں گے۔

" واہ۔ کیا استقبال ہو رہا ہے۔ کورنگا سٹائل "....... عمران نے اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت بازوؤں کو جھٹکا تو چمٹنے والے چاروں افراد لڑکھڑا کر سائیڈ پر ہٹتے چلے گئے " لو ہو "۔ تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا خود ہی اندر داخل ہو گیا۔ اب وہ اس کو دیکھنا چاہتا تھا۔ وسیع و عریض لان کی سائیڈ پر ایک بہت بڑا پورچ تھا جس میں دو بڑی بڑی کاریں موجود تھیں جبکہ سامنے برآمدے میں ایک بھاری جسم لیکن چھوٹے قد کا آدمی کھڑا تھا۔ اس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا اور چھوٹے قد کے ساتھ بھاری جسم کی وجہ

سے وہ کوئی بڑا فٹ بال دکھائی دے رہا تھا۔ سر پر مخروطی انداز کی سیاہ ویلوٹ کی ٹوپی تھی۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں بادشاہ کی مونچھوں کی طرح اکڑی ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی بے بی کھڑی تھی۔

"یہ ہے قاتل ڈیڈی۔ یہ ہے قاتل ڈیڈی۔ اس نے مجھ پر فائر کھولا تھا"...... عمران کے اندر داخل ہوتے ہی بے بی نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"قاتل ڈیڈی۔ واہ۔ کیا خوبصورت نام ہے ڈیڈی کا۔ واہ"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"اسے گولی مار دو۔ بادشاہ اسے گولی مار دو"...... اس فٹ بال نما آدمی نے یکلخت دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میگزین ہو گا تو گولی بھی مارے گا۔ جو کچھ تھا وہ تو میں نے بے بی پر چلا دیا تھا۔ بس میرا نشانہ ذرا کمزور ہے ورنہ اب تک بے بی زیڈ بن چکی ہوتی"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"تم۔" اس کے ساتھ ہی وہ مسلسل آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اور اسی لمحے اس فٹ بال نما آدمی نے یکلخت اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے پسٹل نکال لیا۔

"اس میں میگزین ہے پہلے چیک تو کر لو"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت جمپ لگایا اور دوسرے لمحے اس نے اس فٹ بال نما آدمی کے ہاتھ سے

پسٹل نہ صرف جھپٹ لیا بلکہ ہاتھ اونچا کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز سے فضا گونج اٹھی۔

"ارے۔ واقعی اس میں تو میگزین موجود ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پسٹل واپس اس آدمی کی طرف بڑھا دیا جو احمقوں کی طرح منہ کھولے کھڑا تھا۔

"تو تم ہو کورنگا۔ واقعی درست نام ہے تمہارا۔ ویسے میں اپنا تعارف کرا دوں۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ میں نے اخبار میں تمہارا دیا ہوا اشتہار پڑھا تو یہاں آیا ہوں"...... عمران نے جیب سے ایک بار پھر اخبار نکال کر کورنگا کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم یہ ڈگریاں۔ کیا واقعی"...... کورنگا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو میرے ساتھ آکسفورڈ چلو۔ میں تصدیق کرا دیتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم بے بی کو پڑھانے آئے ہو۔ مگر تم تو قاتل ہو۔ ڈاکو ہو"۔ کورنگا نے رک رک کر کہا۔

"ابھی تک تم بھی صحیح سلامت کھڑے ہو اور تمہاری بے بی بھی۔ اس کے باوجود میں قاتل ہوں۔ واہ۔ تم واقعی اصل کورنگا ہو۔ بہرحال اس شاندار استقبال کا شکریہ۔ اب میں واپس جا رہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اطمینان سے مڑا اور پھاٹک کی

طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے عقب میں کھڑے ملازم اور بادشاہ سب خاموش ہونٹ بھینچے کھڑے تھے۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ ایک منٹ "...... اچانک بے بی کی آواز سنائی دی۔

" سوری۔ اب میں مزید اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتا"۔ عمران نے مڑے بغیر کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا مگر دوسرے لمحے بے بی دوڑتی ہوئی اس کے سامنے آ گئی۔

" رک جاؤ۔ میں کہہ رہی ہوں رک جاؤ"...... بے بی نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ تم اگر کہہ دو کہ پھانسی پر چڑھ جاؤ تو کیا میں پھانسی پر چڑھ جاؤں گا۔ سوری"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے سامنے کھڑی بے بی کی وجہ سے اسے بہر حال رکنا تو پڑا تھا۔

" سنو۔ آئی ایم سوری۔ تم بہت پڑھے لکھے ہو۔ آکسفورڈ سے تم نے ڈگریاں لی ہیں۔ تم قابل آدمی ہو اور ڈیڈی قابل آدمی کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ آؤ میرے ساتھ "...... بے بی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر عمران کا بازو پکڑنا چاہا لیکن عمران تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔

" ارے۔ ارے۔ ہاتھ مت لگاؤ۔ اماں بی کہتی ہیں کہ جس جگہ نامحرم کا ہاتھ لگ جائے اس جگہ کو جہنم کی آگ میں جلایا جاتا ہے"۔ عمران نے بڑے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو بے بی بے اختیار کھلکھلا کر

ہنس پڑی۔

" اوہ۔ اوہ۔ آکسفورڈ میں پڑھنے کے باوجود یہ حال ہے۔ بہت خوب۔ آؤ۔ آؤ۔ تم سے مل کر بے حد خوشی ہو رہی ہے مجھے۔ ڈیڈی۔ ڈیڈی آگے آئیں اور ان کا استقبال ہم مل کر کریں"...... بے بی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو فٹ بال نما آدمی تیزی سے سیڑھیاں اترا اور عمران کے سامنے آ کر رکوع کے بل جھک گیا۔

" کورنگا تمہارا استقبال کرتا ہے"...... کورنگا نے کہا تو عمران اس کے اس انداز پر واقعی حیران رہ گیا۔

" بے حد شکریہ۔ مگر میری کار باہر موجود ہے۔ وہ میں لے آؤں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ڈرائیور لے آئے گا۔ تم آؤ۔ اب تو ڈیڈی نے بھی تمہارا استقبال کر لیا ہے۔ آؤ اب تو چلو"...... بے بی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بے بی اور اس کا ڈیڈی دونوں ہی عجوبہ کردار ہیں اس لئے وہ اطمینان سے مڑ گیا۔

" آؤ۔ آؤ۔ جلدی آؤ"...... بے بی نے باقاعدہ دوڑ کر اس کے آگے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جبکہ کورنگا بھی فٹ بال کی طرح لڑھکتا ہوا اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اس کی ناک سے شوں شوں کی باقاعدہ آوازیں نکل رہی تھیں۔

" واہ۔ بھاپ کا انجن بھی ایسی آوازیں نہ نکالتا ہو گا۔ واہ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن کورنگا نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ اس کی

ناک سے نکلنے والی آوازیں اب مزید تیز ہو گئی تھیں۔

" بس بے بی۔ اب میں مزید نہیں چل سکتا"...... یکلخت کورنگا نے رکتے ہوئے کہا۔

" آپ آرام کریں ڈیڈی۔ آؤ آکسفورڈ والے۔ جلدی آؤ"...... بے بی نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ عمران تیزی سے چلتا ہوا اس کے پیچھے برآمدے میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک وسیع و عریض ڈرائینگ روم میں پہنچ گئے جہاں انتہائی جدید اور انتہائی قیمتی فرنیچر کی بھرمار تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ ڈرائینگ روم نہ ہو بلکہ فرنیچر بنانے والی کسی کمپنی کا شو روم ہو۔

" بیٹھو اور مجھے بتاؤ آکسفورڈ میں فورڈ کی کتنی فیکٹریاں ہیں"۔ بے بی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" فورڈ کی فیکٹریاں۔ فورڈ کاروں کی بات کر رہی ہو کیا"۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ہاں۔ مجھے بے حد پسند ہیں فورڈ کی کاریں۔ لیکن یہاں پاکیشیا میں کوئی کار ہی مجھے نظر نہیں آتی۔ وہاں آکسفورڈ میں تو ہر طرف فورڈ کی کاریں ہی دوڑتی ہوئی نظر آتی ہوں گی"...... بے بی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اٹھارہ فیکٹریاں ہیں جن میں سے سترہ کا واحد مالک میں ہوں"۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو بے بی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی اور دوسرے لمحے وہ اس طرح مڑ کر باہر

کی طرف دوڑ پڑی کہ عمران خود حیران رہ گیا۔

" یا اللہ۔ یہ کورنگا ہاؤس تو میڈ ہاؤس یعنی پاگل خانہ ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا کیونکہ اب بہت ہو گئی تھی اس سے زیادہ تفریح چونکہ ممکن نہ تھی اس لئے عمران نے واپسی کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا بے بی اسی طرح دوڑتی ہوئی واپس آئی۔ وہ اس تیز رفتاری سے اندر داخل ہوئی تھی کہ اگر عمران خود ہی اچھل کر ایک طرف نہ ہٹ جاتا تو یقیناً بے بی توپ کے گولے کی طرح اس سے آ ٹکراتی۔

" ارے۔ ارے۔ تم جا رہے ہو۔ ارے۔ کیا مطلب۔ آؤ بیٹھو۔ میں نے ڈیڈی کو بلایا ہے تاکہ ڈیڈی یہ دیکھ سکیں کہ فورڈ کاروں کی سترہ فیکٹریوں کا مالک کیسا ہوتا ہے"...... بے بی نے رک رک کر تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر عمران کو بازو سے پکڑنا چاہا لیکن عمران پہلے کی طرح بدک کر ایک طرف ہٹ گیا۔

" ارے۔ پھر ہاتھ لگا رہی ہو۔ بتایا تو تھا تمہیں اماں بی کہتی ہیں کہ جہاں نامحرم کا ہاتھ لگے اس جگہ کو جہنم کی آگ میں جلایا جاتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ چھوڑو اماں بی کو۔ آؤ بیٹھو"...... بے بی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ کیا کہہ رہی ہو۔ اماں بی کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ بیوی کو تو چھوڑا جا سکتا ہے۔ اماں بی کو کیسے چھوڑا جا سکتا ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی وہی فٹ بال نما آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"یہ بے بی کیا کہہ رہی ہے۔ کیا واقعی تم آکسفورڈ میں فورڈ کاروں کی سترہ فیکٹریوں کے مالک ہو"...... آنے والے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے بے بی کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"اٹھارہ میں سے سترہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم گریٹ آدمی ہو۔ کیوں بے بی۔ اب تمہارا کیا خیال ہے"...... اس فٹ بال نما آدمی نے صوفے پر دھم سے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی۔ سترہ فیکٹریاں اور وہ بھی فورڈ کاروں کی۔ یس ڈیڈی۔ ابھی اور اسی وقت ڈیڈی"...... بے بی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو بے بی"...... اس فٹ بال نما آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا انتہائی جدید ساخت کا کارڈلیس فون پیس نکالا اور اسے آن کر کے تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"ایک مولوی اور دو گواہوں کو بلاؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔ بے بی

رضامند ہو گئی ہے۔ جلدی کرو جلدی"...... اس آدمی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون بند کر کے واپس جیب میں ڈال لیا اور عمران اس کی کال سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اسے اب سمجھ آئی تھی کہ بے بی کا لاڈ بھرے انداز میں بات کرنے کا مطلب کیا تھا۔ وہ اصل میں عمران کے ساتھ شادی پر رضامندی کا اظہار کر رہی تھی۔

"یہ مولوی اور دو گواہ تو بلا رہے ہو لیکن دلہن کہاں ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دلہن بے بی ہے اور تم دولہا ہو اور تم واقعی دنیا کے خوش قسمت ترین انسان ہو کہ بے بی رضامند ہو گئی ہے ورنہ بے بی نے سینکڑوں رشتے ٹھکرا دیئے ہیں"...... اس آدمی نے عمران سے کہا۔

"لیکن میں تو شادی شدہ ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ دوسری شادی بھی ہو سکتی ہے بلکہ تیسری اور چوتھی بھی ہو سکتی ہے۔ بے بی رضامند ہے تو سب ٹھیک ہے"۔ اس آدمی نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے بے بی کی رضامندی اس کے لئے دنیا کی سب سے بڑی خوشخبری ہو۔

"لیکن پانچویں تو جائز نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا تم نے چار شادیاں کی ہوئی ہیں"۔ اس آدمی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کی نہیں تو کر لینے کی حسرت تو ہے"....... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا تو ایک مولوی اور اس کے پیچھے دو آدمی اندر داخل ہوئے اور ان تینوں نے کورنگا کو اس طرح جھک کر سلام کیا جیسے پرانے دور میں بادشاہوں کو فرشی سلام کیا جاتا تھا۔

"مولوی صاحب۔ اس فورڈ کاروں کی سترہ فیکٹریوں کے مالک کو پہلے طلاق دینے کا طریقہ سکھاؤ اور جب یہ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے تو پھر اس کا نکاح بے بی سے پڑھوا دو۔ چلو شروع ہو جاؤ۔ جلدی کرو بے بی رضامند ہو گئی ہے"....... اس آدمی نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام جناب"....... مولوی نے فوراً ہی عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتائیں مولانا کہ طلاق اپنی مرضی سے دی جاتی ہے یا جبراً دلوائی جاتی ہے"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی۔ مرضی سے دی جاتی ہے"....... مولوی صاحب نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تو پھر یہ فٹ بال کیسے کہہ سکتا ہے کہ پہلے طلاق دو پھر نکاح کرو اور چار شادیوں کے بعد پانچویں شادی جائز ہی نہیں ہوتی۔ آپ بتائیں کیا پانچویں شادی جائز ہوتی ہے"....... عمران نے کہا۔

"جج۔ جج۔ جی نہیں۔ صرف چار شادیوں کی اجازت ہے"۔ مولانا نے فوراً ہی جواب دیا۔

"سنو۔ جلدی طلاق دو جلدی۔ بے بی رضامند ہو گئی ہے۔ دیر مت کرو۔ جلدی کرو"....... کورنگا نے تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"پہلے بے بی سے تو پوچھ لیں کہ کیا یہ شادی شدہ آدمی سے شادی کرنے پر تیار بھی ہے یا نہیں"....... عمران نے کہا۔

"فورڈ کاروں کی سترہ فیکٹریاں۔ واہ"....... بے بی ابھی تک اسی طرح فورڈ کاروں کے خیال میں ہی لگتی تھی۔

"جاؤ مولانا۔ واپس جاؤ"....... عمران نے مولانا سے کہا تو مولانا نے کورنگا کی طرف دیکھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم بے بی کی رضامندی کے باوجود اس سے شادی نہیں کرو گے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہیں شادی کرنا ہو گی۔ ابھی اور اسی وقت۔ بے بی رضامند ہو گئی ہے۔ اس لئے شادی ہو گی اور فوراً ہو گی"....... کورنگا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"مولانا آپ نے کتنی شادیاں کی ہوئی ہیں"....... عمران نے مولانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جج۔ جج۔ ایک"....... مولانا نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کورنگا صاحب۔ میں نے کاروں کی سترہ فیکٹریاں بھی مولانا کو بخش دی ہیں اس لئے اب بے بی کی شادی ان سے کرا دیں اور مجھے اجازت دیں"....... عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بھاگ پڑا اور پھر اسے اپنے پیچھے کورنگا اور بے بی کی آوازیں

سنائی دیتی رہیں لیکن ظاہر ہے اب عمران کہاں رکنے والا تھا لیکن جیسے ہی وہ برآمدے سے اتر کر گیراج تک پہنچا جہاں سب سے پیچھے اس کی کار موجود تھی، تو وہ بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ سب سے پہلی لیموسین کار کی سائیڈ میں ایک چھوٹا سا کارڈ فرش پر پڑا ہوا تھا اور عمران کی نظریں اچانک اس کارڈ پر پڑ گئی تھیں۔ عمران تیزی سے اس طرف کو بڑھا اور پھر اس نے کارڈ اٹھا لیا۔ کارڈ گہرے سرخ رنگ کا تھا۔ اس پر سیاہ رنگ کی آڑھی ترچھی لکیریں پڑی ہوئی تھیں۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... اسی لمحے اسے کورنگا کی آواز برآمدے میں سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پتھریلی سنجیدگی پھیلتی چلی گئی تھی اور شاید یہ اس کے چہرے کے تاثرات تھے کہ کو. نگا چیختا ہوا یکلخت ساکت ہو گیا۔ بے بی جو اس کے ساتھ کھڑی تھی وہ بھی عمران کے چہرے کے اس روپ کو دیکھ کر منہ کھولے اس طرح کھڑی تھی جیسے اچانک کسی جادوگر نے جادو کی چھڑی لگا کر اسے ساکت کر دیا ہو۔

" میرا تعلق سنٹرل انٹیلی جنس سے ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ تم سے بات کرنی ہے"...... عمران نے آگے بڑھ کر انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

" انٹیلی جنس۔ انٹیلی جنس۔ وہ۔ وہ کیا ہوتی ہے"...... کورنگا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک

طویل سانس لیا کہ یہ شخص انٹیلی جنس کو بھی نہیں جانتا۔

" تم۔ تم خفیہ پولیس کے آدمی ہو"...... بے بی نے یکلخت جھٹکا لے کر بولتے ہوئے کہا۔

" خفیہ پولیس۔ اوہ۔ اوہ۔ بے بی کیا تم خفیہ پولیس سے شادی کرو گی"...... کورنگا نے اچھل کر بے بی کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" نہیں ڈیڈی۔ مجھے خفیہ پولیس تو کیا اوپن پولیس بھی اچھی نہیں لگتی۔ میں جا رہی ہوں"...... بے بی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑی اور ایک بار پھر دوڑتی ہوئی راہداری میں غائب ہو گئی۔

" تم پولیس کے آدمی ہو۔ لیکن یہاں کیا کر رہے ہو۔ تمہیں تو کسی تھانے میں ہونا چاہئے"...... کورنگا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ میں چاہوں تو تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر یہاں سے پیدل انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں اور پھر وہاں تمہارے اس فٹ بال نما جسم کی ایک ایک رگ چاقو سے کاٹی جا سکتی ہے لیکن میں ایسا نہیں چاہتا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ شکریہ۔ شکریہ۔ تم بہت اچھے آدمی ہو۔ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ بے بی نے تم سے شادی پر رضامندی کیوں دی تھی۔ کاش تم پولیس میں نہ ہوتے"...... کورنگا نے کہا۔

" میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور خود بھی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس بار کورنگا اس

کے پیچھے اس طرح چل رہا تھا جیسے آقا کے پیچھے غلام چلتے ہیں۔

"بیٹھو اور پہلے مجھے اپنا نام بتاؤ"...... عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہو کر ایسے لہجے میں کورنگا سے مخاطب ہو کر کہا جیسے وہ خود میزبان ہو اور کورنگا مہمان۔

"میرا نام نور محمد کورنگا ہے"...... کورنگا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد فرمانبردارانہ اور تابعدارانہ تھا۔ شاید وہ پولیس اور ہتھکڑیوں کے ذکر سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"یہ کورنگا کیا ہوتا ہے۔ کیا یہ تمہاری ذات ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ہمارا خاندانی نام ہے۔ میرے پڑدادا کے دادا کا نام کورنگا تھا۔ تب سے یہ ہمارا خاندانی نام ہے"...... نور محمد کورنگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کیا کام کرتے ہو۔ کیا جاگیردار ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں ٹھیکیداری کرتا ہوں۔ ڈیم اور ایٹمی بجلی گھروں کی تعمیر کی ٹھیکیداری۔ کورنگا اینڈ کمپنی کے نام سے دنیا بھر میں میری کمپنی کے دفاتر ہیں"...... نور محمد کورنگا نے جواب دیا تو عمران حقیقتاً حیران نظر آنے لگ گیا۔

"کیا تم خود بھی کام کرتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میرا دادا کام کرتا تھا۔ پھر میرے باپ نے نہیں کیا اور میں نے بھی نہیں کیا۔ ہمارے ملازمین کام کرتے ہیں"...... نور محمد

کورنگا نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ ٹھیکیداری اور بزنس اسے وراثت میں ملا ہے۔

"یہاں غیر ملکی بھی آتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ تقریباً روزانہ آتے ہیں۔ جب میرا جنرل مینجر انکار کرتا ہے تو وہ لوگ مجھ سے سفارش کرانے آتے ہیں اور میں سفارش کر دیتا ہوں"...... نور محمد کورنگا نے جواب دیا۔

"یہ کارڈ دیکھا ہے تم نے"...... عمران نے جیب سے کارڈ نکال کر نور محمد کورنگا کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ کارڈ پوسٹن کمپنی کا ہے۔ وہ ہمارے ٹھیکیداروں کے لئے سپلائی کرنے والی فرم ہے۔ جان ٹیلر یہاں مجھ سے ملنے آیا تھا۔ اس نے نشانی کے طور پر مجھے یہ کارڈ دکھایا تھا اور میں نے اسے سپلائی کا ٹھیکہ دے دیا تھا"...... نور محمد کورنگا نے جواب دیا۔

"کہاں رہ رہا ہے یہ جان ٹیلر"...... عمران نے کہا۔

"گرانڈ ہوٹل میں۔ وہ پوسٹن کمپنی کا جنرل مینجر ہے"...... نور محمد کورنگا نے جواب دیا۔

"فون پیس مجھے دو"...... عمران نے کہا تو نور محمد کورنگا نے جیب سے کارڈلیس فون پیس نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے آن کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر کے اس نے انکوائری سے گرانڈ ہوٹل کا فون نمبر معلوم کیا اور پھر لائن آن کر کے اس نے گرانڈ ہوٹل کے نمبر پریس کر دیئے۔

"گرانڈ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کے ہوٹل میں پوسٹن کمپنی کے جنرل مینجر جان ٹیلر رہائش پذیر ہیں۔ ان سے میری بات کرائیں"...... عمران نے سرد لہجے میر کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہ گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ وہ کل دوپہر کو ہوٹل چھوڑ چکے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران ہنے شکریہ ادا کر کے فون آف کر دیا۔

"تم سے جان ٹیلر ملنے کب آیا تھا"...... عمران نے کورنگا سے پوچھا۔

"آج تمہارے آنے سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے"...... نور محمد کورنگا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہوٹل والے تو بتا رہے ہیں کہ وہ کل سے ہوٹل چھوڑ گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے تو اس نے بتایا تھا کہ وہ گرانڈ ہوٹل میں رہ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے ہوٹل تبدیل کر لیا ہو"...... نور محمد کورنگا نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو نور محمد کورنگا نے حلیہ بتا دیا لیکن یہ عام سا حلیہ تھا۔ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی۔

"اوکے۔ اب میں چلتا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کاش تم پولیس میں نہ ہوتے۔ بڑی مشکل سے بے بی رضامند ہوئی تھی"...... نور محمد کورنگا نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

"بے بی کو بڑی تو ہونے دو۔ پھر وہ خود ہی شادی کر لے گی۔ تمہیں تکلیف کرنے کی ضرورت نہ رہے گی"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے افشار کالونی سے نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ اس کارڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ کارڈ ایکریمیا کی انتہائی خفیہ سرکاری ایجنسی رافٹ کا خصوصی کارڈ تھا اور اس کارڈ کا مطلب تھا کہ رافٹ کا ایجنٹ جان ٹیلر یا جو بھی اس کا اصل نام ہے وہ دارالحکومت میں موجود ہے اور عمران جانتا تھا کہ ایسا ایجنٹ نور محمد کورنگا کے پاس کسی چھوٹے مقصد کے لئے نہیں جا سکتا۔ یقیناً اس سارے سلسلے کے پیچھے کوئی گہری بات تھی اور وہ اب دانش منزل پہنچ کر سیکرٹ سروس کے ذریعے اس جان ٹیلر کو ٹریس کرانا چاہتا تھا کیونکہ نور محمد کورنگا سیدھا سادا اور معصوم سا آدمی تھا اور جان ٹیلر چونکہ آج اس سے ملنے آیا تھا جبکہ ہوٹل وہ ایک روز پہلے چھوڑ چکا تھا اس لئے وہ یقیناً ابھی تک دارالحکومت میں موجود ہو گا۔

چھوٹے سے رہائشی کمرے میں لمبے قد اور ورزشی جسم کا ایک آدمی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا کہ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس آدمی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جان ٹیلر بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے بھاری سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... جان ٹیلر نے کہا۔

"ہیلو۔ جان ٹیلر میں سمتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جان ٹیلر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں یہاں ہوٹل میں کال کی ہے"...... جان ٹیلر نے ہونٹ

چباتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہیں تلاش کیا جا رہا ہے جان ٹیلر، اور تلاش کرنے والوں کا تعلق یقیناً ملٹری انٹیلی جنس سے ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان ٹیلر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ ملٹری انٹیلی جنس اور مجھے تلاش کر رہی ہے۔ کیا مطلب"...... جان ٹیلر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ دو لمبے تڑنگے آدمی کاؤنٹر سے تمہارے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ انہوں نے تمہارا نام بھی لیا اور تمہارا حلیہ بھی بتایا۔ ان کے قدوقامت اور انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کا تعلق یقیناً ملٹری انٹیلی جنس سے ہے۔ کاؤنٹر پر چونکہ میرا خاص آدمی وکی تھا اس لئے اس نے تمہارے بارے میں کچھ جاننے سے انکار کر دیا لیکن ان کے جانے کے بعد اس نے مجھے فون کر کے بتا دیا اور میں نے سوچا کہ کہیں وہ لوگ تمہارے سٹار ہوٹل نہ پہنچ جائیں۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی عجیب خبر سنائی ہے تم نے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میری چیکنگ کی جائے"...... جان ٹیلر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال میرا مشورہ ہے کہ تم پہلے اپنے آپ کو کیموفلاج کر لو، پھر یہ باتیں سوچی جا سکتی ہیں"...... سمتھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے پاس آ رہا ہوں"...... جان ٹیلر نے

کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور وارڈروب کی طرف بڑھ
اس نے وارڈروب کے نچلے خانے میں موجود بیگ نکالا اور اسے
کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب باہر آیا تو
کا حلیہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا۔ اس نے بیگ ہاتھ میں پکڑ
تھا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل
باہر آ کر ایک ٹیکسی میں بیٹھا اور اسے گرانڈ ہوٹل چلنے کا کہہ دیا
پھر گرانڈ ہوٹل پہنچ کر وہ سمتھ کے آفس میں پہنچ گیا کیونکہ وہ
کے آفس کے بارے میں جانتا تھا اس لئے اسے کسی سے پوچھنے
ضرورت نہ تھی۔ سمتھ بھاری جسم کا آدمی تھا۔ وہ جان ٹیلر کو
میں داخل ہوتے دیکھ کر چونک پڑا تھا۔

"جان ٹیلر ہوں"....... جان ٹیلر نے کہا تو سمتھ نے بے اختیا
ایک طویل سانس لیا۔

"آؤ بیٹھو"....... سمتھ نے کہا تو جان ٹیلر میز کی دوسری طرف
موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے تمہیں فون کرنے کے بعد لارسن کو فون کر دیا تھا تا
وہ اس بارے میں معلومات حاصل کر کے مجھے بتائے اور اس کا فو
آنے والا ہو گا"....... سمتھ نے کہا تو جان ٹیلر نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سمتھ نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ سمتھ بول رہا ہوں"....... سمتھ نے کہا۔

"لارسن بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے لارسن کی آواز
سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"....... سمتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
س نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"باس۔ معلومات حاصل کرنے والوں کا کوئی تعلق ملٹری انٹیلی
جنس یا سول انٹیلی جنس سے نہیں ہے۔ میں نے دونوں جگہوں سے
معلومات حاصل کر لی ہیں"....... لارسن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو پھر کون لوگ ہو سکتے ہیں"....... سمتھ نے چونک کر
وچھا۔

"اگر آپ حکم دیں باس تو کسی ایک کو اغوا کر کے اس سے
معلومات حاصل کی جائیں"....... لارسن نے کہا۔

"کیا وہ لوگ آسانی سے ہاتھ آ جائیں گے"....... سمتھ نے کہا۔

"یس باس۔ یہ کام آسانی سے ہو جائے گا"....... دوسری طرف
سے کہا گیا۔

"او کے۔ کب تک معلومات حاصل ہو جائیں گی"....... سمتھ نے
ہا۔

"دو گھنٹے کے اندر اندر باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ کرو کام۔ لیکن انتہائی احتیاط سے کرنا"....... سمتھ نے
ہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ تمہارا کیا اندازہ ہے"....... جان

ٹیلر نے کہا۔
" کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ البتہ اب ان کے بارے میں معلومات
جائیں گی اور پھر آگے کی بات سوچیں گے "....... سمتھ نے کہا تو جا
ٹیلر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈیڑھ گھنٹے تک وہ شراب پیتے ا
باتیں کرتے رہے تھے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو سمتھ
نے رسیور اٹھا لیا۔
" یس۔ سمتھ بول رہا ہوں "....... سمتھ نے کہا۔
" ٹونی بول رہا ہوں سر۔ آپ نے باس لارسن کو پوچھ گچھ کر
والوں کے اغوا کا حکم دیا تھا "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" ہاں۔ کیا ہوا۔ لارسن کہاں ہے "....... سمتھ نے چونک کر کہا۔
" لارسن کے حکم پر گروپ نے ایک عورت اور ایک مرد کو ریجنٹ
ہوٹل سے اغوا کرایا اور پوائنٹ نمبر تھری پر پہنچا دیا۔ پھر باس لارسن
ان سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے وہاں چلے گئے۔ میں نے کسی ضرور
کام سے جب وہاں باس لارسن کو کال کیا تو کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا
جس پر میں نے اپنا آدمی وہاں بھجوایا اور اس نے ابھی مجھے رپورٹ دی
ہے کہ وہاں لارسن اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں
اور جنہیں اغوا کرایا گیا تھا وہ غائب ہیں اور باس لارسن کی لاش اس
حالت میں ملی ہے کہ جیسے ان پر انتہائی تشدد کر کے ان سے پوچھ گچھ
کی گئی ہو "....... دوسری طرف سے ٹونی نے کہا تو سمتھ اور جان ٹیلر
دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ہماری توقع سے
زیادہ تربیت یافتہ ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم محتاط رہنا "....... سمتھ نے
کہا اور رسیور رکھ دیا۔
" انہوں نے یقیناً لارسن سے میرے بارے میں معلومات حاصل
کی ہوں گی "....... سمتھ نے کہا۔
" تو کیا ہوا۔ تم اپنی پارٹی کی بات کر دینا۔ اس میں گھبرانے کی
کیا بات ہے "....... جان ٹیلر نے کہا۔
" میں گھبرا نہیں رہا بلکہ یہ سوچ رہا ہوں کہ ان کے بارے میں
علم ہو جاتا کہ ان کا تعلق کس ایجنسی سے ہے تو مجھے آسانی ہو جاتی۔
میرے یہاں تقریباً ہر وزارت کے اہم آدمیوں سے تعلقات ہیں "۔
سمتھ نے کہا۔
" ہم مشن کے سلسلے میں کام کر رہے تھے کہ یہ لوگ خواہ مخواہ
درمیان میں ٹپک پڑے۔ نجانے یہ کیوں میرے بارے میں
معلومات حاصل کر رہے ہیں "....... جان ٹیلر نے کہا۔
" یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ آخر تم کیوں، کہاں اور کس لئے
مارک ہوئے ہو "....... سمتھ نے کہا۔
" بہر حال یہ تمہارا کام ہے سمتھ کہ مشن کے دوران پیش آنے
والی رکاوٹوں کو دور کرو۔ میں اب فون پر تم سے رابطہ کروں گا
لارسن کے نام سے "....... جان ٹیلر نے اٹھتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے لیکن محتاط رہنا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ

ٹیلر نے کہا۔

" کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ البتہ اب ان کے بارے میں معلومات جائیں گی اور پھر آگے کی بات سوچیں گے"...... سمتھ نے کہا تو ٹیلر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ڈیڑھ گھنٹے تک وہ شراب پیتے باتیں کرتے رہے تھے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ سمتھ بول رہا ہوں"...... سمتھ نے کہا۔

" ٹونی بول رہا ہوں سر۔ آپ نے باس لارسن کو پوچھ گچھ کر۔ والوں کے اغوا کا حکم دیا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں۔ کیا ہوا۔ لارسن کہاں ہے"...... سمتھ نے چونک کر کہا۔

" لارسن کے حکم پر گروپ نے ایک عورت اور ایک مرد کو ریجـ ہوٹل سے اغوا کرایا اور پوائنٹ نمبر تھری پر پہنچا دیا۔ پھر باس لار ان سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے وہاں چلے گئے۔ میں نے کسی ضرد کام سے جب وہاں باس لارسن کو کال کیا تو کسی نے فون اٹنڈ نہ جس پر میں نے اپنا آدمی وہاں بھجوایا اور اس نے ابھی مجھے رپورٹ ہے کہ وہاں لارسن اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی اور جنہیں اغوا کرایا گیا تھا وہ غائب ہیں اور باس لارسن کی لاش حالت میں ملی ہے کہ جیسے ان پر انتہائی تشدد کر کے ان سے پوچھ کی گئی ہو"...... دوسری طرف سے ٹونی نے کہا تو سمتھ اور جان دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ہماری توقع سے زیادہ تربیت یافتہ ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم محتاط رہنا"...... سمتھ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" انہوں نے یقیناً لارسن سے میرے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی"...... سمتھ نے کہا۔

" تو کیا ہوا۔ تم اپنی پارٹی کی بات کر دینا۔ اس میں گھبرانے کی کیا بات ہے"...... جان ٹیلر نے کہا۔

" میں گھبرا نہیں رہا بلکہ یہ سوچ رہا ہوں کہ ان کے بارے میں علم ہو جاتا کہ ان کا تعلق کس ایجنسی سے ہے تو مجھے آسانی ہو جاتی۔ میرے یہاں تقریباً ہر وزارت کے اہم آدمیوں سے تعلقات ہیں"...... سمتھ نے کہا۔

" ہم مشن کے سلسلے میں کام کر رہے تھے کہ یہ لوگ خواہ مخواہ درمیان میں ٹپک پڑے۔ نجانے یہ کیوں میرے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں"...... جان ٹیلر نے کہا۔

" یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ آخر تم کیوں، کہاں اور کس لئے مارک ہوئے ہو"...... سمتھ نے کہا۔

" بہرحال یہ تمہارا کام ہے سمتھ کہ مشن کے دوران پیش آنے والی رکاوٹوں کو دور کرو۔ میں اب فون پر تم سے رابطہ کروں گا لارسن کے نام سے"...... جان ٹیلر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے لیکن محتاط رہنا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ

معاملات خاصے گڑبڑ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اصل مشن سامنے آجائے۔ ایسی صورت میں تم جانتے ہو کہ ہیڈ کوارٹر کا کیا ردعمل ہو گا"۔ سمتھ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیسی بات کر رہے ہو تم۔ ابھی تک اصل مشن کا تو مجھے خود بھی علم نہیں ہے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ہیڈ کوارٹر اس سلسلے میں کس قدر رازداری سے کام لیتا ہے"...... جان ٹیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا سٹار ایریئے کا نقشہ اور محل وقوع معلوم کرنا اصل مشن نہیں ہے"...... سمتھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جان ٹیلر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم یہاں اس پسماندہ ایشیائی ملک میں ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹ ہو سمتھ۔ کیا یہ معمولی سا کام اصل مشن ہو سکتا ہے اور وہ بھی بلون جیسی انتہائی خفیہ اور بین الاقوامی تنظیم کا۔ یہ کام تو کوئی عام سا آدمی بھی کر سکتا ہے"...... جان ٹیلر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اصل مشن کیا ہو سکتا ہے"...... سمتھ نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو گا اور جب وہ مناسب سمجھے گا بتا دے گا۔ اوکے۔ گڈ بائی"...... جان ٹیلر نے کہا اور واپس مڑ کر آفس سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھا بلیو

مون ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس نے ہوٹل میں لارسن کے نام سے کمرہ لیا اور پھر کمرے میں پہنچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ میز پر رکھا۔ اس کا خفیہ خانہ کھول کر اس نے اس میں سے میک اپ باکس باہر نکالا اور ایک مختلف رنگ کا سوٹ بھی۔ پھر میک اپ باکس اور سوٹ اٹھائے وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باتھ روم سے باہر آیا تو وہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا تھا۔ اس نے بیگ سے نکالا ہوا دوسرا سوٹ میز پر رکھا تھا جبکہ وہ لباس جو اس نے پہلے پہن رکھا تھا اسے اس نے باتھ روم میں جلا کر راکھ کر کے واش بیسن میں بہا دیا تھا۔ پھر اس نے بیگ کے خفیہ خانے سے کاغذات کا ایک سیٹ نکالا۔ اسے جیب میں ڈال کر اس نے بیگ بند کیا اور اسے ایک الماری میں رکھ کر وہ مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں بیٹھا شالیمار کالونی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ٹیکسی اس نے شالیمار کالونی کے آغاز میں بنے ہوئے ایک ریسٹورنٹ کے سامنے رکوائی اور نیچے اتر کر وہ کرایہ اور ٹپ دینے کے بعد ریسٹورنٹ میں داخل ہو گیا۔ ریسٹورنٹ تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ وہ ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا اور اس نے ویٹر سے مینو کارڈ لے کر مینو مارک کیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے کھانا سرو کر دیا گیا اور اس نے اطمینان سے بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد وہ بل ادا کر کے ریسٹورنٹ سے باہر آیا اور پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک درمیانے درجے کی کوٹھی

کے گیٹ کے سامنے رک گیا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی باہر آ گیا۔

" جان ٹیلر "....... جان ٹیلر نے آہستہ سے کہا۔

" اوہ آپ۔ آئیے "....... اس ادھیڑ عمر غیر ملکی نے چونک کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو جان ٹیلر سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

" نگرانی کا خیال رکھنا آرنلڈ "....... جان ٹیلر نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے کہا۔

" یس باس "....... اس ادھیڑ عمر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جان ٹیلر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس کے انداز میں بنے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے سائیڈ پر موجود الیکٹرک پینل پر موجود ایک سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا اور پھر آگے بڑھ کر وہ میز کے پیچھے موجود ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا۔ اس نے دراز کھول کر اس میں سے ایک کارڈلیس فون پیس نکالا اور اسے آن کر کے اس نے اس پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ پوسٹن آفس "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مور بول رہا ہوں۔ جنرل مینجر رابرٹ صاحب سے بات کراؤ "۔ جان ٹیلر نے آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ہولڈ کریں "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں "....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" جان ٹیلر بول رہا ہوں باس سپیشل ایل فون پر پاکیشیا سے "۔ جان ٹیلر نے کہا۔

" ارے تم۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے "۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو جان ٹیلر نے جواب میں سمتھ کی کال آنے سے لے کر یہاں پہنچنے اور کال کرنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

" ٹھیک تو مل گیا ہے ناں پوسٹن کو "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس باس۔ یہ سب کچھ بعد میں شروع ہوا ہے "....... جان ٹیلر نے جواب دیا۔

" پہلے تم وہاں اپنی اصل شکل میں تھے یا میک اپ میں "۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" اصل شکل میں باس۔ کیونکہ یہاں مجھے کوئی نہیں پہچانتا "۔ جان ٹیلر نے جواب دیا۔

" مجھے تم سے اتنی بڑی حماقت کی توقع نہ تھی۔ تم ایکریمین سیکرٹ ایجنسی کے خاصے معروف ایجنٹ ہو اور تمہیں اس حیثیت سے بہت سے لوگ جانتے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے

میں بھی تم اچھی طرح جانتے ہو۔ یقیناً کسی نے تمہیں پہچان لیا اور وہ چونک پڑے ہوں گے کہ تم وہاں کیوں موجود ہو اس لئے تمہاری تلاش شروع کی گئی ہو گی۔ تم نے اچھا کیا کہ سمتھ کو بھی اپنے نئے حلیئے اور نئے اڈے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ورنہ وہ لوگ بہرحال تم تک پہنچ ہی جاتے۔ اب تمہارے حلیئے سے ملتی جلتی شکل کا ایجنٹ سامنے لانا پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ واپس ایکریمیا آجاؤ اور جب تک یہ مشن مکمل نہیں ہو جاتا تم نے نئے حلیئے میں ہی رہنا ہے۔ تمہارا کام صرف سپلائی کا ٹھیکہ منظور کرانا تھا جو تم نے کرا دیا ہے۔ اب باقی کام کمپنی کے آدمی خود ہی کر لیں گے"....... باس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم"....... جان ٹیلر نے جواب دیا۔

" تمہیں جو فلائٹ پہلے ملے اس پر واپس آجاؤ۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جان ٹیلر نے فون آف کر کے اسے واپس دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی اور پھر اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا ہو۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب روایت احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" بیٹھو"....... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اس جان ٹیلر کا کچھ پتہ چلا عمران صاحب"....... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا۔

" وہ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہو گیا ہے اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ پوسٹن نام کی باقاعدہ کمپنی ایکریمیا میں موجود ہے اور اس کے اسسٹنٹ جنرل مینجر کا نام بھی جان ٹیلر ہے اور کورنگا سے سپلائی کا ٹھیکہ لینے کے لئے وہ یہاں آیا اور پھر واپس چلا گیا اور اب بھی پوسٹن کے آفس میں موجود ہے اور دوسری دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کا حلیہ بھی تقریباً سیکرٹ ایجنٹ جان ٹیلر سے ملتا

جلتا ہے اور اس سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اصل جان ٹیلر بھی ایکریمیا میں موجود ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" تو یہ سارا سلسلہ اس ملتے جلتے حلیئے کی وجہ سے ہی چلا تھا"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ بظاہر تو وہ ایسا ہی لگتا ہے لیکن جب میں نے اس ٹھیکے کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو ایک اہم بات سامنے آگئی کہ حکومت نے کورنگا اینڈ کمپنی کو ایک ایٹمی ریسرچ لیبارٹری کی تعمیر کا ٹھیکہ دیا ہے اور یہ ریسرچ لیبارٹری اس ایریئے میں تعمیر ہونی ہے جہاں پہلے انتہائی خفیہ ایٹمی تنصیبات موجود ہیں اور جنہیں کوڈ میں سٹار ایریا کہا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم بات ہے۔ اس طرح تو غیر ملکی کمپنیوں تک اس ایریئے کی تفصیلات پہنچ سکتی ہیں"...... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میرے معلوم کرنے پر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پہلے جس قدر ایٹمی تنصیبات تعمیر ہوئی ہیں وہ بھی اسی کورنگا کمپنی نے بنائی ہیں اور یہ کمپنی رازداری کے سلسلے میں پوری دنیا میں مشہور ہے حتیٰ کہ اس کے مالک کو بھی اس بارے میں علم نہیں ہوتا اور یہ لوگ سپلائی بھی ایریئے سے باہر کسی دور دراز علاقے میں وصول کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود اس کورنگا کمپنی کے کسی بھی آدمی کو اغوا کر کے

اس سے ایریئے کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اس لئے میں نے سر سلطان سے بات کر کے فی الحال تو یہ ٹھیکہ کینسل کرا دیا ہے اور بعد میں کسی بھی وقت خاموشی سے اسے دوبارہ دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ بہرحال جو کام ضروری ہے وہ تو ہونا ہی ہے اور کسی نہ کسی کمپنی نے تو کرنا ہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اسی لئے تو میں نے لفظ فی الحال استعمال کیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سلطان والا شان کی خدمت میں میرا نام معہ ڈگریوں کے پہنچا دو۔ شاید سلطان والا شان ڈگریوں کے رعب میں آکر مجھے ہمکلامی کا شرف بخش دیں"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب آپ کا نام اب ڈگریوں سے زیادہ کارگر ہے"۔ پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے یہ بات پہلے بتانی تھی۔ میں خواہ مخواہ دن رات جاگ جاگ کر خشک مضامین میں سر کھپاتا رہا تاکہ ڈگریاں مل سکیں"۔

عمران نے جواب دیا تو پی اے ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ہولڈ کریں"...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ سلطان والا شان کی خدمت میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سلام نیاز پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے"...... عمران نے بڑے خضوع و خشوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بولو کیا کہنا ہے تم نے۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں جواب دیا گیا۔

"حیرت ہے۔ پہلے زمانے میں تو سلطانوں کے پاس وقت ہی وقت ہوتا تھا اس لئے اس فارغ وقت کو گزارنے کے لئے وہ شادیوں پر شادیاں کرتے رہتے تھے اور حرم آباد ہو جایا کرتے تھے"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایکریمیا کے ایک معزز سفارت کار میرے پاس تشریف فرما ہیں اور میں نے ان سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... سرسلطان نے خشک لہجے میں کہا۔

"ارے واہ۔ پھر تو آپ میری سفارش ان سے کر سکتے ہیں کہ مجھے ایکریمیا کا ویزہ مفت میں دے دیں۔ چلو میں سلیمان پاشا کی منت کر

کے کرائے کی رقم اس سے حاصل کر ہی لوں گا۔ اس طرح میں بھی ایکریمیا کی سیر کر آؤں گا کیونکہ ان دنوں ہماری سوسائٹی میں ایکریمیا کا ٹور پریسٹیج بن چکا ہے اور جس نے ایکریمیا کا چکر نہیں لگایا اسے سرے سے انسان ہی نہیں سمجھا جاتا"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

"مل جائے گا ویزہ۔ اور کچھ"...... سرسلطان کا لہجہ اسی طرح خشک تھا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں سخاوت۔ آپ تو واقعی اسم با مسمیٰ ہیں"۔ عمران نے کہا لیکن دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔

"حیرت ہے۔ تعریف پر فون بند کر دیا ورنہ تو ان دنوں جس کی تعریف کرو وہ تو سیدھے منہ بات کر لیتا ہے ورنہ تو بات کرنا ہی گوارہ نہیں کیا جاتا۔ یہاں الٹی گنگا بہہ رہی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے سرسلطان سے کیا کہنا تھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان سے پوچھنا تھا کہ انہوں نے ایکسٹو کے حکم پر یہ ٹھیکہ صدر صاحب سے کہہ کر کینسل کرا دیا ہے یا نہیں اور میں نے کیا پوچھنا تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ظاہر ہے آپ نے جب بطور ایکسٹو انہیں حکم دیا ہو گا تو کام ہو چکا ہو گا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" اچھا۔ تو کیا تمہارا اتنا رعب ہے۔ میں خواہ مخواہ ادھر ادھر سفارشیں تلاش کرتا رہتا ہوں۔ تم سے آغا سلیمان پاشا کو فون کرا کر آسانی سے قرضہ معاف کرا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" بس یہی ایک جگہ ہے جہاں ایکسٹو کا رعب نہیں چل سکتا"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" نہ بھی ہو تو حکم سلطان پر کان پکڑ کر پیش کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" میں نے ایکریمین سفارت کار سے معذرت کر لی ہے۔ اب تم جتنی دیر چاہو میرا مذاق اڑا سکتے ہو"...... سر سلطان نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

" حیرت ہے۔ میں تو آپ کو انتہائی قابل، انتہائی سمجھ دار اور انتہائی دانا سمجھتا رہا ہوں لیکن"...... عمران نے لہجے میں انتہائی حیرت بھرتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... سر سلطان نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی بات پر تو مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جو چیز اڑ سکتی ہے اسے اڑنے سے روکنے کے لئے اس کے پر کاٹ دیئے جاتے ہیں اور آپ نے اس قدر سمجھ دار اور دانا ہونے کے باوجود مذاق کے پر نہیں کاٹے ورنہ کوئی کچھ بھی کر لے مذاق اڑ ہی نہیں سکے گا تو اسے اڑایا کیسے جا سکے گا"...... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" کاش ایسا ممکن ہوتا تو میں سب سے پہلے یہی کام کرتا"۔ سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کیوں ممکن نہیں ہے۔ مذاق کو پکڑیں اور تیز قینچی سے اس کے پر کاٹ دیں۔ ویسے کہا تو یہی جاتا ہے کہ سب سے تیز میرٹھ کی قینچی ہوتی ہے۔ اگر وہ نہیں مل سکتی تو کوئی بات نہیں۔ یہاں ہمارے پاکیشیا میں بھی تیز قینچیاں مل جاتی ہیں کیونکہ یہاں بھی ہر دکان پر لکھا ہوتا ہے کہ ادھار محبت کی قینچی ہے"...... عمران کی زبان بھلا کہاں آسانی سے رکنے والی تھی۔

" میں اب فون بند کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے زچ ہو جانے والے لہجے میں کہا۔

" فون بے شک بند کر دیں لیکن بات چیت جاری رکھیں تاکہ میں اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کو اگر آسکیں تو یہ فخر سے بتا سکوں کہ مجھے سلطان والا شان سے بات چیت کرنے کا شرف حاصل رہا ہے"۔

عمران نے جواب دیا۔

" پلیز عمران۔ اب مجھ سے مزید برداشت نہیں ہو سکے گا۔ پلیز"۔ سر سلطان آخر کار منتوں پر اتر آئے تھے۔

" حیرت ہے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری کو تو سب سے زیادہ قوت برداشت کا حامل ہونا چاہئے کیونکہ خارجہ معاملات میں قوت برداشت ہی کام آتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں فون بند کر کے استعفیٰ دے رہا ہوں۔ ایسے ایسے ہی سہی"...... سر سلطان نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان اب واقعی زچ ہو چکے ہیں۔

" سر سلطان۔ یہ ایکریمین سفارت کار کس سلسلے میں آپ سے ملاقات کرنے آیا تھا"...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ایکریمیا سے ایک معاہدے کے سلسلے میں ابتدائی بات چیت کرنے آیا تھا"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

" لیکن ایسی بات چیت تو پہلے نچلی سطح پر ہوتی ہے۔ آپ جیسے بااختیار سیکرٹری تو صرف اسے فائنل کرتے ہیں جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ اس سے ابتدائی بات چیت کریں گے"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ ایک دفاعی معاہدہ ہے اور اسے پاکیشیا نے اپنے مفاد میں

خفیہ رکھنا ہے اس لئے ساری بات چیت بھی میں نے ہی کرنی ہے اور اسے فائنل بھی میں نے ہی کرنا ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

" یہ معاہدہ ایٹمی تنصیبات کے سلسلے میں تو نہیں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" ہے تو اسی سلسلے میں۔ ایک خاص مشینری ایکریمیا نے ہمیں سپلائی کرنی ہے"...... سر سلطان نے قدرے ہچکچاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" اور یہ مشینری اس ریسرچ لیبارٹری میں نصب ہونی ہے جس کے لئے کورنگا اینڈ کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف کے حکم کی تعمیل تو کر دی گئی ہے لیکن بہرحال مشینری تو منگوانی ہی ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

" لیکن ایکریمیا اس مشینری کے ذریعے بھی تو تنصیبات کو چیک کرا سکتا ہے۔ پھر"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ پہلے ایسی مشینری کو ہمارے سائنس دان اچھی طرح چیک کرتے ہیں پھر اسے نصب کیا جاتا ہے اور تم ڈاکٹر ہاشم کے بارے میں تو جانتے ہو کہ وہ کس قدر وہمی واقع ہوئے ہیں۔ فائنل چیکنگ بھی وہی کرتے ہیں"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا اس مشینری کی تفصیلات کا آپ کو علم ہے"....... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے کیسے علم ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر ہاشم کو علم ہو گا۔ میں نے تو صرف معاہدے کی شقوں کو مکمل کرانا ہے"....... سر سلطان نے کہا۔

" تو آپ ڈاکٹر ہاشم کو فون کر کے میرے بارے میں کہہ دیں۔ میں ان سے معلوم کر لوں گا"....... عمران نے کہا۔

" سوری۔ ڈاکٹر ہاشم انتہائی تنک مزاج آدمی ہیں۔ وہ تمہاری باتیں کسی صورت بھی برداشت نہیں کر سکیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا ان سے ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھے"....... سر سلطان نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ خود ان سے اس مشینری کی تفصیلات یعنی سائنسی تفصیلات سمجھ لیں اور پھر مجھے سمجھا دیں"....... عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کو آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

" مجھے کیا سمجھ آئے گی لیکن تم اس مشینری کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔ ایسی مشینری تو پہلے بھی آتی رہی ہے اور ڈاکٹر ہاشم ہر لحاظ سے قابل اعتماد ہیں"....... سر سلطان نے کہا۔

" ممکن ہے مشینری کسی خوبصورت خاتون کا نام ہو۔ آج کل تو ایسے ہی نام رکھے جاتے ہیں"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے

میں جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم سے خدا سمجھے۔ ٹھیک ہے۔ تم کر لو بات ڈاکٹر ہاشم سے۔ اب جو ان کی قسمت میں ہو گا پورا ہو جائے گا۔ نمبر نوٹ کر لو۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں"....... سر سلطان نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران مزید کوئی بات کرتا سر سلطان نے رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" ویسے عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی اس مشینری کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں"....... بلیک زیرو نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مشینری کا مسئلہ نہیں ہے۔ دراصل میں ڈاکٹر ہاشم سے بات کرنا چاہتا ہوں اور ڈاکٹر ہاشم ایسے آدمی ہیں کہ وہ کسی سے بات کرنے کے روادار نہیں ہوتے اور صدر مملکت بھی ان سے بات کرنے سے پہلے ان سے اجازت لیتے ہیں۔ اگر اجازت ملتی ہے تو بات ہوتی ہے ورنہ نہیں"....... عمران نے کہا۔

" لیکن آپ ان سے کیا بات کرنا چاہتے ہیں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" میں ان سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے نئی تعمیرات سے پہلے سابقہ تنصیبات کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے

نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ البتہ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر ہاشم صاحب سے بات کرائیں۔ سر سلطان نے ابھی میرے بارے میں ان سے بات کی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ہاشم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب ابھی سر سلطان نے میرے بارے میں آپ سے بات کی ہو گی۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے اور سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ ڈاکٹر ہاشم واقعی پاکیشیا کے عظیم محسن تھے۔ انہوں نے پاکیشیا کو دنیا کے ایٹمی ممالک کی صف اول میں لا کھڑا کیا تھا۔

"ہاں۔ تم کیا بات کرنا چاہتے ہو۔ مختصر بات کرو"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ سٹار ایریئے میں آپ جو جدید ریسرچ لیبارٹری تیار کرانا چاہتے ہیں اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ایکریمیا کی خفیہ ایجنسیاں حرکت میں آ چکی ہیں اس لئے سیکرٹ

سروس کے چیف نے صدر مملکت کو کہہ کر فوری طور پر اسے فی الحال رکوا دیا ہے لیکن سر سلطان سے اطلاع ملی ہے کہ اس کے لئے مشینری کا معاہدہ ایکریمیا سے ہو رہا ہے اور مشینری یہاں پہنچ جائے گی۔ میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کہیں ایکریمیا اس مشینری کے ذریعے سٹار ایریئے کے بارے میں تفصیلات تو حاصل نہیں کر لے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ میں پہلے مشینری کو خود چیک کرتا ہوں اور پھر اسے نصب کیا جاتا ہے"...... ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ میں صرف یہی معلوم کرنا چاہتا تھا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ تو حفاظتی انتظامات کے بارے میں بات کرنا چاہتے تھے۔ پھر"...... بلیک زیرو نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ مشینری ڈاکٹر ہاشم خود چیک کرتے ہیں تو پھر وہ ہر لحاظ سے خیال بھی رکھتے ہوں گے۔ میں ان کی طبیعت سے واقف ہوں۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں وہ اسے روٹین میں اپنے ماتحتوں سے نہ چیک کرا لیں لیکن اب میرے فون کے بعد وہ یقیناً خود چیک کریں گے اور میں صرف یہی چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ آپ مطمئن ہو گئے ہیں اور ٹھیکہ دوبارہ بحال کرا

دیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اب ٹھیکہ روکنے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ کورنگا کمپنی اس سلسلے میں خاصی محتاط ہے اور پہلی تنصیبات بھی انہوں ہی بنائی تھیں۔ مجھے خطرہ صرف مشینری سے تھا جو اب دور ہو ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ مشینری پوسٹن کمپنی سپلائی کرتی ہے"...... بلیک زیر نے کہا۔

"نہیں۔ پوسٹن کمپنی کے بارے میں جو معلومات حاصل ہیں ان کے مطابق یہ کمپنی اس مشینری کی بیسمنٹس تیار کرنے سامان سپلائی کرتی ہے۔ اصل مشینری تو حکومت خود سپلائی کرے گی"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہو فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نیلسن بول رہا ہوں چیف۔ ایکریمیا سے"...... دوسری طرف سے ایکریمیا میں سیکرٹ سروس کے ایک خصوصی ایجنٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف۔ پوسٹن کمپنی کے جنرل مینجر رابرٹ کے پرسنل سیکرٹری کے ذریعے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ رابرٹ کا تعلق یہودیوں کی ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم بلون سے ہے اور پوسٹن کے جنرل مینجر

رابرٹ نے ایکریمیا کے ایک سیکرٹ ایجنٹ جان ٹیلر کو اسسٹنٹ جنرل مینجر کے روپ میں پاکیشیا بھجوایا تھا لیکن اس جان ٹیلر کے بارے میں پاکیشیا میں چیکنگ شروع ہو گئی اس لئے اسے واپس بلوا لیا گیا ہے"...... نیلسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان کا مشن کیا تھا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"پوسٹن کمپنی کے ذریعے وہ کوئی خاص مشینری وہاں بھجوانا چاہتے تھے۔ ایسی مشینری جو تنصیبات کی بیسمنٹ میں استعمال ہوتی ہے۔ البتہ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس سے وہ کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ مشینری بھی پوسٹن کمپنی کو بلون کی طرف سے ہی سپلائی کی جائے گی"...... نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ رابرٹ کو خود بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ وہ بھی محض ایک ایجنٹ ہے"...... نیلسن نے جواب دیا۔

"بلون کے بارے میں مزید کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ خفیہ تنظیم یہودیوں کی ہے اور حکومت ایکریمیا اور حکومت اسرائیل دونوں کی سرپرستی اسے حاصل ہے"...... نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس رابرٹ کا ان کے کسی خاص آدمی سے لنک ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"صرف فون پر رابطہ ہے چیف اور فون بھی خصوصی نوعیت کا ہے جس کا کوئی تعلق نہ کسی فون ایکس چینج سے ہے اور نہ ہی کسی سیٹلائٹ سے۔ میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے"...... نیلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ فون تم حاصل کر کے پاکیشیا بھجوا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ یہ کام تو آسانی سے ہو سکتا ہے"...... نیلسن نے جواب دیا۔

"تو تم یہ فون رانا ہاؤس کے پتے پر بھجوا دو جس قدر جلد ممکن ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"بون بالکل نیا نام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً یہودیوں نے کوئی نئی خفیہ تنظیم قائم کی ہو گی۔ بہرحال وہ فون پیس آ جائے تب بات آگے بڑھ سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ مخبر ایجنسیوں سے معلومات تو حاصل کر سکتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نیلسن بے حد تیز آدمی ہے۔ اس نے یقیناً یہ سب کچھ پہلے کر لیا ہو گا۔ میں اس فون کے ذریعے آگے بڑھنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سن کر آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے سامنے موجود فائل سے نظریں اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے کرسی کی پشت سے کمر لگا لی۔ دروازے سے ایک نوجوان سمارٹ لڑکی اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور بلیک لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ سر کے بال گہرے سرخ رنگ کے تھے جو اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے۔

"آپ اب بہت زیادہ کام کرنے لگ گئے ہیں کرنل تھامسن۔ اپنی صحت کا بھی خیال رکھا کریں"...... لڑکی نے میز کے قریب پہنچ کر بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کام کہاں کرتا ہوں مارڈی۔ بس کام کرنے کا موڈ بنائے رکھتا ہوں"...... کرنل تھامسن نے ہنستے ہوئے کہا تو لڑکی بھی بے اختیار

کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بیٹھو۔ تم بروقت آئی ہو۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ بلون کی زندگی کا سب سے اہم کیس کسے دیا جائے اور کوئی ایسا ایجنٹ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ تم آ گئیں اور میں ذہنی طور پر مطمئن ہو گیا"۔ کرنل تھامسن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"بلون کی زندگی کا اہم ترین کیس۔ کیا مطلب کرنل"۔ مارڈی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ بلون کو وجود میں آئے ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا ہے اور پوری دنیا کے مالدار یہودیوں نے اس تنظیم میں اس لئے سرمایہ کاری کی ہے کہ اس تنظیم کی مدد سے یہودیوں کے دشمن نمبر ایک مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے ناپید کر دیا جائے اور پوری دنیا پر ہودی سلطنت قائم کر دی جائے"...... کرنل تھامسن نے ایک یک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کرنل اور یہ بھی معلوم ہے کہ ایسی تنظیمیں لے بھی کئی بار بن چکی ہیں"...... مارڈی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بلون کو قائم کرتے وقت سابقہ تمام تنظیموں کی کمزوریوں کو نظر رکھا گیا ہے اس لئے تم نے دیکھا کہ اس مختصر عرصے کے باوجود ن نے عرب ممالک اور مسلم ممالک میں انتہائی کامیابیاں بھی صل کر لی ہیں لیکن ابھی تک بلون کا نام کسی سطح پر بھی سامنے ں آیا"...... کرنل تھامسن نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ہے۔ جس قدر کامیابیاں بلون نے اس
عرصے میں حاصل کی ہیں اتنی تو سابقہ تنظیمیں نے کئی کئی سال
کر کے بھی حاصل نہیں کی تھیں۔ لیکن اب کیا ہوا ہے"...... مار
نے کہا۔

"اب ہوا یہ ہے کہ بلون پہاڑ سے ٹکرا گئی ہے"...... کر
تھامسن نے کہا تو مارڈی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پہاڑ سے ٹکرا گئی ہے۔ کیا مطلب"...... مارڈی نے حیر
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آج تک جتنی بھی یہودی تنظیمیں بنی ہیں وہ جب پا
سیکرٹ سروس سے ٹکرائی ہیں تو ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو گئی ہیں
بلون بھی اب پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے والی ہے اور پاک
سیکرٹ سروس کو پہاڑ ہی کہا جاتا ہے"...... کرنل تھامسن نے کہا

"اوہ۔ آپ نے مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس
بارے میں مجھے سب کچھ معلوم ہے لیکن اب ایسا بھی نہیں ہے ک
لوگ ناقابل شکست ہیں۔ ان کی کامیابی میں ان کی پھرتی، ذہان
تیز رفتاری اور اپنے مشن سے بے پناہ لگاؤ کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ خا
طور پر اس کا لیڈر احمق عمران اس کا مین کردار ہے اور بس"۔ مار
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی ہے مارڈی کہ تم ان لوگ

سے مرعوب نہیں ہو۔ ورنہ میں نے دیکھا ہے کہ اچھے اچھے ایجنٹوں
کے سامنے جب ان کا ذکر کیا جائے تو ان کے رنگ زرد پڑ جاتے ہیں
اور موت انہیں اپنے سر پر کھڑی دکھائی دینے لگ جاتی ہے"۔ کرنل
تھامسن نے مسکراتے ہوئے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو ان سے ٹکرانے کا بے حد شوق ہے کرنل۔ میں تو انہیں
شکست دے کر یہ ثابت کرنا چاہتی ہوں کہ مارڈی کے مقابلے میں یہ
لوگ پہاڑ نہیں بلکہ حقیر سے کینچوے ہیں۔ لیکن مشن کیا ہے"۔
مارڈی نے کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ اسرائیل اور ایکریمیا
دونوں حکومتوں اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیوں کے لئے
پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات ہمیشہ مسئلہ بنی رہی ہیں۔ ان ایٹمی
تنصیبات کی حفاظت کے لئے ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ آج تک
انہیں کسی صورت توڑا نہیں جا سکا اور جب تک پاکیشیا کی ایٹمی
تنصیبات تباہ نہیں ہوں گی تب تک پاکیشیا کو کسی طرح بھی
شکست نہیں دی جا سکتی اس لئے بلون نے بھی ان ایٹمی تنصیبات
کے خاتمے کے مشن کو اپنا سب سے بڑا مشن قرار دیا ہے لیکن مسئلہ
یہ ہے کہ یہ مشن کیسے مکمل ہو اور مکمل بھی اس طرح کہ آخری لمحے
تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بلون کے بارے میں معلوم ہی نہ ہو
سکے۔ اصل مسئلہ حفاظتی انتظامات کا تھا۔ جب تک ان کی تفصیلات
کا علم نہ ہو جائے تب تک ان انتظامات کو ختم نہیں کیا جا سکتا اور

پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کا روح رواں وہاں کا ایک سائنس دان ڈاکٹر ہاشم ہے۔ ڈاکٹر ہاشم نے ہی یہ تمام انتظامات کئے ہیں اور ان کے بارے میں تمام تفصیلات کا بھی اسے ہی علم ہے اور خود یہ ڈاکٹر ہاشم بھی کسی صورت ان حفاظتی انتظامات سے باہر نہیں آتا اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ کسی طرح ڈاکٹر ہاشم کو کور کیا جائے۔ اس سے حفاظتی انتظامات کی تمام تفصیلات معلوم کی جائیں اور پھر ایکشن کر کے ان تنصیبات کو ختم کر دیا جائے۔ بظاہر ان کو تباہ کرنا بڑی آسان سی بات لگتی ہے لیکن عملی طور پر ایسا ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ آج تک بے شمار ایجنٹ اس کوشش میں مارے جا چکے ہیں اس لئے انتہائی پیچیدہ منصوبہ بندی کی گئی تھی لیکن یہ منصوبہ بندی پہلے مرحلے میں ہی ناکام ہو گئی"...... کرنل تھامسن نے کہا تو مارڈی ایک بار پھر چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیسے"...... مارڈی نے کہا۔

"بلون کو اطلاع ملی کہ پاکیشیا ایٹمی تنصیبات کے ایریئے میں ایک نئی ریسرچ لیبارٹری تیار کرا رہا ہے اور اس ریسرچ لیبارٹری کی تعمیر کا ٹھیکہ کورنگا اینڈ کمپنی کو دیا گیا ہے لیکن یہ کمپنی رازداری کے معاملے میں سنگین چٹان سے بھی زیادہ سخت ہے اس لئے یہ کیا گیا کہ لیبارٹری میں اصل مشینری جن بیسمنٹ مشینوں پر نصب کی جاتی ہے اس کی سپلائی ایکریمیا کی ایک فرم پوسٹن نے کرنی تھی۔ چنانچہ پوسٹن کے چیف رابرٹ کو جو یہودی ہے بلون میں شامل کیا گیا تا کہ

وہ بلون کی مرضی کی بیسمنٹ مشینری وہاں بھجوا سکے۔ لیکن کورنگا اینڈ کمپنی کے جنرل مینجر نے پوسٹن کو ٹھیکہ دینے سے انکار کر دیا۔ وہ پوسٹن سے مطمئن نہیں تھا جس پر رابرٹ نے ایک ایکریمی ایجنٹ جان ٹیلر کو اسسٹنٹ جنرل مینجر بنا کر کورنگا اینڈ کمپنی کے مالک نور محمد کورنگا کے پاس بھیجا۔ اس کے متعلق بتایا گیا تھا کہ کورنگا انتہائی احمق سا آدمی ہے اور اگر اسے صحیح طریقے سے ڈیل نہ کیا جائے تو وہ بات نہیں مانتا۔ جان ٹیلر کو یہ مشن دیا گیا کہ وہ ہر صورت میں سپلائی کا ٹھیکہ لے کر آئے۔ چنانچہ جان ٹیلر پاکیشیا پہنچا اور اس نے کورنگا سے مل کر ٹھیکہ لے لیا لیکن ابھی وہ وہیں تھا کہ دارالحکومت کے تمام ہوٹلوں میں اس کی تلاش شروع ہو گئی۔ جان ٹیلر نے رابرٹ سے بات کی تو رابرٹ نے اسے واپس بلوا لیا اور ایسے انتظامات کر دیئے کہ ان کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اصل جان ٹیلر ایکریمی ایجنٹ تھا لیکن پھر اچانک ایک اور واقعہ ہوا۔ بلون کو ہر لحاظ سے خفیہ رکھنے کے لئے رابطہ کے لئے ایس ٹی فونز استعمال کئے جا رہے تھے کہ اچانک رابرٹ کا ایس ٹی فون چرا لیا گیا لیکن ایس ٹی فون ایسی ٹیکنالوجی کا حامل ہے کہ اسے چیک کر لیا گیا اور پھر ایکریمیا کے ایک آدمی کو پکڑ لیا گیا۔ فون اس کے پاس تھا۔ اس کا نام نیلسن ہے۔ اس سے جب مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی گئی تو انکشاف ہوا کہ نیلسن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خصوصی ایجنٹ ہے اور اس نے رابرٹ کی پرسنل سیکرٹری کے ذریعے یہ معلومات حاصل کر لیں کہ

رابرٹ کا تعلق بلون سے ہے اور بلون یہودیوں کی انتہائی خفیہ تنظیم
ہے۔ نیلسن نے یہ رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو دی تو
چیف نے اسے ایس ٹی فون حاصل کرنے کا حکم دیا تاکہ اس فون کے
ذریعے وہ بلون کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر
سکیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ فون پاکیشیا بھجواتا اسے چیک کر کے
پکڑ لیا گیا اور پھر نہ صرف اسے ہلاک کر دیا گیا بلکہ رابرٹ کو بھی
ایک ایکسیڈنٹ میں ختم کر دیا گیا اور اس کا فون بھی واپس منگوا لیا
گیا تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آگے نہ بڑھ سکے لیکن اس طرح یہ
منصوبہ بندی بہرحال ناکام ہو گئی"...... کرنل تھامسن نے تفصیل
سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ منصوبہ بندی تھی کیا"...... مارڈی نے کہا۔

"جو بیسمنٹ مشینری بلون کی طرف سے پوسٹن کے ذریعے بھجوائی
جاتی اس میں خصوصی ریز فائر کرنے کا خفیہ سسٹم موجود ہوتا۔ جب
اس بیسمنٹ پر اصل مشینری فٹ کی جاتی تو یہ ریز فائر ہو جاتیں اور
اس جگہ موجود آدمی ہلاک ہو جاتے اور ڈاکٹر ہاشم یقیناً اس میں شامل
ہوتا کیونکہ وہ مشینری کو خود اپنے سامنے فٹ کراتا ہے لیکن ان ریز کی
یہ خاصیت ہے کہ اس کا شکار دراصل ہلاک نہیں ہوتا بلکہ چوبیس
گھنٹوں کے لئے ساکت ہو جاتا ہے۔ البتہ طبی طور پر اسے ہلاک قرار
دے دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے ڈاکٹر ہاشم کو بھی ہلاک سمجھ کر دفن کر دیا
جاتا اور ہمارے آدمی اس کی قبر کھود کر اسے وہاں سے نکال لیتے اور پھر

اسے مخصوص ریز کی مدد سے دوبارہ زندہ کر لیا جاتا۔ اس طرح پاکیشیا
کی نظروں میں ڈاکٹر ہاشم ہلاک ہو چکا ہوتا جبکہ وہ زندہ ہوتا اور بلون
اس سے تمام حفاظتی انتظامات معلوم کر کے پاکیشیا کی ایٹمی
تنصیبات کو تباہ کر کے اپنا مشن مکمل کر لیتی"...... کرنل تھامسن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انتہائی عجیب اور پیچیدہ منصوبہ بندی تھی۔ لیکن اب کیا ہوا
ہے۔ ٹھیکہ تو پوسٹن کے پاس ہے"...... مارڈی نے کہا۔

"نہیں۔ اب چونکہ انہیں بھی اطلاع مل چکی ہے کہ پوسٹن کے
جنرل مینجر کا تعلق بلون سے ہے اس لئے لامحالہ اول تو پوسٹن کا
ٹھیکہ منسوخ کر دیا جائے گا اور اگر نہ بھی کیا جائے گا تب بھی اب
بیسمنٹ مشینری کو انتہائی باریک بینی سے چیک کیا جائے گا۔ اس
طرح اب یہ کام نہیں ہو سکتا"...... کرنل تھامسن نے کہا۔

"تو پھر اس مشن کے بارے میں آپ نے کیا سوچا ہے"۔ مارڈی
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بلون کے ماہرین نے بہت سوچنے اور غور کرنے کے بعد ایک
اور منصوبہ بندی کی ہے۔ اس کے مطابق ڈاکٹر ہاشم کی اکلوتی بہن جو
دونوں ٹانگوں سے معذور ہے اپنے اکلوتے لڑکے عابدی کے ساتھ
پاکیشیا کے دارالحکومت میں رہتی ہے۔ عابدی صرف فون پر ڈاکٹر
ہاشم سے بات چیت کر سکتا ہے۔ ڈاکٹر ہاشم اپنی معذور بہن سے بے
حد محبت کرتا ہے اگر عابدی کو کسی طرح اس کام پر آمادہ کر لیا جائے

کہ وہ ڈاکٹر ہاشم کو اس کی بہن کے پاس بلوالے تو پھر وہاں سے ڈاکٹر
ہاشم کو انتہائی آسانی سے اغوا کر کے ملک سے باہر لایا جا سکتا ہے اور
یہ کام اس طرح منصوبہ بندی سے کیا جائے کہ اس سے پہلے کہ
حکومت پاکیشیا کو ڈاکٹر ہاشم کے اغوا کا علم ہو ڈاکٹر ہاشم پاکیشیا کے
ہمسایہ ملک کافرستان پہنچ جائے جہاں سے آسانی سے اسے ایکریمیا
میں ہی بلون کے ہیڈ کوارٹر شفٹ کیا جا سکتا ہے اور مشن میں اصل
مسئلہ عابدی کو تیار کرنے کا ہے۔ عابدی نوجوان بھی ہے اور عاشق
مزاج بھی اس لئے میں سوچ رہا تھا کہ اسے محبت کا چکر دیا جائے لیکن
کوئی بات سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ اچانک تم آ گئی اور مجھے معلوم ہے
کہ تم اگر چاہو تو عابدی کو اپنی مرضی پر چلنے پر مجبور کر سکتی ہو اور
ڈاکٹر ہاشم کو بھی کافرستان پہنچا سکتی ہو"...... کرنل تھامسن نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ میں یہ کام کر لوں گی بلکہ انتہائی
آسانی سے کر لوں گی"...... مارڈی نے کہا۔

" اوکے۔ پھر یہ مشن تمہارا ہو گیا"...... کرنل تھامسن نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے موجود فائل اٹھا کر مارڈی کے
سامنے رکھ دی۔

عمران نے کار جولیا کے فلیٹ والی بلڈنگ کی پارکنگ میں روکی
اور پھر نیچے اتر کر وہ شوخ انداز میں منہ سے سیٹی بجاتا ہوا بلڈنگ کے
درمیان بنی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے جسم پر ملٹی
کلر لباس تھا۔ گہرے سرخ رنگ کا کوٹ، گہرے سبز رنگ کی ٹائی،
گہرے زرد رنگ کی قمیص اور گہرے نیلے رنگ کی پینٹ اور براؤن
رنگ کے جوتوں میں سے بنفشی رنگ کی جرابیں نظر آرہی تھیں۔
چہرے پر حماقتوں کی آبشار اپنی پوری آب و تاب سے بہہ رہی تھی اور
وہ اس طرح اچھل اچھل کر چل رہا تھا جیسے چھوٹے بچے اچھل اچھل
کر چلتے ہیں۔ آنے جانے والے لوگ پہلے تو اسے حیرت سے دیکھتے اور
پھر بے اختیار مسکرا دیتے یا ہنس پڑتے۔ لیکن عمران دنیا و مافیہا سے
بے نیاز اپنی ہی دھن میں اچھل اچھل کر چلتا ہوا سیڑھیوں کی طرف
بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے دنیا جہان کی خوشیاں

اسے اکٹھی ہی میسر آ گئی ہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل
موجود جولیا کے فلیٹ کے دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ہا
اٹھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون پر جولیا کی آواز سنائی دی۔

"در دل پر کال دینے والا کون ہو سکتا ہے۔ بوجھو تو تمہارا نام اور
قرعہ اندازی میں شامل ہو سکتا ہے جس میں ایک پرچی نکالی جائے گ
جس پر ایک سوال لکھا ہوا ہو گا اور اس سوال کا درست جواب دینے
والے کا نام دوسری قرعہ اندازی میں شامل کیا جائے گا اور"۔ عمران
کی زبان رواں ہو گئی لیکن دوسری طرف سے کٹک کی ہلکی سی آواز
سن کر وہ بے اختیار خاموش ہو گیا کیونکہ کٹک کی آواز سے ہی وہ سمجھ
گیا تھا کہ جولیا نے ڈور فون بند کر دیا ہے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا
تو دروازے پر جولیا کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"کیوں آئے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عاشقی میں کیا، کیوں جیسے الفاظ استعمال ہی نہیں کئے جاتے
اس لئے تم بھی یہ الفاظ مت بولا کرو"...... عمران نے کہا تو جولیا
مسکراتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی۔

"آؤ اندر آ جاؤ"...... جولیا کے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں خاصی
شیرینی شامل ہو گئی تھی۔ شاید عمران کے اس فقرے نے اس کے
دل کے تاروں کو چھیڑ دیا تھا۔ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران یہ
سب باتیں صرف دل لگی کے لئے کرتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ

واقعی مجبور ہو جاتی تھی۔

"شکریہ۔ صد ہزار بار شکریہ"...... عمران نے اندر داخل ہوتے
ہوئے کہا۔

"یہ آج تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ بڑے بااخلاق اور عاشق مزاج نظر آ
رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... جولیا نے عمران کے
اندر آنے کے بعد دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے ڈرائینگ روم کی
طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آج میں نے دنیاوی دھندوں کو لات مار دی ہے بلکہ
دونوں لاتیں مار دی ہیں۔ یہ کیا بات ہوئی کہ چوبیس گھنٹے گدھوں
کی طرح کام کرتے رہو اور پھر کسی مجرم یا ایجنٹ کی گولی کھا کر قبر
میں یا گٹر میں اتر جاؤ۔ یہ کیا زندگی ہے اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے
کہ اب زندگی کو زندگی کے طور پر گزارا جائے اس لئے میں سیدھا
زندگی کے پاس ہی آیا ہوں"...... عمران نے بڑے رومانٹک موڈ
میں کہا اور ایک کرسی پر اس طرح اطمینان سے بیٹھ گیا جیسے اس کا
مقصد کرسی پر بیٹھنا ہی ہو۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نے سیکرٹ سروس کے لئے کام نہ کرنے کا
فیصلہ کر لیا ہے"...... جولیا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے کون سی سیکرٹ سروس۔ کیسی سیکرٹ سروس۔ چھوڑو
ان سب کو اور بس زندگی انجوائے کرو۔ وہ کس کا شعر ہے کہ زندگی
ایک بار ہی ملتی ہے اس لئے اسے خوب انجوائے کرو"...... عمران

نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ سمجھے۔ سیکرٹ سروس ملک و قوم کی خاطر کام کرتی ہے۔ اپنے مفادات کے لئے نہیں کرتی اس لئے تمہیں سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنا پڑے گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جولیا۔ میں کہہ رہا ہوں کہ میں آج فیصلہ کر کے آیا ہوں۔ تم میرے ساتھ چلو۔ ہم دونوں خاموشی سے ملک سے باہر چلے جاتے ہیں اور وہاں ہنسی خوشی زندگی گزارتے ہیں۔ چلو اٹھو اور بے فکر رہو۔ میں تمہیں ہنسی بھی دوں گا اور خوشی بھی۔ آؤ اٹھو"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ہم دونوں فرار ہو جائیں"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لاحول ولاقوۃ۔ فرار کا لفظ تو مجرموں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور ہم دونوں تو مجرم نہیں ہیں۔ دنیا کے کسی قانون میں عشق کو جرم نہیں سمجھا جاتا اس لئے ہم مجرم کیسے ہو سکتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم جیسے گرگٹ کو میں اچھی طرح جانتی ہوں اس لئے سچ سچ بتا دو کہ تم یہاں کیوں آئے ہو اور کیوں یہ فضول باتیں کر رہے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری باتوں اور میرے جذباتی جملوں کا

تمہارے دل پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ پھر تو سارا معاملہ ہی یکطرفہ ہے ورنہ میں تو سمجھا تھا کہ دونوں طرف برابر آگ لگی ہوئی ہے۔ اب تو مجھے اکیلے ہی جانا پڑے گا۔ چلو ٹھیک ہے۔ انسان آتا بھی اکیلا ہے اور جاتا بھی اکیلا ہی ہے"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"بیٹھ جاؤ۔ میں کہتی ہوں بیٹھ جاؤ"...... جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن کیوں۔ تم تو میرے ساتھ جانا ہی نہیں چاہتی۔ پھر میں یہاں بیٹھ کر کیا کروں گا"...... عمران نے بڑے دل شکستہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو تم جہاں جی چاہے مجھے لے چلو۔ آؤ"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے سرخ و سفید چہرے پر شفت جذبات کی سرخی سی چھا گئی تھی۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے بلکہ شاہراہ ہوتی ہے۔ آؤ"...... عمران نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ٹھہرو۔ میں لباس تبدیل کر لوں اور چیف کو اطلاع دے لوں"۔ جولیا نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ غضب نہ کرنا۔ وہ چیف تو آکٹوپس ہے۔ اس کی ہزاروں ٹانگیں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ ہمیں ایک

قدم بھی آگے نہ بڑھنے دے گا۔ البتہ لباس تم بدل لو۔ اس میں کو حرج نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا چند لمحوں تک حیرت ۔ عمران کو دیکھتی رہی ۔ شاید اسے عمران کے اس موڈ کی سمجھ نہ آر تھی ۔ پھر اس نے کاندھے جھٹکے اور مڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف گئی جبکہ عمران مسکراتا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہر پر شرارت کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد جولیا ڈریسنگ رو سے باہر آئی تو اس نے لباس بدل لیا تھا پھر اس نے عمران سے کہے بغیر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کسے فون کر رہی ہو"...... عمران نے چونک کر کہا لیکن جو نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ایکسٹو"...... اچانک مخصوص آواز سنائی دی تو عمران اس اچھلا جیسے کرسی میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ اچانک دوڑنے لگا ہو۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کی اچانک آمد اور اس کی گفتگو کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"تو عمران تمہارے فلیٹ پر ہے۔ اسے رسیور دو"...... دوسری طرف سے خشک لہجے میں کہا گیا تو جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"تارک الدنیا۔ فنانی العشق علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور لے کر بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ ان کی بہن کا گھر رضا کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ اے ہے۔ فوراً وہاں پہنچو۔ ڈاکٹر ہاشم کا اغوا پاکیشیا کے ایٹمی مستقبل کے لئے تباہ کن ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

"ارے ۔ ارے ۔ کہاں جا رہے ہو۔ ارے"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"آ جاؤ ۔ جلدی آؤ جلدی۔ غضب ہو گیا ہے"...... عمران نے دروازہ کھول کر باہر جاتے ہوئے چیخ کر کہا تو جولیا بے اختیار اس کے پیچھے دوڑ پڑی۔ گو اس نے بھی چیف کی بات سن لی تھی لیکن اسے ڈاکٹر ہاشم کے بارے میں سرے سے علم ہی نہ تھا۔ اس لئے اسے احساس ہی نہ ہو سکا تھا کہ کیا ہوا ہے جبکہ عمران جانتا تھا کہ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کی جان ڈاکٹر ہاشم میں ہے اس لئے ڈاکٹر ہاشم کے اغوا کا مطلب تھا کہ تمام ایٹمی تنصیبات دنیا پر اوپن ہو سکتی ہیں اور پھر ان کی تباہی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا چلا جا رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے۔ کون ہے یہ ڈاکٹر ہاشم"...... کار میں بیٹھتے ہی جولیا نے کہا۔

"خاموش رہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے

کار اس قدر تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی کہ جولیا
بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ سڑک پر خاصی ٹریفک تھی لیکن عمران
کار کو اس بے پناہ رفتار سے چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ لوگوں
کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ جاتی تھیں لیکن عمران
چہرے پر اس وقت اس قدر سختی تھی کہ جیسے وہ گوشت پوست
بجائے پتھر کا بنا ہوا ہو اور پھر تقریباً بیس منٹ کی انتہائی تیز رفتار
ڈرائیونگ کے بعد کار رضا کالونی میں داخل ہوئی اور چند لمحوں بعد
ایک کوٹھی کے سامنے جا کر رک گئی۔ وہاں کاریں بھی موجود تھیں
اور جیپیں بھی۔ فوج کے سپاہی بھی تھے اور پولیس کے بھی۔ عمران
نے کار روکی اور دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا
گیا۔

" تم آ گئے ہو عمران۔ غضب ہو گیا۔ ڈاکٹر ہاشم کو اغوا کر لیا گیا
ہے"...... برآمدے میں موجود سر سلطان نے عمران کو اندر آتے دیکھ
کر کہا تو ان کے ساتھ موجود بڑے بڑے افسران چونک کر عمران کی
طرف دیکھنے لگے جس نے مسخروں جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔
" کیا وقوعہ ہوا ہے۔ تفصیل بتائیں۔ پلیز"...... عمران نے کہا۔
" مجھے جب اطلاع ملی تو میں آفس میں موجود تھا"...... سر سلطان
نے کہنا شروع کیا۔
" مختصر بات کریں"...... عمران نے انہیں درمیان میں ہی ٹوکتے
ہوئے کہا تو سارے افسران کے چہرے بگڑ گئے۔

" یہ ڈاکٹر ہاشم کی معذور بہن کا گھر ہے۔ یہاں ان کے ساتھ ان کا
جوان لڑکا عابدی رہتا ہے۔ عابدی نے ڈاکٹر ہاشم کو فون کیا اور
انہیں بتایا کہ ان کی بہن کی حالت خراب ہے اور وہ انہیں بلا رہی
ہے۔ وہ ڈاکٹر کے پاس ہسپتال جانے سے انکاری ہے۔ یہ فون ملتے
ہی ڈاکٹر ہاشم سب کچھ چھوڑ کر یہاں پہنچ گئے۔ وہاں کے افسران نے
جب یہاں فون کیا تو کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو وہ لوگ یہاں آئے
تو ڈاکٹر ہاشم غائب تھا جبکہ عابدی اور ڈاکٹر ہاشم کی بہن کی لاشیں
یہاں پڑی ہوئی ملیں۔ فوری طور پر پوچھ گچھ کی گئی۔ اس کے مطابق
یہاں سے ایک سرخ رنگ کی جدید ماڈل کی کار کو نکلتے ہوئے دیکھا
گیا جسے ایک غیر ملکی لڑکی چلا رہی تھی اور بس۔ اس سے زیادہ معلوم
نہیں ہو سکا۔ مجھے اطلاع دی گئی تو میں نے چیف کو اطلاع دے دی
اور خود یہاں آ گیا"...... سر سلطان نے بغیر کوئی احتجاج کئے تفصیل
بتا دی۔

" اس لڑکی کا حلیہ کیا تھا اور کار کے بارے میں کیا تفصیلات
ہیں"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔
" میں بتاتا ہوں جناب۔ میں نے معلوم کیا ہے۔ ساتھ والے
ایک چوکیدار سے"...... ایک فوجی آفیسر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا
اور پھر اس نے چوکیدار سے جو کچھ معلوم ہو سکا تھا وہ بتا دیا۔
"یہاں فون ہے"...... عمران نے کہا۔
"یس سر۔ آئیے"...... ایک اور فوجی افسر نے کہا اور تیزی سے

ایک کمرے کی طرف مڑ گیا۔ عمران اس کے پیچھے چل پڑا۔ کمرے
فون موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مخصوص آواز سنائی
دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں سر"....... عمران نے مؤدبانہ لہجے
کہا اور ساتھ ہی سر سلطان سے ملنے والی تفصیل اور اس غیر ملکی
اور کار کے بارے میں معلوم ہونے والی تفصیلات بتا دیں۔

" ٹھیک ہے۔ میں سیکرٹ سروس کو حرکت میں لے آتا ہوں"۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جولیا میرے ساتھ ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" کہاں ہے وہ چوکیدار جس سے کار کے بارے میں تفصیلات
ہیں"۔ عمران نے باہر جا کر اس فوجی افسر سے کہا جس نے اسے
تفصیل بتائی تھی۔

" ساتھ والی کوٹھی کا چوکیدار ہے۔ میں اسے لے آتا ہوں"۔ فوجی
افسر نے کہا۔

" میرے ساتھ چلو اور سر سلطان آپ اگر تشریف لے جانا چاہیں
تشریف لے جائیں۔ چیف اب خود ہی ڈاکٹر ہاشم کو برآمد کرا لے گا
عمران نے سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے"....... سر سلطان نے جواب دیا اور عمران تیزی سے
مڑا اور فوجی افسر کے پیچھے چلتا ہوا کوٹھی کے گیٹ سے باہر آ گیا۔ جولیا
کار میں ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران ساتھ والی کوٹھی کی طرف مڑ گیا۔
کوٹھی کے باہر ایک ادھیڑ عمر آدمی کاندھے سے عام سی گن لٹکائے
کھڑا تھا۔

" چوکیدار۔ یہ بڑے افسر ہیں۔ انہیں تفصیل بتاؤ"....... فوجی
افسر نے چوکیدار سے مخاطب ہو کر کہا تو چوکیدار حیرت سے عمران
کو دیکھنے لگا۔

" آپ جا سکتے ہیں"....... عمران نے فوجی افسر سے کہا تو فوجی افسر
مڑا اور واپس چلا گیا۔

" تمہارا نام کیا ہے"....... عمران نے جیب سے ایک بڑا سا نوٹ
نکال کر چوکیدار کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

" مم۔ میرا نام گل خان ہے جناب۔ مگر"....... چوکیدار نے
بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

" یہ رکھ لو۔ یہ تمہارا انعام ہے"....... عمران نے کہا تو چوکیدار
نے جلدی سے نوٹ جیب میں ڈال لیا۔

" تم نے اس لڑکی کا حلیہ بتایا ہے وہ تو عام سا حلیہ ہے۔ کوئی
ایسی بات بتاؤ جس سے اسے باقی لڑکیوں میں آسانی سے پہچانا جا
سکے"۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

" جج۔ جناب۔ میں نے تو اسے غور سے دیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ۔

"وہ۔ہاں مجھے یاد آگیا صاحب۔جب کار مڑی تھی تو اس لڑکی کے ایک کان میں تھالی جیسی کوئی چیز بہت تیز روشنی کی طرح چمکی تھی جناب"...... چوکیدار نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس نے کانوں میں کوئی چیز پہن رکھی تھی جبکہ غیر ملکی لڑکیاں تو اکثر کانوں میں ایسے زیور نہیں پہنتیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ۔وہ جناب۔زیور ہو سکتا ہے۔بس چھوٹی سی تھالی میں سے تیز روشنی سی چمکی تھی جناب اور بس"...... چوکیدار نے جواب دیا۔

"اس کار کی کوئی خاص نشانی"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔کار میرے سامنے مڑی تھی۔اس کار کے پچھلے بمپر کے دائیں طرف ایک ہاتھی کی تصویر لگی ہوئی تھی۔وہ بھی مجھے اچانک نظر آئی تھی"...... چوکیدار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کار کے نمبر کیا تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں پڑھا لکھا نہیں ہوں جناب"...... چوکیدار نے جواب دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور تیزی سے مڑ کر واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا ہے"...... جولیا نے عمران کے کار میں بیٹھتے ہی کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات اور ریسرچ کا روح رواں ہے۔اسے اغوا کر لیا گیا ہے اور اس کے اغوا کا مطلب ہے کہ پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات، اس کے حفاظتی انتظامات سب کچھ اغوا کرنے

والے ان سے معلوم کر لیں گے اور پھر آسانی سے انہیں تباہ کیا جا سکے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں موجود ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ہیلو۔عمران کالنگ۔اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"ریڈ اسکوائر کلب میں باس۔اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ایٹمی تنصیبات کے ماہر ڈاکٹر ہاشم کو رضا کالونی سے اغوا کر لیا گیا ہے۔اغوا کنندہ ایک غیر ملکی لڑکی ہے۔اوور"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چوکیدار سے ملنے والی کار کے بارے میں تفصیل اور اس لڑکی کے بارے میں تمام کوائف دوہرا دیئے۔

"اوہ۔اوہ باس۔اس لڑکی کو میں نے کل رات ایک خوبصورت نوجوان کے ساتھ مارشل کلب میں دیکھا تھا۔اس کے کانوں میں واقعی چھوٹی چھوٹی تھالیاں بندوں کی صورت میں لٹک رہی تھیں اور ان میں سے انتہائی تیز روشنی نکل رہی تھی۔اوور"...... دوسری طرف

سے ٹائیگر نے کہا۔

" مارشل کلب میں کیا کوئی خاص بات ہے۔ اوور"....... عمران نے پوچھا۔

" یس باس۔ یہ کلب غیر ملکیوں کے لئے عیاشی کا اڈا بنا ہوا ہے۔ مارشل نے یہاں ہر قسم کے انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ اوور"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کیا وہاں غیر ملکی رہائش بھی رکھتے ہیں۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کہاں ہے یہ مارشل کلب۔ اوور"....... عمران نے پوچھا تو دوسری طرف سے ٹائیگر نے پتہ بتا دیا۔

" تم وہاں پہنچو۔ میں اور جولیا بھی وہیں آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ڈیش بورڈ میں رکھا اور کار سٹارٹ کر کے اس نے اسے بیک کیا اور تیزی سے موڑ کر آگے بڑھا دی۔

" مجھے فلیٹ پر ڈراپ کر دو۔ چیف کا فون نہ آ جائے"....... جولیا نے کہا۔

"چیف کو میں نے اطلاع دے دی ہے کہ تم میرے ساتھ ہو اور اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے ہمارے ساتھ رہنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے"....... عمران نے اس بار

مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ وقت ہے مذاق کرنے کا۔ نانسنس"....... جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ کون سا وقت ہوتا ہے مذاق کرنے کا۔ چلو آج یہ بھی بتا دو تاکہ میں الارم لگا کر اٹھا کروں"....... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" کیا مارشل کلب سے اس لڑکی کے بارے میں مزید معلومات مل جائیں گی"....... جولیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

" ہاں۔ میرا خیال ہے کہ جس کار میں ڈاکٹر ہاشم کو اغوا کیا گیا ہے اس کار کا تعلق بھی مارشل کلب سے ہے کیونکہ چوکیدار نے بتایا ہے کہ اس کار کے عقبی بمپر پر ہاتھی کی تصویر بنی ہوئی تھی اور مجھے اب یاد آ رہا ہے کہ میں ایک بار مارشل کلب گیا تھا۔ وہاں دروازے پر ہاتھی کا اسٹیکر سا لگا ہوا تھا"....... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سرخ رنگ کی کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رکی تو اس
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی مارڈی نے تین بار مخصوص انداز میں
ہارن بجایا تو کوٹھی کا گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا اور مارڈی نے کار آگے
بڑھا دی۔ اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی جس میں سیاہ
رنگ کی ایک جدید ماڈل کی کار پہلے سے موجود تھی۔ کار روک کر
مارڈی تیزی سے نیچے اتری۔ اسی لمحے برآمدے میں سے دو غیر ملکی اتر کر
اس کی طرف بڑھے۔

"میں ڈاکٹر ہاشم کو لے آئی ہوں اور اب ہم نے انتہائی تیز رفتاری
سے انہیں یہاں سے نکالنا ہے کیونکہ جیسے ہی اس کے اغوا کا علم ہوا
پورے ملک میں بھونچال آ جائے گا۔ اب تم نے اسے سیاہ کار میں
ڈال کر لانچ تک پہنچانا ہے۔ آرتھر"...... مارڈی نے ایک لمبے قد اور
ورزشی جسم کے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام۔ اور آپ کہاں جائیں گی"...... آرتھر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ میرے بارے میں کوئی اطلاع مل گئی ہو اس
لئے اب میں نیا میک اپ کر کے دوسرے ساحل سے دوسری لانچ
کے ذریعے جہاز پر پہنچوں گی"...... مارڈی نے کہا۔

"یس مادام"...... آرتھر نے کہا تو مارڈی تیز تیز قدم اٹھاتی اندر کی
طرف بڑھتی چلی گئی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب وہ عمارت سے
برآمد ہوئی تو پورچ میں سیاہ رنگ کی کار غائب تھی البتہ وہ سرخ
رنگ کی کار موجود تھی۔ مارڈی نے نہ صرف لباس تبدیل کر لیا تھا
بلکہ اس نے میک اپ بھی بدل لیا تھا اور اب اس کا حلیہ پہلے سے
یکسر بدل چکا تھا۔ البتہ اس کے کانوں میں چھوٹی چھوٹی تھالیاں نما
بندے موجود تھے جو حرکت میں آنے پر اس طرح چمکتے تھے جیسے ان
کے اندر سے تیز روشنی نکلتی ہو۔ یہ ایک جدید ترین ایجاد تھی۔ ان
میں سے نکلنے والی ریز اس کے جسم کے گرد پھیل جاتی تھیں اور ان
ریز کی یہ خاصیت تھی کہ کوئی گولی ان ریز کو کراس نہ کر سکتی تھی
اس لئے جب تک یہ اس کے کانوں میں موجود تھے اسے کسی گولی
سے ہلاک نہ کیا جا سکتا تھا۔ ویسے دیکھنے میں یہ عام سے بندے لگتے
تھے۔

"راجر۔ گیراج میں سے دوسری کار نکالو۔ میں اس میں جاؤں گی
جبکہ اس سرخ کار کو مارشل کلب کے سامنے چھوڑ آؤ"...... مارڈی نے
ایک نوجوان سے کہا۔

"یس مادام"...... اس نوجوان نے کہا اور دوڑتا ہوا وہ ایک طرف بنے ہوئے گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد مارڈی نے رنگ کی کار میں بیٹھی ساحل سمندر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے اپنا مشن مکمل کر لیا تھا۔ وہ چار روز پہلے اپنے گروپ کے ساتھ پاکیشیا پہنچی تھی اور یہاں اسے مارشل کلب کے مارشل کی ٹپ ایکریمیا سے ملی تھی۔ مارشل بھی غیر ملکی تھا۔ یہ کوٹھی اور کار بھی مارشل کی مدد سے ہی حاصل کی گئی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مارشل کی مدد سے ہی لانچوں اور جہاز کا بندوبست کیا گیا تھا تاکہ ڈاکٹر ہاشم کو لانچ کے ذریعے کھلے سمندر میں پہنچایا جا سکے جہاں ایک چھوٹا جہاز ان کا منتظر تھا اور پھر اس جہاز کی مدد سے انہوں نے ڈاکٹر ہاشم کو کافرستان پہنچانا تھا۔ مارڈی نے یہ سارا سیٹ اپ اس انداز میں کیا تھا تاکہ راستے میں انہیں کوئی رکاوٹ پیش نہ آ سکے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ساحل سمندر پر پہنچ گئی۔ اس نے کار ایک پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ گھاٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں لانچیں موجود تھیں۔

"یس میڈم۔ کیا لانچ چاہئے آپ کو"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے آگے بڑھ کر مارڈی سے کہا۔

"مجھے سٹیل لانچ چاہئے"...... مارڈی نے کہا۔

"اوہ۔ سٹیل لانچ تو صرف میری ہے۔ براؤن فلاور اس کا نام

ہے"۔ اس آدمی نے چونک کر کہا۔

"کہاں ہے"...... مارڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر اس آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ یہ مارشل کلب کا کارڈ تھا۔

"یس میڈم۔ آئیے میرے ساتھ"...... اس آدمی نے جلدی سے کارڈ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی جدید ساخت کی طاقتور لانچ کے قریب پہنچ گئے۔

"یہ ہے لانچ۔ مادام"...... اس آدمی نے کہا۔

"تم مجھے چھوڑ کر اسے واپس لے آنا۔ کیا کوسٹ گارڈ کے سلسلے میں کام ہو گیا ہے"...... مارڈی نے لانچ پر چڑھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی"...... اس آدمی نے کہا اور پھر اس نے لانچ کا انجن سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھا دیا۔ کھلے سمندر میں پہنچ کر لانچ کی رفتار انتہائی تیز ہو گئی جبکہ مارڈی اطمینان سے کرسی پر بیٹھی سمندر کو دیکھ رہی تھی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک لانچ انتہائی تیز رفتاری سے سفر کرتی رہی پھر دور سے ایک بڑا جہاز سمندر کے اندر کھڑا نظر آنے لگ گیا۔ لانچ کی رفتار کم ہو گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد لانچ اس جہاز کے قریب جا کر رک گئی۔ جہاز سے سیڑھی نیچے پھینکی گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک آدمی بھی اترتا ہوا نیچے لانچ پر آ گیا۔ وہ ایکریمی تھا۔

"سٹاگر۔ میں مارڈی ہوں"...... مارڈی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے

ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ میں نے آپ کے کانوں میں موجود کرائس سکارز
وجہ سے آپ کو پہچان لیا ہے"...... آنے والے نے مؤدبانہ لہجے
کہا۔

"آرتھر پہنچ گیا ہے"...... مارڈی نے پوچھا۔

"یس میڈم۔ ہم اب صرف آپ کے منتظر ہیں"...... آنے وا
نے کہا۔

"اوکے۔ تم لانچ واپس لے جاؤ"...... مارڈی نے لانچ والے
کہا اور خود وہ سیڑھی کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ جہاز
ایک کمرے میں موجود تھی جہاں ایک بیڈ پر ڈاکٹر ہاشم بے ہوش پڑا
ہوا تھا اور پھر جہاز حرکت میں آیا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا تو مارڈی
کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اب وہ
خطرے کی حدود سے باہر آگئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ مارشل نے
اپنے تعلقات کی بنا پر ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ اس جہاز کو
کہیں بھی چیک نہ کیا جائے گا اور وہ کافرستان کی ایک بندرگاہ کے
علیحدہ ساحل راجوڑی پر پہنچ جائے گا جہاں کافرستان کا ایک گروپ
استقبال کے لئے موجود ہو گا اور پھر ڈاکٹر ہاشم کو ایک مخصوص
تابوت میں ڈال کر کافرستان سے ایکریمیا پہنچا دیا جائے گا۔ اس طرح
ان کا مشن ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گا۔

عمران نے کار مارشل کلب کے سامنے لے جا کر روکی اور دروازہ
کھول کر وہ نیچے اتر آیا۔ جولیا بھی دروازہ کھول کر نیچے اتری۔ اسی لمحے
ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کے قریب آگیا۔

"باس۔ کلب میں مارشل موجود نہیں ہے۔ ویسے میں نے معلوم
کر لیا ہے کہ وہ لڑکی مارشل سے ملنے اس کے آفس میں چار روز پہلے
آئی تھی اور کافی دیر تک مارشل کے ساتھ رہی تھی۔ پھر کل رات وہ
ایک مقامی نوجوان کے ساتھ یہاں کافی رات گئے تک رہی تھی اور
مارشل نے ان دونوں کے لئے علیحدہ سپیشل روم کا خصوصی انتظام
کیا تھا اور پھر دونوں صبح کو مارشل کی کار لے کر واپس گئے تھے"۔
ٹائیگر نے عمران کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو مارشل کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ کہاں ہے وہ"۔ عمران
نے کہا۔

"میں معلوم کرتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑ
مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ٹائیگر معلوم کر لے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ وہ یہاں رسا بسا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا
اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آگیا۔

"باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ مارشل اپنے دوسرے اڈے
موجود ہے۔ ریڈ کارڈ کلب میں۔ آئیے میرے ساتھ۔ ہمیں کار میں جا
ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ جولیا بھی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی د
بعد ٹائیگر کی کار ان کی سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھی تو عمران نے کا
اس کے پیچھے لگا دی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ٹائیگر نے کا
ایک سائیڈ پر موڑ کر کھڑی کر دی تو عمران نے بھی اپنی کار اس کی کا
کے پیچھے روک دی اور پھر وہ نیچے اتر آئے۔

"آئیے باس"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ گلی میر
داخل ہو گیا۔ گلی کی دونوں اطراف میں سپاٹ دیواریں تھیں۔ البتہ
گلی کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ ٹائیگر نے دروازے
مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ کھل گیا اور ایک لحیم شحیم
آدمی باہر آگیا۔

"اوہ۔ ٹائیگر تم"...... اس آدمی نے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے
چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ایک بڑی پارٹی ہے میرے ساتھ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ باس اپنے خاص آفس میں موجود ہے"۔ اس
آدمی نے کہا۔

"آئیے جناب"...... ٹائیگر نے مڑ کر عمران سے کہا اور پھر وہ اس
دروازے سے گزر کر ایک راہداری کو کراس کرتے ہوئے ایک
کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ لفٹ کے انداز میں بنا ہوا تھا۔ کمرے کا
فرش نیچے اترتا چلا گیا۔ جب اس کی حرکت رکی تو سامنے دروازہ کھلا
ہوا تھا اور ٹائیگر اس دروازے کو کراس کر کے دوسری طرف موجود
راہداری میں آگیا تو عمران اور جولیا بھی اس کے پیچھے باہر آگئے۔
راہداری کا اختتام ایک بہت وسیع و عریض ہال میں ہوا جہاں جوئے
کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور بے شمار لوگ جن میں عورتیں بھی
شامل تھیں اور مرد بھی، جوا کھیلنے میں مصروف تھے۔ یہ سب اپنے
لباس اور طور طریقوں سے اعلیٰ طبقے کے افراد لگ رہے تھے۔ وہاں
مسلح افراد بھی موجود تھے۔ ٹائیگر سب کو دیکھتا ہوا اور سر ہلاتا ہوا
ایک سائیڈ پر بنی ہوئی راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس راہداری کا
اختتام ایک دروازے پر ہوا جس کے سامنے ایک مشین گن سے
مسلح دربان موجود تھا لیکن ٹائیگر کو دیکھ کر اس نے بھی سر ہلایا اور
ٹائیگر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے عمران اور جولیا
بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا وسیع و عریض آفس تھا جس
میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک سانڈ جیسے جسم کا مالک ایکریمی

کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے مندمل نشان
قدر کثیر تعداد میں تھے جیسے کسی نے اس کے چہرے کو چاقو سے کا
کاٹ کر تجریدی آرٹ کی مشق کی ہو۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں
تیز چمک تھی اور اس کی نظریں ٹائیگر اور اس کے پیچھے آنے
عمران اور جولیا پر جمی ہوئی تھیں۔

" آؤ ٹائیگر۔ بڑے دنوں بعد آئے ہو"...... اس نے بیٹھے
بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر دروازہ بند کر دو اور ساؤنڈ پروف بٹن بھی پریس کر دو
ہم نے مارشل سے بڑی خاص باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے ٹائیگر
سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"...... مارشل نے یکلخت اچھل کر
کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور اب تم بتاؤ گے کہ وہ ایکریمین
عورت جس نے کانوں میں چمکدار تھالیاں سی بندوں کے طور پر پہنی
ہوئی تھیں اور جو کل رات تمہارے مارشل کلب میں ایک مقامی
نوجوان کے ساتھ موجود تھی اور تم نے انہیں سپیشل روم دیا تھا وہ
عورت اب کہاں ہے"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر۔ یہ تم کس پاگل کو لے آئے ہو اپنے ساتھ"۔ مارشل
نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو بجلی کی
سی تیزی سے گھوما اور لحیم شحیم اور سانڈ کی طرح پلا ہوا مارشل چیختا ہوا

سائیڈ پر جا گرا اور کمرہ چٹاخ کی زوردار آواز سے گونج اٹھا تھا۔ نیچے
گرتے ہی مارشل بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔ اس کے انداز میں واقعی
بے پناہ پھرتی تھی لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چیختا ہوا الٹ کر
میز پر جا گرا۔ عمران کا دوسرا بازو پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما تھا
اور اس بار چٹاخ کی زوردار آواز سے کمرہ ایک بار پھر گونج اٹھا تھا۔
نیچے گرتے ہی مارشل نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران کی
کھڑی ہتھیلی مخصوص انداز میں اس کی گردن کی سائیڈ پر پڑی اور
مارشل کا جسم اس طرح ہلنے لگا جیسے اس کے جسم میں سے لاکھوں
وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ گزر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح
الٹ کر نیچے قالین پر جا گرا۔

" ٹائیگر۔ اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو"...... عمران نے واپس
مڑتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی تھی۔
ٹائیگر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے فرش پر ڈھیر کی صورت میں
پڑے ہوئے مارشل کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹ کر صوفے کے قریب
لے آیا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر صوفے پر ڈال دیا۔
عمران نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر ایک بار پھر مخصوص انداز
میں ضرب لگائی اور مارشل کا جسم پارے کی طرح تڑپا لیکن اسی لمحے
عمران کا بازو گھوما اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ مارشل کے حلق
سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے ایک ہی
ضرب سے اس کے دائیں کاندھے کی ہڈی توڑ دی تھی۔ ابھی مارشل

کی چیخ مکمل نہ ہوئی تھی کہ عمران نے دوسرا وار اس کے با
کاندھے پر کر دیا اور ایک بار پھر کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس
دوسرے کاندھے کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور اس کے دونوں بازو
جان ہو کر لٹک سے گئے۔ مارشل کا چہرہ بے پناہ تکلیف کی شد
سے بگڑ گیا تھا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون مسلسل نکل رہا
اور کافی سارے دانت نکل کر گر چکے تھے۔ دونوں گال پھٹ گئے
پھر اس سے پہلے کہ مارشل سنبھلتا عمران تھوڑا سا پیچھے ہٹا اور اس
ساتھ ہی اس کی لات حرکت میں آئی اور مارشل کی پنڈلی کی ہڈ
ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ہی مارشل کی گردن ڈھلک گئی۔ عمران
اچھل کر دوسری پنڈلی پر وار کیا اور دوسری پنڈلی کی ہڈی بھی ٹو
گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کے سر کے بال پکڑ
اس کا سر سیدھا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور ایک با
پھر کمرہ چٹاخ کی زور دار آواز سے گونج اٹھا۔ دوسرا تھپڑ کھاتے ہی
مارشل کے حلق سے انتہائی زوردار چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ مسلسل چیخ
رہا تھا جیسے چیخوں سے بھرا ہوا کوئی ٹیپ چل پڑا ہو۔

"بولو۔ کہاں ہے وہ عورت"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مار دو۔ مجھے مار دو۔ مار دو مجھے"...... مارشل کے منہ سے بے
اختیار نکلا اور عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار
خنجر نکال لیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مارشل سنبھلتا عمران نے انتہائی
بے دردی سے خنجر کا وار کیا اور مارشل کا ایک نتھنا کٹ گیا۔ مارشل

نے چیخنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے دوسرا نتھنا بھی کاٹ
کر خنجر ایک طرف پھینک دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی مڑی ہوئی
انگلی کا ہک مارشل کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پوری قوت سے
پڑا تو مارشل کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں اس طرح پھیلتی چلی گئیں کہ
جیسے ربڑ کی بنی ہوئی ہوں۔ اس کے چہرے کے اعصاب اس طرح
لرز رہے تھے جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔ عمران نے
دوسرا وار کر دیا اور مارشل کے چہرے پر یکلخت پتھریلی سختی سی ابھر
آئی۔ غیر فطری سی سختی۔ اس کی آنکھیں غیر فطری انداز میں پھٹی ہوئی
دکھائی دے رہی تھیں۔

"اب بتاؤ وہ عورت کہاں ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مارڈی ہمندر میں ہے۔ وہ کافرستان جا رہی ہے"۔
مارشل کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے۔ اس کے بولنے کا انداز
ایسے تھا جیسے الفاظ خود بخود اس کے منہ سے نکل رہے ہوں۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کون ہے مارڈی اور تم نے اس کی کیا مدد
کی ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارڈی ایکریمیا کے والٹر گروپ کی ٹپ لے کر میرے پاس آئی
تھی۔ اس نے یہاں سے کسی سائنس دان کو اغوا کر کے کافرستان
پہنچانا تھا۔ میں نے اسے دو کوٹھیاں دیں اور اپنے کلب کی دو کاریں
بھی دیں اور مطلوبہ اسلحہ وغیرہ بھی دیا۔ میں نے اس کے ٹرینڈ

لانچوں اور ایک چھوٹے جہاز کا بندوبست بھی کر دیا اور میں کوسٹ گارڈ کو بھاری رقم دے کر ان لانچوں اور جہاز کو چیکنگ فری کرا دیا۔ میں نے کافرستان کے ایک مخصوص گروپ راتما کو کیا۔ پھر کل رات مارڈی ایک مقامی نوجوان کو ساتھ لے کر کل آئی۔ اس نے بتایا کہ یہ نوجوان اس سائنس دان کا بھانجا ہے۔ عیاش فطرت نوجوان تھا۔ میں نے ان کے لئے علیحدہ کمرے بندوبست کیا اور پھر صبح کو وہ مجھ سے کار لے کر واپس چلے گئے۔ مجھے اطلاع ملی کہ مارڈی کا آدمی بے ہوش سائنس دان کو ساتھ کر ساحل سمندر پہنچا ہے۔ پھر اطلاع ملی کہ مارڈی بھی نئے میک ا میں دوسری لانچ پر پہنچی ہے۔ پھر اطلاع ملی کہ یہ سب سمندر کھڑے اس جہاز پر سوار ہو گئے ہیں اور جہاز کافرستان روانہ ہو گیا۔ اور پھر تم آ گئے"۔ مارشل نے رک رک کر پوری تفصیل بتا ہوئے کہا۔

"جہاز کے بارے میں تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یہ کافرستان کے راتما گروپ کا جہاز ہے۔ اس کا نام وائٹ فلا ہے اور یہ جہاز کافرستان کے ایک ویران گھاٹ راجوڑی پہنچے گا" مارشل نے جواب دیا۔

"راتما گروپ کا انچارج کون ہے اور ان کا مین اڈا کہاں ہے" عمران نے پوچھا۔

"راتما ان کا انچارج ہے اور کافرستان کے ساحل پر ریڈ لائن کلب

ان کا مین اڈا ہے۔ راتما کافرستان کا سب سے بڑا بحری اسمگلر ہے"...... مارشل نے جواب دیا۔

"جہاز کتنی دیر بعد راجوڑی پہنچے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"چھ گھنٹوں میں"...... مارشل نے جواب دیا۔

"کیا وہ سائنس دان اس جہاز میں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... مارشل نے جواب دیا۔

"اسے گولی مار دو ٹائیگر"...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے بجلی کی سی تیزی سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے مارشل کے سینے پر گولیوں کی بارش سی ہو گئی۔

"آؤ جلدی کرو۔ ہمیں اب فوری طور پر کافرستان پہنچنا ہو گا۔ سیدھے ایئر پورٹ چلو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے جولیا اور آخر میں ٹائیگر باہر آ گیا۔

"مارشل نے کہا ہے کہ اسے دو گھنٹوں تک ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔ ٹائیگر نے دروازہ بند کرتے ہوئے باہر موجود مسلح دربان سے کہا۔

"یس سر"...... دربان نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس گلی سے نکل کر سڑک پر

آگئے۔ عمران نے کار میں بیٹھ کر کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی ایئرپورٹ کی طرف بڑھنے لگ

"چیف کو اطلاع کر دو"...... جولیا نے کہا۔

"اس کا وقت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا خاموش گئی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایئرپورٹ کے اس حصے میں پہنچ کر رک گ جہاں چارٹرڈ طیاروں کا سیکشن تھا۔

"میں بندوبست کرتا ہوں۔ تم آجاؤ"...... عمران نے نیچے اتر ک عمارت کی طرف ایک لحاظ سے دوڑتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد و چارٹرڈ طیاروں کے سیکشن انچارج کے آفس میں داخل ہو رہا تھا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ"...... وہاں موجود انچارج عمران کے اندر داخل ہوتے ہی بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"رضا صاحب آپ اور یہاں"...... عمران نے حیران ہو کر کہا کیونکہ رضا ایئرپورٹ کا جنرل مینجر تھا۔

"میں گزشتہ ماہ ریٹائر ہو گیا تھا اور اب یہاں کا ٹھیکہ میں نے لے لیا ہے"...... رضا نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ پھر تو مسئلہ حل ہو گیا ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ کافی دقت پیش آئے گی۔ پاکیشیا کے ایک بڑے ایٹمی سائنس دان کو غیر ملکی ایجنٹ اغوا کر کے سمندری جہاز کے ذریعے کافرستان لے جا رہے ہیں اور اگر وہ ایک بار وہاں پہنچ کر کسی گروپ کے ہاتھ لگ گئے تو پھر ہم انہیں برآمد نہ کر سکیں گے اس لئے ہم نے فوری طور پر چارٹرڈ

طیارے کے ذریعے کافرستان پہنچنا ہے۔ کاغذات لانے اور دیگر کوائف حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے۔ تم سپیشل کارڈز جاری کر دو اور ایک طیارہ تیار کروا دو۔ فوراً۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے"۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کتنے آدمی جائیں گے"...... رضا نے پوچھا۔

"تین۔ جلدی کرو۔ ایک ایک لمحہ ملک کے لئے قیمتی ہے"۔ عمران نے کہا تو رضا میز کی سائیڈ سے نکل کر دوڑتا ہوا ایک دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی واپسی دس منٹ بعد ہوئی تھی۔

"یہ لیجئے تین کارڈز اور ایئرپورٹ پر چلیئے۔ طیارہ پانچ منٹ بعد پرواز کر جائے گا"...... رضا نے کارڈز عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کارڈز لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جولیا اور ٹائیگر کو ساتھ لے کر وہ اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے چارٹرڈ طیارے کے مسافر طیارے میں سوار ہوتے تھے اور پھر واقعی دس منٹ بعد ان کا طیارہ فضا میں اڑتا ہوا کافرستان کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"میں چیف کو رپورٹ دے دوں"...... عمران نے کہا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے چھوٹے سائز لیکن جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ وہی ٹرانسمیٹر تھا جو اس کی کار کے ڈیش بورڈ میں موجود رہتا تھا۔ عمران نے راستے میں اسے استعمال کرنے کے لئے

اٹھا کر جیب میں رکھ لیا تھا۔ ویسے تو چارٹرڈ طیارے میں بھی فون
سہولت موجود تھی لیکن ظاہر ہے وہ طیارے کے عملے کے سامنے چیف
کا نمبر ڈائل نہیں کر سکتا تھا اور نہ ان کے سامنے اپنی شناخت کر
چاہتا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن
دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار
کال دیتے ہوئے کہا۔

" چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی
مخصوص آواز سنائی دی۔

" چیف میں چارٹرڈ طیارے پر جولیا اور ٹائیگر سمیت کافرستان جا
رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارشل
کے ساتھ ہونے والی کارروائی اور اس سے ملنے والی معلومات بھی
دوہرا دیں۔

" میں ناٹران کو حکم دے دیتا ہوں۔ وہ تم سے تعاون کرے گا۔
تم دس منٹ بعد اسے کال کر لینا۔ مجھے ڈاکٹر ہاشم ہر صورت میں
زندہ واپس چاہئے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے سرد لہجے
میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر
آف کر دیا۔ پھر اس نے دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر
فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے
بعد اس نے اسے آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

" یس۔ ناٹران اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ناٹران کی
آواز سنائی دی۔

" تمہیں چیف کے احکامات مل گئے ہوں گے۔ اوور"...... عمران
نے کہا۔

" یس۔ مل گئے ہیں عمران صاحب۔ ویسے آپ کو ایسے احکامات
دلوانے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم تو آپ کو بھی اپنا چیف سمجھتے ہیں۔
اوور"...... دوسری طرف سے ناٹران نے شوخ لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو چیف سے احکامات دلوانے پڑتے ہیں مجھے کہ کام ختم
ہونے کے بعد تم نے ایک لمبا چوڑا بل بنا کر میرے سامنے رکھ دینا
ہے اور میری حالت اس چیل جیسی ہے جس کے گھونسلے میں گوشت
رہ ہی نہیں سکتا۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چیل تو ہوتی ہے گھونسلے میں۔ ہمارے لئے وہی کافی ہے۔
اوور"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور عمران بھی اس کے
اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" یہ فیصلہ بعد میں کرتے رہیں گے کہ گھونسلہ کون ہے اور چیل
کون۔ پہلے کام کی بات سن لو۔ کافرستان دارالحکومت میں کوئی بڑا
بحری اسمگلر گروپ ہے جسے راماتا گروپ کہا جاتا ہے اور جس کا چیف
راماتا ہے اور یہ راماتا ساحل سمندر پر ریڈ لائن کلب کا مالک ہے۔

اوور"۔ عمران نے کہا۔

"میں راتما کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں عمران صاحب۔ اوور"
دوسری طرف سے ناٹران نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ یہ تو زیادہ اچھا ہے۔ بہرحال کوئی غیر ملکی گروپ پاکیشیا
کے ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر ہاشم کو اغوا کر کے چھوٹے بحری جہاز جسے
وائٹ فلاور کہا جاتا ہے، کے ذریعے کافرستان پہنچ رہا ہے۔ یہ جہاز بھی
راتما گروپ کی ملکیت ہے اور اس ڈاکٹر ہاشم کو کافرستان میں راتما
گروپ ہی ڈیل کرے گا۔ یہ جہاز کافرستان کے ویران گھاٹ راجوڑی
جا کر رکے گا اور ہم نے ڈاکٹر ہاشم کو نہ صرف زندہ برآمد کرنا ہے بلکہ
اس اغوا کرنے والے گروپ کو بھی زندہ اپنی تحویل میں لینا ہے۔
اوور"...... عمران نے کہا۔

"کب یہ جہاز پہنچ رہا ہے۔ اوور"...... ناٹران نے پوچھا۔

"میرے خیال میں دو تین گھنٹوں میں پہنچ جائے گا اور ہم بھی اس
وقت چارٹرڈ طیارے میں موجود ہیں۔ ہم نصف گھنٹے بعد کافرستان پہنچ
رہے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ کے آنے پر انتظامات کرنے ہیں یا پہلے۔ اوور"۔ ناٹران
نے پوچھا۔

"فی الحال تم معلومات حاصل کرو گے کیونکہ اگر ان لوگوں تک
معمولی سی اطلاع بھی پہنچ گئی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہاشم کو کسی
بھی جزیرے پر ڈراپ کر کے وہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے کہیں اور

پہنچا دیں۔ اس لئے ہم نے جو کارروائی کرنی ہے اس وقت کرنی ہے
جب ڈاکٹر ہاشم یقینی طور پر ہاتھ میں آسکیں۔ اوور"...... عمران نے
کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں فیصل جان
کو ایئرپورٹ بھجوا دوں گا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے
چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

مارڈی جہاز کے کیپٹن کے آفس میں داخل ہوئی تو ادھیڑ عمر کیپٹن اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ بیٹھیں۔ آپ کا نام مہاشیر ہے"...... مارڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی میڈم۔ میرا نام کیپٹن مہاشیر ہے"...... ادھیڑ عمر کیپٹن نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تو کیپٹن مہاشیر یہ جہاز راتما گروپ کی ملکیت ہے یا کسی اور کی"...... مارڈی نے کہا۔

"راتما گروپ کا یہ خصوصی جہاز ہے میڈم۔ اسے کہیں بھی کسی صورت چیک نہیں کیا جا سکتا۔ چیف راتما کے ہاتھ بڑے لمبے ہیں"۔ کیپٹن مہاشیر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم کتنی دیر تک ساحل پر پہنچ جائیں گے"...... مارڈی نے کہا۔

"ایک گھنٹے کا سفر باقی رہ گیا ہے"...... کیپٹن مہاشیر نے جواب دیا۔

"کیا راتما سے بات ہو سکتی ہے"...... مارڈی نے کہا۔

"چیف سے تو براہ راست بات نہیں ہو سکتی البتہ چیف کا ایک خاص آدمی ماسٹر ٹنڈن ہے اس سے بات ہو سکتی ہے اور یہ تمام انتظامات بھی ماسٹر ٹنڈن نے ہی کئے ہیں"...... کیپٹن مہاشیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اس سے بات کرا دو"...... مارڈی نے کہا تو کیپٹن مہاشیر نے میز پر پڑے ہوئے سیٹلائٹ فون پیس کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا کیونکہ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز مارڈی کو بھی سنائی دینے لگی تھی۔

"ٹنڈن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ کیپٹن مہاشیر نے شاید اس کا براہ راست نمبر ڈائل کیا تھا۔

"کیپٹن مہاشیر بول رہا ہوں وائٹ فلاور سے سر۔ میڈم مارڈی آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"...... کیپٹن مہاشیر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کراؤ بات"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مارڈی بول رہی ہوں ماسٹر ٹنڈن۔ کیا تمام انتظامات

فول پروف انداز میں ہو چکے ہیں یا نہیں"...... مارڈی نے کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ ہمارا گروپ انتظامات نہیں کر سکتا"...... دوسری طرف سے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ یہ بات نہیں ہے ماسٹر ٹنڈن۔ اصل بات اور ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں پروگرام میں تبدیلی لے آؤں لیکن اس تبدیل شدہ پروگرام کو کسی صورت بھی اوپن نہ ہونے دیا جائے۔ آپ وہاں ویسے ہی انتظامات کریں گے جیسے آپ نے کرنے ہیں۔ آپ کے کسی آدمی کو ڈاکٹر ہاشم کے میک اپ میں بے ہوش کر کے جہاز سے اتارا جائے گا اور باقاعدہ اسی طرح اسے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا بھجوایا جائے گا جس طرح ڈاکٹر ہاشم کو بھجوایا جانا ہے لیکن اصل ڈاکٹر ہاشم کو کسی جزیرے پر ڈراپ کیا جائے گا اور میں بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہیں ڈراپ ہو جاؤں گی۔ آپ نے وہاں ایک بڑا لیکن تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھیجنا ہے جو ہمیں وہاں سے پک کر کے سیدھا ایئرپورٹ پہنچائے گا جہاں ایک چارٹرڈ طیارہ ایکریمیا کے لئے پہلے سے موجود ہو گا اور وہاں ایسے انتظامات کئے جائیں گے کہ کوئی بے ہوش ڈاکٹر ہاشم کو دیکھ نہ سکے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی رکاوٹ پیش آئے۔ ڈاکٹر ہاشم کے چہرے پر ایکریمین میک اپ کر دیا جائے گا۔ اس طرح جب تک یہ جہاز ساحل پر پہنچے گا ہم چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا کے لئے روانہ بھی ہو چکے ہوں گے اور یہ تمام انتظامات آپ نے انتہائی فول پروف انداز میں کرنے ہیں"...... مارڈی نے کہا تو اس کے سامنے بیٹھے ہوئے کیپٹن مہاشیر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کے چیف نے چونکہ پہلے ہی کہا ہوا ہے کہ آپ جیسے حکم دیں ویسے ہی کیا جائے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ جیسے آپ کہہ رہی ہیں ویسے ہی ہو گا۔ آپ رسیور کیپٹن مہاشیر کو دیں تاکہ میں اسے ہدایات دے سکوں"...... دوسری طرف سے ماسٹر ٹنڈن نے کہا تو مارڈی نے رسیور واپس کیپٹن مہاشیر کی طرف بڑھا دیا اور ماسٹر ٹنڈن نے اسے ہدایات دینا شروع کر دیں۔

"یس ماسٹر۔ آپ کے احکامات کی لفظ بلفظ تعمیل ہو گی"۔ کیپٹن مہاشیر نے کہا۔

"کس جزیرے پر ڈراپ کرو گے تم انہیں"...... ماسٹر ٹنڈن نے پوچھا۔

"راجوڑی پر جناب۔ وہاں ہمارا اپنا سیٹ اپ بھی ہے"۔ کیپٹن مہاشیر نے کہا۔

"کتنی دیر میں جہاز وہاں پہنچ جائے گا"...... ماسٹر ٹنڈن نے پوچھا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن آن تھا اس لئے مارڈی بھی ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت بخوبی سن رہی تھی۔

"آدھے گھنٹے بعد جناب"...... کیپٹن مہاشیر نے جواب دیا۔

"او کے۔ وہاں آدھے گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر پہنچ جائے گا اور وہاں کے

انچارج مہاتما کو احکامات بھی دے دیئے جائیں گے۔ رسیور مارڈی کو دو"...... ماسٹر ٹنڈن نے کہا تو کیپٹن مہاشیر نے ایک بار پھر مارڈی کی طرف بڑھا دیا۔

" یس۔ مارڈی بول رہی ہوں"...... مارڈی نے کہا۔

" میڈم آپ بے فکر رہیں۔ تمام انتظامات بالکل ویسے ہی ہو گے جیسے آپ نے کہے ہیں۔ آپ کو راجوڑی جزیرے سے ہیلی کا پک کر کے ایئرپورٹ پہنچا دے گا۔ وہاں تیز رفتار چارٹرڈ طیارہ تیا گا اور کوئی بھی پوچھ گچھ نہیں ہو گی۔ البتہ کاغذات کے سلسلے ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ ولنگٹن تک آپ کو پہنچانا ہمار ذمہ داری ہو گی"...... ماسٹر ٹنڈن نے کہا۔

" آگے سب کچھ ہم خود کر لیں گے لیکن یہ بات سن لیں کہ آپ نے اپنے پہلے انتظامات میں کوئی کمی نہیں آنے دینی۔ بالکل اسی اندا میں کرنے ہیں جیسے پہلے سے طے شدہ تھے"...... مارڈی نے کہا۔

" میں سمجھتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ویسے ہی ہوں گے دوسرے روز تابوت بھی ایکریمیا بھجوا دیا جائے گا جس میں بے آدمی موجود ہو گا"...... ماسٹر ٹنڈن نے کہا۔

" آپ کیپٹن مہاشیر کو کہہ دیں کہ وہ اپنا ایک آدمی جو مہاشیر کے قدوقامت کا ہو مجھے دے دے تاکہ میں اس پر ڈاکٹر ہاشم میک اپ کر کے اسے بے ہوش کرا کر ڈاکٹر ہاشم کی جگہ دلوا دوں" مارڈی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ رسیور کیپٹن مہاشیر کو دیں"...... ماسٹر ٹنڈن نے کہا تو مارڈی نے ایک بار پھر رسیور کیپٹن مہاشیر کی طرف بڑھا دیا تو ماسٹر ٹنڈن نے پہلے اس سے ڈاکٹر ہاشم کے قدوقامت کے بارے میں تفصیل پوچھی اور پھر اسے ہدایات دینا شروع کر دیں۔

" ٹھیک ہے جناب۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... کیپٹن مہاشیر نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

" کیا آپ کو پہلے انتظامات میں کوئی گڑبڑ محسوس ہو رہی ہے کہ آپ نے اچانک یہ تبدیلی کی ہے"...... کیپٹن مہاشیر نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ یہ میری فطرت ہے اور اسی میں میری کامیابی کا راز ہے"...... مارڈی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن مہاشیر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آیئے تاکہ انتظامات کئے جا سکیں"...... کیپٹن مہاشیر نے اٹھتے ہوئے کہا تو مارڈی بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران، جولیا اور ٹائیگر سمیت ناٹران کے آفس میں موجود تھا۔ ا
ابھی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان پہنچے تھے اور ایئرپورٹ ے
فیصل جان نے انہیں پک کیا تھا۔ فیصل جان انہیں یہاں پہنچا ک
خود کہیں چلا گیا تھا جبکہ ناٹران بھی وہاں موجود نہ تھا اور اب وہ وہا
بیٹھے ناٹران کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے۔

"ہمیں اس سمندری جہاز پر ریڈ کر دینا چاہئے"....... جولیا نے
کہا۔

"ایسی صورت میں ڈاکٹر ہاشم کو ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے اور میں
ایسا رسک نہیں لے سکتا"....... عمران نے جواب دیا۔

"اگر انہوں نے ڈاکٹر ہاشم کو ہلاک کرنا ہوتا تو یہ کام وہ پاکیشیا
میں ہی کر سکتے تھے"....... جولیا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ وہ ڈاکٹر ہاشم کو اس لئے اغوا کر رہے

ہیں کہ ان سے ایٹمی تنصیبات کے ایریا میں حفاظتی انتظامات کے
سلسلے میں تفصیلی معلومات حاصل کر سکیں لیکن اگر وہ اسے ہلاک کر
دیں تب بھی پاکیشیا کو انتہائی نقصان پہنچے گا اس لئے رسک بہرحال
نہیں لیا جا سکتا"....... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر
ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ناٹران اندر داخل ہوا۔ اس نے
بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر سامنے موجود کرسی پر بیٹھ
گیا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے پورا سیٹ اپ معلوم کر لیا ہے۔ راتما
خود اس کام میں ملوث نہیں ہے۔ یہ سارا کام راتما کا نمبر ٹو ماسٹر ٹنڈن
کر رہا ہے۔ وائٹ فلاور جہاز دو گھنٹے بعد راجوڑی ساحل پر پہنچے گا
جہاں راتما گروپ کے دس افراد پہلے سے موجود ہوں گے۔ ایک
تابوت بھی موجود ہو گا۔ ڈاکٹر ہاشم کو اس تابوت میں منتقل کیا
جائے گا اور پھر تابوت لے کر وہ رام سوامی کالونی کی ایک کوٹھی میں
پہنچیں گے اور کل صبح سویرے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہ
تابوت ایکریمیا بھجوا دیا جائے گا"....... ناٹران نے کہا۔

"کیا وہ مارڈی بھی اس کے ساتھ ہی جائے گی"....... عمران نے
کہا۔

"ظاہر ہے عمران صاحب"....... ناٹران نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کل کا وقت کیوں رکھا گیا ہے۔ چارٹرڈ طیارہ تو آج بھی

جاسکتا ہے"....... عمران نے کہا۔
" ہو سکتا ہے کہ وہ اس طرح معاملات کو چیک کرنا چاہتے ہوں یا وہ کسی طرح کا اطمینان کرنا چاہتے ہوں"....... ناٹران نے کہا۔
" تو اب تم نے کیا انتظامات کئے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔
" دونوں کام ہو سکتے ہیں۔ ساحل سمندر پر بھی ریڈ کیا جا سکتا ہے اور رام سوامی کالونی کی کوٹھی پر بھی"....... ناٹران نے کہا۔
" ہم ساحل پر ہی چھاپہ ماریں گے۔ میں ڈاکٹر ہاشم کو مزید ان کی تحویل میں نہیں چھوڑ سکتا"....... عمران نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ میں انتظامات کرتا ہوں"....... ناٹران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب دو کاروں میں سوار ہو کر ساحل پر پہنچ گئے۔ انہوں نے کاریں وہاں پارکنگ میں چھوڑیں اور پھر پیدل ہی راجوڑی گھاٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ یہ انتہائی ویران ساحل تھا اور یہاں ریت کے اونچے نیچے ٹیلے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ ناٹران ان کی رہنمائی کر رہا تھا جبکہ ناٹران کے چار ساتھی ان کے پیچھے آ رہے تھے۔ پھر اچانک ایک ٹیلے کے پیچھے پہنچ کر ناٹران رک گیا۔
" عمران صاحب۔ وہ سامنے راجوڑی گھاٹ ہے"....... ناٹران نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" یہ لوگ کس راستے سے آئیں گے اور کس طرح سے ڈاکٹر ہاشم کو لے کر جایا جائے گا"....... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ادھر سے"....... ناٹران نے ایک طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت وہیں اس ٹیلے کے پیچھے رہنے کا پلان بنایا جبکہ ناٹران اور اس کے ساتھیوں کو دونوں سائیڈوں پر موجود ٹیلوں کی اوٹ میں رکنے کا کہا گیا اور پھر عمران کی ہدایات کے مطابق سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پہنچ گئے۔
" جب تک ہم فائر نہ کھولیں کسی نے فائر نہیں کھولنا"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ناٹران کے ساتھیوں کے پاس اسلحے کے تھیلے موجود تھے۔ انہوں نے دور بین اور دور مار مشین گنیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو دے دیں اور خود وہ وہاں سے چلے گئے۔ عمران ٹیلے کی سائیڈ پر لیٹ گیا اور اس نے دور بین آنکھوں سے لگا لی جبکہ جولیا اور ٹائیگر مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑے ٹیلے کی اوٹ میں بیٹھے رہے۔ تھوڑی دیر بعد جھینگر کی آواز اس سمت سے سنائی دی جس سمت سے ناٹران نے راتما گروپ کے آدمیوں کے آنے کا بتایا تھا تو عمران سمجھ گیا کہ راتما گروپ کے آدمی آ رہے ہیں۔ اس نے دور بین کا رخ ادھر کیا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے ایک بڑی سٹیشن ویگن اور ایک ایمبولینس آتی دکھائی دی اور پھر وہ راجوڑی گھاٹ کے سامنے آ کر رک گئی۔ سٹیشن ویگن سے چار مسلح افراد نیچے اتر کر کھڑے ہو گئے۔ وہ بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد عمران نے دور بین کی مدد سے دور سمندر پر ایک چھوٹے سے دھبے کو مارک کر لیا اور وہ سمجھ گیا کہ یہی وائٹ

فلاور جہاز ہے جس پر ڈاکٹر ہاشم کو لایا جا رہا ہے۔ آہستہ آہستہ دھبہ بڑا ہوتا چلا گیا۔ وہ واقعی ایک چھوٹا سا لیکن تیز رفتار جہاز تھا عمران خاموش پڑا ہوا اس جہاز کو راجوڑی گھاٹ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ راتما کے آدمی جہاز کو دیکھ کر اور زیادہ محتاط ا چوکنا ہو گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جہاز ساحل سے کچھ دور رک گیا ا پھر ایک بڑی لانچ نیچے اتاری گئی۔ پھر اس لانچ پر چار ایکریمین م اور ایک ایکریمی عورت جہاز سے اتر کر پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک نے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی کو لادا ہوا تھا۔ عمران نے دور بیں کی مدد سے اس بے ہوش آدمی کا چہرہ اس وقت دیکھ لیا تھا جب لانچ کے فرش پر لٹایا جا رہا تھا اور اس کے دل میں اطمینان کی دوڑ گئی تھی کیونکہ یہ ڈاکٹر ہاشم تھا۔ اس نے ڈاکٹر ہاشم کو کئی مختلف اوقات میں دیکھا ہوا تھا اس لئے وہ اسے پہچانتا تھا۔ لانچ تیزی سے گھاٹ کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔ اسی لمحے ایمبو میں سے ایک تابوت باہر نکالا گیا اور پھر جیسے ہی لانچ ساحل پر دو آدمی تابوت اٹھائے لانچ پر پہنچ گئے اور بے ہوش ڈاکٹر ہاشم کو تابوت میں منتقل کر دیا گیا۔ اس کے بعد تابوت اٹھایا گیا اور ا لانچ سے باہر ساحل پر لا کر ایمبولینس میں رکھ دیا گیا۔ اس دو راتما گروپ کے آدمی اور چاروں مرد اور ایک عورت بڑے چو انداز میں ادھر ادھر دیکھتے رہے۔

"جیسے ہی ایمبولینس کا دروازہ بند کیا جائے گا میں فائر کھول دوں

گا۔ کسی کو زندہ بچ کر نہیں جانا چاہئے"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ جہاز اب واپس سمندر میں جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی تابوت کو ایمبولینس میں رکھ کر اس کا دروازہ بند کیا گیا عمران نے فائر کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا اور ٹائیگر نے بھی فائر کھول دیئے اور پھر دونوں اطراف سے ناٹران اور اس کے ساتھیوں نے بھی فائر کھول دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چند لمحوں میں راتما کے آدمیوں سمیت چار ایکریمین مرد اور ایک ایکریمی عورت ریت پر گر کر تڑپ رہے تھے اور پھر جب وہ سب ساکت ہو گئے تو عمران ٹیلے کی اوٹ سے نکلا اور دوڑتا ہوا ایمبولینس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی ٹیلوں کی اوٹ سے نکل کر سٹیشن ویگن اور ایمبولینس کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران نے ایمبولینس کا دروازہ کھولا اور پھر اندر موجود تابوت کو باہر کھینچ لیا۔ ٹائیگر بھی جلدی سے عمران کی مدد کو پہنچ گیا اور دوسرے لمحے تابوت کو ایمبولینس سے نکال کر نیچے رکھ دیا گیا۔ عمران نے تابوت کھولا تو اندر ڈاکٹر ہاشم موجود تھا لیکن دوسرے لمحے عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ تو میک اپ میں ہے"...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر جب اندر موجود بے ہوش آدمی کو اٹھا کر باہر ریت پر ڈالا تو اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔

"عمران صاحب۔ یہ ایکریمین بھی میک اپ میں ہیں"...... اسی

لمحے ناٹران کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا اور ا
ایکریمی عورت پر جھک گیا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ دھوکہ ہو گیا ہے
ویری بیڈ"...... عمران نے کہا۔

" لیکن پھر انہیں یہ ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... ناٹرا
نے کہا۔

" اس ماسٹر ٹنڈن کے پاس چلو ناٹران۔ ان سارے انتظامات
یقیناً اسے علم ہو گا۔ آؤ ورنہ ڈاکٹر ہاشم ہاتھ سے نکل جائے گا"۔ عمرا
نے کہا۔

" آیئے۔ ہم اس سٹیشن ویگن پر ہی چلتے ہیں۔ میرے آدمی کار
لے آئیں گے"...... ناٹران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد عمران
ٹائیگر، جولیا اور ناٹران اس سٹیشن ویگن پر سوار ہو گئے۔ ناٹرا
ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر اور ٹائیگر اور جولیا
عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ چابی چونکہ اگنیشن میں موجود تھی اس
لئے سٹیشن ویگن سٹارٹ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی تھی۔
تھوڑی دیر بعد سٹیشن ویگن انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی ساحل سمندر
کے اس حصے میں پہنچ گئی جہاں نیوی کا ہیڈ کوارٹر تھا اور وہیں سارے
ہوٹل اور کلب وغیرہ تھے۔ تھوڑی دیر بعد ناٹران نے ریڈ لائن کلب کی
دو منزلہ عمارت کے سامنے لے جا کر سٹیشن ویگن روکی اور پھر وہ سب
نیچے اتر کر مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" کہاں بیٹھتا ہے یہ ماسٹر ٹنڈن"...... عمران نے غراتے ہوئے
لہجے میں کہا۔

" میرے ساتھ آئیں۔ دوسری منزل پر اس کا آفس ہے"۔ ناٹران
نے کہا اور تیزی سے اندر داخل ہو کر وہ ہال سے گزر کر سائیڈ پر
موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن سیڑھیوں کے آغاز میں ہی
مشین گنوں سے مسلح دو آدمی موجود تھے۔

" رک جاؤ۔ اوپر جانا منع ہے"...... ایک مسلح آدمی نے کہا۔

" میرے پاس ریڈ کارڈ ہے"...... ناٹران نے کہا تو مسلح آدمی
تیزی سے پیچھے ہٹ گیا اور ناٹران آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
دوسری منزل پر پہنچ گئے تھے۔ یہاں بھی مسلح افراد موجود تھے لیکن ریڈ
کارڈ کا صرف نام سن کر ہی وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے۔ ناٹران ایک بند
دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی
ناٹران کے پیچھے تھے۔ ناٹران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔
اس کے پیچھے عمران، جولیا اور آخر میں ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ کمرے
میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا
مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

" کون ہو تم اور کیسے پہنچے ہو یہاں تک"...... اس آدمی نے
یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" کمرہ ساؤنڈ پروف ہے ٹائیگر۔ اس کا ساؤنڈ پروف بٹن آن
دو"...... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی

کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ ماسٹر ٹنڈن کچھ سمجھتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ماسٹر ٹنڈن چیختا ہوا فضا میں اٹھتا ہوا قلابازی کھا کر میز کی دوسری طرف قالین پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ عمران نے صرف ایک ہاتھ سے اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اچھال کر نیچے پھینک دیا تھا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو ناٹران کی لات حرکت میں آئی اور کمرہ ایک بار پھر چیخوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے عمران بھی واپس مڑ کر ماسٹر ٹنڈن کے قریب پہنچ گیا اور پھر عمران بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور دوسرے لمحے ماسٹر ٹنڈن اچھل کر صوفے پر جا گرا۔ عمران نے اس کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر دبایا تو تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ماسٹر ٹنڈن کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کا پہلے سے بگڑا ہوا چہرہ اور بگڑتا چلا گیا۔

"بولو۔ کہاں ہے ڈاکٹر ہاشم اور وہ مارڈی۔ بولو"....... عمران نے گردن پر موجود اپنے انگوٹھے کو مخصوص انداز میں مسلتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ ہاتھ ہٹاؤ۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ میں مر جاؤں گا"....... ماسٹر ٹنڈن نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

"سب کچھ بتا دو تو بچ جاؤ گے ورنہ نہیں"....... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ فار گاڈ سیک ہاتھ اٹھا لو"....... ماسٹر ٹنڈن کی حالت واقعی انتہائی خستہ ہو چکی تھی۔ عمران نے انگوٹھے کا دباؤ ہلکا کر

ا اور پھر ماسٹر ٹنڈن اس طرح بولنے لگ گیا جیسے ٹیپ ریکارڈر چل تا ہے اور اس نے راستے میں مارڈی کے فون آنے اور اس سے نے والی بات چیت اور تمام انتظامات کے بارے میں تفصیلات ادیں۔

"چارٹرڈ طیارہ روانہ ہو چکا ہے یا نہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اسے روانہ ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا ہے"....... ماسٹر ٹنڈن نے جواب دیا۔

"وہ یہاں سے روانہ ہو کر سب سے پہلے کہاں جائے گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"قاہرہ رکے گا۔ وہاں سے فیول لینا ہے اس نے"....... ماسٹر ٹنڈن نے جواب دیا۔

"اس کا نمبر اور کمپنی کا نام"....... عمران نے پوچھا تو ماسٹر ٹنڈن نے تفصیل بتا دی۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے ماسٹر ٹنڈن کی کھوپڑی پرزوں میں تبدیل ہو گئی۔

"آؤ۔ ہم نے فوراً ایئر پورٹ پہنچنا ہے۔ جلدی کرو۔ جو بھی راستے میں نظر آئے اڑا دو"....... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر واقعی باہر قتل عام شروع ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر جارحانہ انداز میں فائرنگ کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے جیسے ان کی زندگی کا مقصد ہی بے گناہ انسانوں کو مارنا ہو۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اسی سٹیشن ویگن میں سوار

ہو کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ ایئر پورٹ سے بغیر کاغذات کے ہمیں
نہیں ملے گا اور پھر ہم اس طیارے سے پہلے قاہرہ نہیں پہنچ سکے
ناٹران نے کہا۔

"ہاں۔ تم سٹیشن ویگن کسی جگہ روک دو۔ ہم ٹیکسیوں
تمہارے ہیڈ کوارٹر جائیں گے"...... عمران نے کہا تو ناٹران
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ چکے تھے
عمران نے وہاں پہنچتے ہی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر
کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز
دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ کافرستان سے"...... عمران
مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل
رپورٹ دے دی۔

"چارٹرڈ طیارے کی کیا تفصیل ہے اور وہ کب تک قاہرہ
گا"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"ایک گھنٹے بعد پہنچے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس
طیارے کے بارے میں ماسٹر ٹنڈن سے معلوم کی گئیں
تفصیلات بتا دیں۔

"ٹھیک ہے۔ میں قاہرہ کے اعلیٰ حکام کے ذریعے ڈاکٹر ہاشم

کور کرا لوں گا اور ان لوگوں کو بھی۔ تم واپس آ جاؤ"...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

پنے چار ساتھیوں سمیت بڑے اطمینان بھرے انداز میں
طیارے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کی پہلی منزل قاہرہ تھی لیکن
وہاں سے صرف فیول لیا جانا تھا اور پھر آگے بڑھ جانا تھا اس لئے و
مطمئن تھی۔ اس نے چیف سے فون پر تمام بات چیت کر لی تھی او
چیف نے اسے تسلی دی تھی کہ وہ اب بے فکر ہو جائے۔ ایکریمی
میں اس طیارے کو کنٹرول میں لے کر ڈاکٹر ہاشم کو خفیہ پوائنٹ پر
پہنچا دیا جائے گا اور ویسے بھی اب چونکہ ہر قسم کے خطرات سے وہ باہر
آچکے تھے اس لئے مارڈی اطمینان بھرے انداز میں بیٹھی شراب کی
چسکیاں لینے میں مصروف تھی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد طیارے کے
پائلٹ نے قاہرہ ایئرپورٹ پر طیارے کے لینڈ کرنے کا اعلان کر دیا
اور تھوڑی دیر بعد طیارہ نہ صرف ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا بلکہ ایک دور
افتادہ کونے میں جا کر رک گیا۔ چونکہ یہ بات پہلے سے طے شدہ تھی

کہ یہاں سے صرف فیول لیا جائے گا اس لئے وہ سب اطمینان سے
بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد اچانک مارڈی بے اختیار
اچھل پڑی۔ وہ تیز تیز سانس لے رہی تھی۔

"بو۔ گیس کی بو"...... مارڈی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ
مزید کچھ کہتی یا کرتی اس کا ذہن اچانک کسی تیز رفتار لٹو کی طرح
گھومنے لگ گیا۔ اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی بے حد
کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن تاریکی میں جیسے ڈوبتا چلا گیا۔
پھر اچانک یہ تاریکی روشنی میں تبدیل ہونا شروع ہو گئی اور مارڈی
نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں وہ بے اختیار اٹھنے ہی لگی تھی کہ اس کے
ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ
وہ طیارے کی بجائے کسی ہال نما کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی
تھی اور اس کے جسم کے گرد راڈز موجود تھے۔ اس نے گردن گھمائی تو
اس کے ساتھی بھی راڈز میں جکڑے ہوئے اس کے ساتھ ہی کرسیوں
پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ سب ہی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر
رہے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ اچانک کیا ہو گیا"...... مارڈی
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی ہال
کمرے کا دروازہ کھلا اور دروازے میں سے یکے بعد دیگرے دو
دیوقامت حبشی اندر داخل ہوئے۔ وہ جسمانی لحاظ سے واقعی دیو نظر آ
رہے تھے۔ ان دونوں نے خاکی رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور

ان دونوں کی سائیڈوں میں ہولسٹر لٹک رہے تھے جن میں بھار
ریوالوروں کے دستے نظر آ رہے تھے۔
"تم۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں"...... مارڈی نے حیر
بھرے لہجے میں کہا۔
"تم پاکیشیا میں ہو اور یہ رانا ہاؤس ہے"...... ایک دیوہیکا
حبشی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پپ۔ پپ۔ پاکیشیا میں۔ مم۔ مگر میں تو طیارے میں تھی ا
طیارہ قاہرہ ایئرپورٹ پر تھا۔ پھر میں کیسے پاکیشیا پہنچ گئی"۔ مارڈ
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اس کا جواب ماسٹر ہی دے سکتا ہے"...... اس حبشی نے جوا
دیا۔
"کون ماسٹر"...... ارڈی نے چونک کر کہا۔
"ماسٹر کا نام علی عمران ہے"...... حبشی نے جواب دیا تو مارڈ
کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے بم مار دیا ہو۔
"علی عمران۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"...... مارڈی نے رک رک
ایسے لہجے میں کہا جیسے الفاظ اس کی خواہش کے باوجود اس کے م
سے زبردستی باہر نکلتے چلے آ رہے ہوں۔ پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک
بار پھر کھلا اور مارڈی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور ا
کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے کیونکہ دروازے سے
اندر داخل ہونے والا واقعی علی عمران تھا۔ مارڈی اسے پہچانتی تھی

ں نے فائل میں اس کی فوٹو دیکھی ہوئی تھی۔ عمران مسکراتا ہوا
گے بڑھا اور مارڈی کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔
"جوانا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی اس ایکریمین حبشی
ے مخاطب ہو کر کہا جس سے مارڈی بات چیت کرتی رہی تھی۔
"یس ماسٹر"...... جوانا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"مارڈی کے ساتھیوں کو تم نے خواہ مخواہ کرسیوں میں جکڑ رکھا
ہے۔ یہ ہمارے لئے بے کار ہیں"...... عمران نے کہا۔
"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مارڈی کچھ
مجھتی کمرے میں ریوالور کے دھماکوں کے ساتھ ہی مارڈی کے
اتھیوں کے منہ سے نکلنے والی چیخیں گونج اٹھیں۔ جوانا نے انتہائی
بے دردی سے ان کے سینوں میں گولیاں اتار دی تھیں۔ مارڈی کو
ل محسوس ہونے لگا جیسے اسے کسی نے برف کے بلاک میں پھنسا
یا ہو۔ اسے اپنا پورا جسم یخ ہوتا محسوس ہونے لگا جبکہ عمران بڑے
طمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔
"تم۔ تم۔ انتہائی کمینے، بے درد اور ظالم ہو۔ بے بس افراد کو
اک کرا رہے ہو"...... مارڈی نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں
ہا۔
"انہیں اٹھا کر لے جاؤ اور برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران
نے مارڈی کی بات کا جواب دینے کی بجائے ان حبشیوں سے مخاطب
ہو کر کہا اور حبشی آگے بڑھے۔ انہوں نے راڈز ہٹائے اور پھر لاشوں،

کو گھسیٹتے ہوئے دروازے کی طرف لے جانے لگے۔

" ہاں تو مس مارڈی۔ تم نے پاکیشیا کے اہم ترین سائنس ڈاکٹر ہاشم کو اغوا کیا۔ ڈاکٹر ہاشم کی معذور بہن اور اس کے بھا ہلاک کیا اس لئے اپنی سزا اب تم خود تجویز کر لو"...... عمران ایسے لہجے میں بات کی جیسے وہ دوستانہ انداز میں گپ شپ کر رہا

" یہ سب کچھ میری ڈیوٹی کا حصہ ہے۔ تم خود بھی سیکرٹ ا ہو اور ڈیوٹی کے دوران تم نے اس سے بھی زیادہ افراد کو ہلاک ہو گا"...... مارڈی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں پیروں کو کرسی کے نیچے اندرونی طرف لے جانے کی لاشع کوشش شروع کر دی۔

" میرا تعلق حکومت سے ہوتا ہے جبکہ تمہارا تعلق یقیناً کسی تنظیم سے ہے اس لئے تمہارے اور میرے درمیان واضح فرق. ویسے ایک بات میں بتا دوں کہ ان کرسیوں کے راڈز کرسیوں عقب میں موجود بٹنوں کی مدد سے ضرور کھل سکتے ہیں لیکن تم ٹانگ وہاں تک نہیں پہنچ سکے گی اس لئے فضول کوشش کی ضر نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا یہ واقعی پاکیشیا ہے یا تم غلط بیانی سے کام لے ہو۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کہ تم ہمارے پیچھے قاہرہ پہنچ سکے مارڈی نے کہا۔

" تم واقعی پاکیشیا میں ہو اور یہ تمہارا حق ہے کہ تمہیں

جائے کہ تم یہاں تک کیسے پہنچی ہو کیونکہ جب بھی ہم لوگ ایسے حالات میں پہنچ جاتے ہیں تو ہمارے ذہنوں میں بے حد تجسس ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز واقعی دوستانہ تھا۔

" کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ ہم دوستی کر لیں"...... مارڈی نے اچانک کسی خیال کے تحت کہا۔

" اس کا وقت بھی آ جائے گا۔ گزشتہ معاملات تو صاف ہو جائیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر ہاشم کے اغوا کی خبر سے مارشل تک پہنچنے اور مارشل سے ایئرپورٹ، وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے کافرستان جانے اور پھر ساحل سمندر پر میک اپ میں ملنے والے افراد سے لے کر ماسٹر ٹنڈن سے ملنے والی معلومات تک کی تفصیل بتا دی۔ مارڈی اس طرح حیرت بھرے انداز میں یہ ساری تفصیل سنتی رہی جیسے بچے الف لیلیٰ کی کہانی سنتے ہیں۔

" لیکن تم تو کافرستان میں تھے جبکہ ہم قاہرہ پہنچ بھی چکے تھے۔ پھر"...... مارڈی نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو میں نے فون کر کے تفصیل بتا دی اور چیف نے قاہرہ کے اعلیٰ حکام سے مل کر کارروائی کرا ڈالی۔ نتیجہ یہ کہ تم سب مع ڈاکٹر ہاشم کے طیارے سے باہر آ گئے تمہیں بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ہاشم سمیت تم سب کو اسی حالت میں دوسرے خصوصی طیارے کے ذریعے پاکیشیا بھجوا

دیا گیا۔ یہاں طیارہ پہنچنے پر ڈاکٹر ہاشم کو واپس ان کے حصوصی
میں پہنچا دیا گیا جبکہ تم سب کو یہاں راڈز میں جکڑ دیا گیا"۔
نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو مارڈی نے ایک طویل
لیا۔

" تم لوگ واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں کام کرتے
بہر حال اب میں بے بس ہو چکی ہں۔ تم چاہو تو مجھ سے دوستی کر
میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ تم فائدے میں رہو گے اور چاہ
مجھے گولی مار دو۔ بہر حال اس پیشے میں یہ آپشن تو ہر وقت سامنے
ہے"...... مارڈی نے کہا۔

" اگر میرا مقصد صرف تمہیں گولی مارنا ہوتا تو یہ کام وہاں تا
میں بھی ہو سکتا تھا اور یہاں بھی اس وقت ہو سکتا تھا جب تمہار
ساتھیوں کو ہلاک کیا جا رہا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو مار
کے دل میں بے اختیار انتہائی مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ ا
کے نقطہ نظر سے عمران نے یہ بات کر کے دوستی کی آفر قبول کر
تھی اور وہ جانتی تھی کہ ایسا ہی ہو گا کیونکہ اسے اپنے جسمانی حسن
مکمل طور پر ادراک تھا اور عمران بہر حال بھرپور جوان بھی تھا
صحت مند بھی۔

" تو تم نے میری دوستی کی آفر قبول کر لی ہے۔ تم بے فکر رہ
میں تمہیں اس قدر خوش کر دوں گی کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے ا
یہ بھی میرا وعدہ کہ آئندہ کبھی میں پاکیشیا کے خلاف کام نہیں کر

گی"۔ مارڈی نے جلدی سے کہا۔

" دوستی صرف ایک شرط پر ہو سکتی ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

" شرط۔ کیا مطلب۔ مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے"...... مارڈی
نے چونک کر کہا۔

" تمہارا تعلق یقیناً بلون سے ہے۔ تم مجھے تفصیل سے بتاؤ گی کہ
بلون کا چیف کون ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس کے
بارے میں مکمل تفصیل بتا دو۔ اگر تم نے سچ بولا تو میں سمجھ جاؤں گا
کہ تم دوستی میں مخلص ہو ورنہ نہیں"...... عمران نے کہا۔

" بلون انتہائی خفیہ تنظیم ہے اس لئے مجھ سمیت کسی کو بھی اس
کے ہیڈ کوارٹر یا اس کے چیف کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے"۔
مارڈی نے کہا۔

" جوزف"...... اچانک عمران نے دوسرے افریقی حبشی سے
مخاطب ہو کر کہا جو اب تک خاموش کھڑا تھا۔

" یس باس"...... اس افریقی حبشی نے چونک کر کہا۔

" مارڈی جھوٹ بول رہی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ مجھے جھوٹ
سے سخت نفرت ہے اور اس بات کا احساس مارڈی کو بھی ہونا
چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

" یس باس"...... حبشی نے کہا اور جارحانہ انداز میں مارڈی کی
طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتی ہوں۔ رک جاؤ"...... مارڈی واقعی اس دیوہیکل حبشی کے انتہائی جارحانہ انداز سے خوفزدہ ہو گئی تھی حالانکہ ویسے وہ خاصی بہادر لڑکی تھی لیکن اس حبشی کا انداز ایسا تھا کہ اس کی ساری بہادری ایک لمحے میں ہوا ہو کر رہ گئی تھی۔

"اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ جوزف۔ اس بار جیسے ہی یہ جھوٹ بولے گی تو میں تمہیں اشارہ کر دوں گا۔ تم نے اپنی نیزے نما انگلی سے اس کی ایک آنکھ نکال دینی ہے۔ دوسرے جھوٹ پر دوسری آنکھ اور تیسرے جھوٹ پر اس کی گردن توڑ دینا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتا دیتی ہوں۔ لیکن پہلے تم وعدہ کرو کہ مجھے ہلاک نہیں کرو گے"...... مارڈی نے کہا۔

"وعدہ رہا کہ میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"بلون یہودیوں کی خفیہ تنظیم ہے جس پر پوری دنیا کے یہودیوں نے سرمایہ لگایا ہے اور حکومت ایکریمیا اور اسرائیل اس کی سرپرستی کرتے ہیں۔ اس کے تحت دس سیکشن ہیں جن میں سے ایک سیکشن سے میرا اور میرے سب سیکشن کا تعلق ہے۔ ہمارے سیکشن کا انچارج جیکب ہے جسے ہم سب باس کہتے ہیں۔ اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن کے معروف بزنس پلازہ جسے اسٹار پلازہ کہا جاتا ہے، کی بیسمنٹ میں ہے۔ بظاہر یہ امپورٹ

ایکسپورٹ کا کام کرنے والی فرم کا آفس ہے اور اس کا نام جیکب اینڈ کمپنی ہے لیکن اصل میں یہ بلون کا سیکشن ہے۔ جیکب وہیں آفس میں بیٹھتا ہے"...... مارڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ جیکب کو معلوم ہو گا"...... مارڈی نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو مارڈی نے فون نمبر بتا دیا۔

"جوزف۔ فون اٹھا کر یہاں میرے پاس رکھو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے ایک طرف پڑا ہوا فون اٹھا کر عمران کے قریب تپائی پر رکھ دیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے رسیور جوزف کی طرف بڑھا دیا۔

"جیکب سے بات کرو۔ جو مرضی آئے کرو"...... عمران نے کہا جبکہ جوزف نے رسیور کرسی پر بیٹھی ہوئی مارڈی کے کان سے لگا دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مارڈی بول رہی ہوں باس"...... مارڈی نے کہا۔

"تم۔ تم کہاں سے بول رہی ہو۔ ہم تو تمہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ قاہرہ پہنچنے کے بعد اچانک تم اپنے ساتھیوں اور ڈاکٹر ہاشم سمیت غائب ہو گئی تھی"...... دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ قاہرہ حکام نے ہمیں اغوا کر لیا تھا۔ وہ ہمارے بارے میں مشکوک تھے۔ اب بڑی مشکل سے انہیں یہ یقین آیا ہے کہ ہم ان کے ملک کے خلاف کوئی مشن مکمل نہیں کر رہے۔ البتہ انہوں نے مجھے آپ سے فون پر بات کرنے کی اجازت دی ہے۔ میرے چاروں ساتھی اس پوچھ گچھ کے دوران ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ڈاکٹر ہاشم کو واپس انہوں نے پاکیشیا بھجوا دیا ہے"...... مارڈی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ بہت برا ہوا۔ ساری محنت اکارت چلی گئی۔ کون لوگ ہیں یہ۔ مجھے بتاؤ"...... جیکب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ صرف اتنا بتا رہے ہیں کہ ان کا تعلق قاہرہ کی کسی خفیہ سرکاری ایجنسی سے ہے۔ یہ مجھے چھوڑنے پر آمادہ ہیں لیکن بھاری رقم رشوت میں طلب کر رہے ہیں"...... مارڈی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"رقم ان تک پہنچ جائے گی۔ میری بات کراؤ ان میں سے کسی سے"۔ جیکب نے کہا تو عمران نے اٹھ کر رسیور جوزف کے ہاتھ سے جھپٹ لیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف نے یکلخت مارڈی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کیونکہ عمران نے اٹھتے ہی اسے مخصوص اشارہ کر دیا تھا۔

"باس۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ خود قاہرہ آئیں۔ وہ آپ سے تفصیلی مذاکرات کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے مارڈی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے انہیں بتا دیا ہے کہ تمہارا تعلق کس سے ہے"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہاں باس۔ میں نے انہیں بلیک ایجنسی کے بارے میں بتا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور میرے بارے میں کیا بتایا ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یہی کہ آپ ہمارے سیکشن چیف ہیں اور وہ آپ ہیں بھی ہی"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کہاں ملاقات ہو سکتی ہے"...... جیکب نے کہا۔

"میں ان سے بات کر کے آپ کو دوبارہ کال کر دوں گی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے جوزف نے مارڈی کے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا۔

"تم۔ تم۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم بالکل میری آواز اور لہجے کی نقل کر لو"...... مارڈی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کیا واقعی جیکب قاہرہ پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ باس جیکب اور میرا تعلق بظاہر بلیک ایجنسی سے ہے"...... مارڈی نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری جیکٹ کی جیب سے بلیک ایجنسی کا خصوصی بیج ملا

ہے"۔ عمران نے کہا تو مارڈی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب تو تمہاری شرط پوری ہو گئی۔ اب تم مجھے چھوڑ دو"...... مارڈی نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ پہلے میں تمہارے باس سے ملاقات کر لوں پھر"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر ملاقات تو قاہرہ میں ہو گی"...... مارڈی نے چونک کر کہا۔

"جس طرح تم قاہرہ سے یہاں پہنچ گئی ہو اسی طرح وہ بھی یہاں پہنچ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جوزف کی طرف مڑا۔

"یہ خاتون ہے اس لئے خیال رکھنا۔ اسے تکلیف نہیں ہونی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیسی تکلیف"...... مارڈی نے چونک کر پوچھا لیکن دوسرے لمحے ساتھ کھڑے اس دیوہیکل حبشی کا ہاتھ اس کی گردن کی طرف بڑھتا محسوس ہوا اور پھر یکلخت مارڈی کے ذہن میں خوفناک دھماکہ ہوا اور اسے اپنا سانس گلے میں رکتا محسوس ہوا اور یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے تھا اس کے بعد اس کے تمام احساسات جیسے ماؤف ہو کر رہ گئے تھے۔

جیکب نے رسیور رکھا لیکن اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے سے ہو رہے تھے کیونکہ اس نے مارڈی اور اس کے ساتھیوں کو قاہرہ میں بڑی سرگرمی سے تلاش کرایا تھا۔ قاہرہ حکام نے اسے بتایا تھا کہ طیارہ صرف فیول لینے کے لئے وہاں رکا تھا لیکن مسافروں نے قاہرہ میں کسی سے ملنا تھا اس لئے انہوں نے خصوصی اجازت لی اور قاہرہ چلے گئے۔ اس کے بعد وہ واپس نہیں آئے اور نہ ہی پھر ان کا کہیں پتہ چل سکا تھا اور طیارہ واپس کافرستان چلا گیا تھا اور پھر اب تک باوجود شدید کوشش کے مارڈی اور اس کے ساتھیوں یا ڈاکٹر ہاشم کے بارے میں اسے کوئی اطلاع نہ مل سکی تھی اور اب اچانک مارڈی نے فون پر بات کی تھی لیکن جو کچھ مارڈی نے بتایا تھا وہ اسے مصنوعی لگ رہا تھا اس لئے وہ پریشان تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔ اس نے تیزی سے

انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ رافٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ا
مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیکب بول رہا ہوں رافٹ۔ ابھی مارڈی کی کال آئی تھی تم
اسے چیک کیا تھا"...... جیکب نے کہا۔

"خصوصی طور پر تو چیک نہیں کیا گیا باس۔ لیکن آٹومیٹک
مشینری سے چیکنگ تو بہرحال ہوئی ہو گی۔ آپ کیا معلوم کرنا چاہتے
ہیں"...... رافٹ نے پوچھا۔

"میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مارڈی نے یہ کال قاہرہ
کس نمبر سے کی ہے"...... جیکب نے کہا۔

"ابھی معلوم کر کے بتاتا ہوں باس"...... دوسری طرف سے
گیا تو جیکب نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی
اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیکب نے کہا۔

"رافٹ بول رہا ہوں باس۔ مارڈی نے کال قاہرہ سے نہیں کی
بلکہ یہ کال پاکیشیا کے دارالحکومت سے کی گئی ہے لیکن جس فون نمبر
سے یہ کال کی گئی ہے اس کا نمبر معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ شاید کوئی
خصوصی فون نمبر ہے۔ البتہ ایک حیرت انگیز بات اور بھی سامنے آئی
ہے کہ آدھی بات تو مارڈی نے کی ہے جبکہ آدھی مارڈی کی بجائے
کسی اور نے کی ہے کیونکہ کمپیوٹر نے اسے مارڈی کی آواز کے طور پر

ے نہیں کیا"...... رافٹ نے کہا اور وہ جیسے جیسے بولتا جا رہا تھا
جیکب کا ذہن دھماکوں کی زد میں آتا جا رہا تھا اور پھر اس نے ایک
دھماکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مارڈی پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گئی ہے اور انہوں نے ہی اسے قاہرہ سے
ٹریس کیا ہو گا اور ڈاکٹر ہاشم کو بھی وہ واپس لے گئے۔ ویری بیڈ"۔
جیکب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر
اس نے دراز کھولی اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا فون پیس نکال
کر اسے آن کیا اور پھر تیزی سے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس۔ ایچ کیو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
دی۔

"جے ون بول رہا ہوں۔ ون ون سے بات کراؤ۔ اٹ از
ایمرجنسی"...... جیکب نے کہا۔

"سپیشل کوڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈبل ایس۔ ڈبل تھری"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ون ون بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
آواز سنائی دی۔

"جے ون بول رہا ہوں چیف"...... جیکب نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر ہاشم کے اغوا سے لے کر قاہرہ تک طیارہ اور پھر مارڈی کی کال آنے سے لے کر رافٹ کی اطلاعات تک ساری تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ جے ون۔ مارڈی کے اس طرح ان کے ہاتھ لگ کا مطلب ہے کہ جے سیکشن بھی ان پر اوپن ہو گیا ہے اور بلون ویری بیڈ"...... دوسری طرف سے غراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس اور اسی لئے میں نے کال کیا ہے کہ آپ اجازت تو میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے خاتمے کے مشن پر کروں"...... جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ تم اپنے پورے سیکشن کو مکمل طور پر کلوز کر دو اور مجھے کال کرو۔ پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا"...... دوسری طر سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جیکب کے چہر پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے فون بند کیا اور سامنے رکھے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹ بج اٹھی اور جیکب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جیکب نے کہا۔

"مارڈی بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا جیکب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا بات ہے"...... جیکب نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے بات کر لی ہے۔ آپ قاہرہ کے ہوٹل بر گنزا میں

ٹھہریں گے۔ یہ لوگ آپ سے خود رابطہ کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کل پہنچ جاؤں گا"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیکب نے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس۔ ابھی تک یہ عمران سمجھ رہا ہے کہ مجھے اس کی حیثیت کا علم نہیں ہو سکا لیکن یہ سب ہیڈ کوارٹر، اس کا کیا کیا جائے"۔ جیکب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"انتھونی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو انتھونی کی آواز سنائی دی۔

"جیکب بول رہا ہوں انتھونی۔ ہیڈ کوارٹر نے حکم دیا ہے کہ پورا جے سیکشن تاحکم ثانی کلوز کر دیا جائے اس لئے تم فوری طور پر انتظامات کرو"...... جیکب نے کہا۔

"کلوز۔ کیوں باس"...... انتھونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جیکب نے اسے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن"...... انتھونی نے کچھ کہنا چاہا۔

"ہیڈ کوارٹر کا آرڈر فائنل ہوتا ہے انتھونی اس لئے حکم کی تعمیل ...... جیکب نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیکب نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز پر رکھے ہو
فون پیس کو اٹھایا اور اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع
دیئے۔ پھر کوڈ ورڈ وغیرہ دوہرانے پر اس کی بات ون سے ہو گئی۔
" میں نے سیکشن کلوز کرنے کے احکامات دے دیئے ہ
چیف "...... جیکب نے کہا۔
" اوکے۔ اب تمہیں بھی انڈر گراؤنڈ ہونا پڑے گا جیکب کیو
وہ لوگ تم تک پہنچ گئے تو پھر ہیڈ کوارٹر تک بھی پہنچ جائیں گے
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت فون آف ہو گیا
" ارے کیا ہوا۔ یہ آف کیوں ہو گیا "...... جیکب نے چونک
فون پیس کو کان سے ہٹا کر دیکھنا شروع کر دیا لیکن دوسرے
اسے یوں محسوس ہوا جیسے فون پیس انگارے کی طرح گرم ہو رہا
اس نے ہاتھ جھٹک کر اسے میز پر رکھا ہی تھا کہ ایک خوفن
دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی جیکب کو یوں محسوس ہوا جیسے
پر آگ کی بارش ہونے لگ گئی ہو۔ اس کے تمام احساسات
میں ڈوبتے چلے گئے۔ اس کا سانس اس کے گلے میں پتھر کی طرح
گیا تھا۔ آخری احساس اس کے ذہن میں یہی ابھرا تھا کہ اسے
کیا جا رہا ہے اور اس کے بعد سب کچھ جیسے منجمد ہو کر رہ گیا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو
احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔
" بیٹھو "...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی وہ اپنی
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔
" عمران صاحب۔ آپ تو قاہرہ جا رہے تھے۔ پھر "...... بلیک
زیرو نے کہا۔
" ہاں۔ میں نے کوشش تو کی تھی کہ اس جیکب کو وہاں سے بلوا
کر اس سے پوچھ گچھ کر لوں لیکن اسے ہلاک کر دیا گیا اور ساتھ ہی وہ
امپورٹ ایکسپورٹ کا سارا بزنس بھی ختم کر دیا گیا جو جیکب چلا رہا
تھا "...... عمران نے کہا۔
" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔
" میرا خیال ہے کہ اسے کسی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر ہاشم

واپس پاکیشیا پہنچ چکا ہے اور مارڈی ہمارے قبضے میں ہے اور اس
یقیناً بلون کے ہیڈ کوارٹر کو بھی اطلاع دی ہو گی جس کے نتیجے
اس کا نہ صرف سارا سیکشن کلوز کر دیا گیا بلکہ جیکب کو بھی ہلاک
دیا گیا۔ وہ آفس میں مردہ پایا گیا ہے اور اس کی موت انتہائی طاقتور
بم پھٹنے سے ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ کا راستہ روکنے کے لئے اسے ختم
گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ وہاں جانے سے پہلے میں نے اس جیکب
کے بارے میں چیکنگ کرا لی ورنہ خواہ مخواہ کا چکر پڑتا"...... عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ اس سے پوچھ گچھ کر کے کیا بلون کے ہیڈ کوارٹر کے
خلاف کارروائی کرنا چاہتے تھے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ یہودیوں کی اس تنظیم نے ڈاکٹر ہاشم کو اغوا کر کے
مجھے چوکنا کر دیا ہے۔ یہ لوگ باز نہیں آئیں گے اور ہم کب تک
ڈاکٹر ہاشم یا ایسے دوسرے سائنس دانوں اور ایٹمی تنصیبات کی
حفاظت کرتے رہیں گے اس لئے تو کہا جاتا ہے کہ چور کو مارنے کے
ساتھ ساتھ اس کی ماں کو بھی مارو تاکہ آئندہ چوروں کی پیداوار بند ہو
سکے۔ اب جب تک اس بلون کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ نہیں ہو گا تب
تک پاکیشیا کے مفادات بہرحال خطرے میں رہیں گے"...... عمران
نے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بلون
کو اس حد تک خفیہ رکھا گیا ہے کہ معلومات فروخت کرنے والی
کوئی بھی ایجنسی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ حتیٰ کہ اسرائیلی
حکام بھی اس کے ہیڈ کوارٹر سے بے خبر ہیں۔ ایک جیکب کا کلیو تھا
جو ختم کر دیا گیا اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم ان کے مزید کسی
حملے کا انتظار کریں۔ پھر ہی کوئی کلیو مل سکتا ہے"...... عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا کوئی اور ذریعہ باقی نہیں رہا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بظاہر تو کوئی ذریعہ نہیں ہے اور پھر دوسری بات یہ کہ بلون کا
ہیڈ کوارٹر بھی تو آفس کے انداز کا ہو گا۔ کسی آفس یا اس کے چند
سرکردہ افراد کے خاتمے سے کوئی دیرپا مقصد تو پورا نہیں ہو
سکتا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری
طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔ ان کا لہجہ متوحش سا تھا۔

"میں عمران ہی بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ خیریت ہے۔ آپ
کا لہجہ متوحش سا ہے"...... عمران نے بھی سنجیدگی سے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے۔ غضب ہو گیا۔ ڈاکٹر ہاشم کو ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ بلیک زیرو کی بھی یہی حالت ہوئی تھی۔

"اوہ۔ کب۔ کیسے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم معمول کے مطابق صبح اٹھے اور پھر اپنے آفس میں کام کرتے رہے۔ اچانک وہ اٹھ کر ڈرائیور کو ساتھ لے کر شہر چلے گئے۔ راستے میں رضا روڈ پر ان کی کار پر میزائل فائر ہوا اور کار کے پرخچے اڑ گئے۔ ڈاکٹر ہاشم بھی ہلاک ہو گئے اور ان کا ڈرائیور بھی"۔ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ جبکہ ڈاکٹر ہاشم کو میں نے خود بھی سمجھایا تھا کہ وہ مخصوص ایریئے سے باہر کسی صورت بھی نہ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"نجانے وہ کیوں اچانک اٹھ کر چل پڑے۔ بہرحال یہ بہت برا ہوا۔ جن لوگوں نے بھی یہ کام کیا ہے انہوں نے پاکیشیا کے ساتھ بہت بڑا ظلم کیا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم کا متبادل تو شاید کبھی نہ مل سکے لیکن انسان بہرحال ناگزیر نہیں ہوتا۔ قدرت اس کی جگہ کسی دوسرے کو لے آئے گی"۔ عمران نے سر سلطان کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن ان مجرموں کو تو بہرحال سزا ملنی

ہی چاہئے"...... سر سلطان نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ انہیں اس بھیانک جرم کی انتہائی عبرتناک سزا ملے گی"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ کام بلون کا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"معلوم نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کافرستانی یا اسرائیلی ایجنسیوں کا ہو۔ ڈاکٹر ہاشم کے پیچھے تو پاکیشیا کے سب دشمن لگے ہوئے تھے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کے ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر ہاشم کی کار پر رضا روڈ پر میزائل فائر کیا گیا ہے جس سے کار بھی تباہ ہو گئی اور ڈاکٹر ہاشم اور ان کا ڈرائیور بھی ہلاک ہو گئے۔ پوری ٹیم کو کہہ دو کہ مجھے آج رات تک مجرموں کا حتمی کلیو ملنا چاہئے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر

اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھ رہا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"....... ٹرانسمیٹر آن کرکے عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر اٹنڈنگ باس۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر ہاشم کی کار پر رضا روڈ پر میزائل فائر کیا گیا ہے اور ڈاکٹر ہاشم ہلاک ہوگئے ہیں۔ تم فوری حرکت میں آجاؤ۔ مجھے ان کے قاتل چاہئیں۔ ہر قیمت پر۔ اوور"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ باس۔ یہ تو بہت بڑا حادثہ ہے پاکیشیا کے لئے۔ لیکن ڈاکٹر ہاشم کو تو آپ نے منع کیا تھا کہ وہ سپیشل ایریئے سے باہر نہ آئیں۔ اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

" صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ آفس میں کام کرتے کرتے اچانک وہ ڈرائیور کو ساتھ لے کر شہر روانہ ہوگئے اور پھر رضا روڈ پر ان کی کار کو ہٹ کر دیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ مجرموں نے انہیں کسی نہ کسی چکر میں باہر بلایا اور پھر ہلاک کر دیا اور ہو سکتا ہے کہ ان مجرموں کا تعلق بلون سے ہو یا پھر کوئی اور ہوں۔ بہرحال مجھے یہ مجرم چاہئیں۔ اوور"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس۔ میں انہیں پاتال سے بھی کھینچ لاؤں گا۔ اوور"۔

دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" جس کسی نے بھی یہ جرم کیا ہے اسے اس کی عبرتناک سزا بھگتنا پڑے گی"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے بغیر کچھ کہے صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

بڑے سے ہال نما کمرے میں ایک بیضوی شکل کی میز کے گرد چار افراد خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ چاروں ورزشی جسم کے مالک تھے۔ ان کے چہروں پر گہری سنجیدگی طاری تھی لیکن وہ سب اس طرح خاموش بیٹھے ہوئے تھے جیسے گہری سوچ میں ہوں۔ ایک کرسی خالی پڑی ہوئی تھی اور پھر اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ چاروں چونک کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا تو وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو"...... آنے والے نے باوقار سے لہجے میں کہا اور پھر وہ خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی وہ چاروں افراد بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"بلون کے ڈائریکٹران کی یہ خصوصی میٹنگ ایک خاص مقصد

کے لئے بلائی گئی ہے تاکہ بلون کو مستقبل میں پیش آنے والے خطرات سے تحفظ کے لئے پیشگی منصوبہ بندی کر لی جائے"۔ آنے والے نے ان چاروں کو دیکھتے ہی بڑے ٹھہرے ہوئے سے لہجے میں کہا تو ان چاروں کے چہروں پر حیرت اور تعجب کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کیسے خطرات چیف باس"...... ان چاروں میں سے ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ آپ سب کو یہ تو معلوم ہے کہ پوری دنیا کے یہودیوں نے مل کر یہ تنظیم بلون قائم کی ہے جس کا سب سے بڑا مقصد مسلمانوں کا وجود صفحہ ہستی سے مٹا دینا ہے اور دوسرا مقصد پوری دنیا پر یہودی اقدار اعلیٰ قائم کرنا ہے۔ پہلے مقصد کی تکمیل کے لئے ہمیں تمام مسلم ممالک کا مکمل خاتمہ کرنا ہے اور یہی سب سے اہم مقصد ہے اور اس اہم مقصد کی تکمیل کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ایشیائی ملک پاکیشیا ہے کیونکہ تمام مسلم ممالک میں وہی ایک ایسا ملک ہے جو نہ صرف ایٹمی طاقت ہے بلکہ اس نے ایسے میزائل بھی تیار کر لئے ہیں کہ وہ ان میزائلوں کی مدد سے اسرائیل پر بھی ایٹمی حملہ کر سکتا ہے اور پاکیشیائیوں کی جذباتیت سے بھی پوری دنیا واقف ہے کہ معمولی سی بات پر یہ لوگ ایٹمی حملہ کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ پاکیشیا کی ایٹمی طاقت صرف یہودیوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ایکریمیا، دیگر سپر پاورز اور کافرستان

کے لئے بھی انتہائی شدید خطرہ ہے اور اس بات سے پاکیشیائی بھی
واقف ہیں اس لئے انہوں نے ایٹمی تنصیبات کی حفاظت کا ایسا
انتظام کر رکھا ہے کہ کافرستان، اسرائیل حتیٰ کہ سپر پاورز بھی آج
تک ان ایٹمی تنصیات کا بال تک بیکا نہیں کر سکیں۔ چنانچہ بلون
کے قیام کے بعد چھوٹے چھوٹے کاموں کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کی ایٹمی
تنصیبات کی تباہی کا ٹاسک بھی سامنے رکھا گیا اور اس پر منصوبہ
بندی کی گئی۔ ایک انتہائی پیچیدہ منصوبہ بندی کے ذریعے کام کو آگے
بڑھایا گیا لیکن یہ منصوبہ بندی پہلے ہی قدم پر ناکام ہو گئی کیونکہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس جو اپنی کارکردگی کے لحاظ سے پوری دنیا میں
مشہور ہے فوری حرکت میں آگئی۔ جس پر ایک نیا اور فوری فیصلہ
کیا گیا۔ اس فیصلے کے مطابق پاکیشیا کے ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر
ہاشم کو اغوا کر کے ایکریمیا لے آنا تھا۔ ڈاکٹر ہاشم پاکیشیائی ایٹمی
تنصیبات کا روح رواں ہے۔ اسے تمام حفاظتی انتظامات کا علم ہے۔
اس ڈاکٹر ہاشم کے ہاتھ لگ جانے سے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کے
تمام حفاظتی انتظامات اوپن ہو سکتے تھے۔ چنانچہ بلون کے ایک سیکشن
جے ون کی سب سے سپر ایجنٹ مارڈی کو حرکت میں لایا گیا اور
مارڈی نے واقعی اپنی بے پناہ مہارت اور کارکردگی کا مظاہرہ کرتے
ہوئے نہ صرف ڈاکٹر ہاشم کو اغوا کر لیا بلکہ وہ انہیں پاکیشیا سے نکال
کر کافرستان لے جانے اور پھر کافرستان سے ایکریمیا لے آنے کے
مقصد میں بھی کامیاب رہی لیکن جب وہ چارٹرڈ طیارہ جس میں

مارڈی، اس کے ساتھی اور ڈاکٹر ہاشم موجود تھے قاہرہ ایئرپورٹ پر
فیول لینے کے لئے اترا تو اچانک ڈاکٹر ہاشم، مارڈی اور اس کے ساتھی
سب منظر سے غائب ہو گئے۔ پتہ یہ چلا کہ وہ سب قاہرہ میں داخل
ہوئے اور غائب ہو گئے اور خالی طیارہ واپس کافرستان چلا گیا لیکن پھر
جے ون سیکشن کے انچارج جے ون کو مارڈی کی فون کال ملی اور اس
نے بتایا کہ وہ قاہرہ کے کسی خفیہ گروپ کے قبضے میں ہے لیکن
مزید تحقیقات کے بعد یہ بات کنفرم ہو گئی کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے قبضے میں چلی گئی ہے اور ڈاکٹر ہاشم بھی واپس پاکیشیا پہنچ
گیا ہے اور نہ صرف بلون کا نام پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سامنے آگیا
ہے بلکہ جے سیکشن کا ہیڈ کوارٹر اور اس کا انچارج بھی ان کی نظروں
میں آگیا ہے۔ چنانچہ فوری طور پر جے ون کو ہلاک کر دیا گیا اور جے
سیکشن مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لئے کلوز کر دیا گیا تاکہ اس کے
ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس بلون کے ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکے۔
مارڈی اور اس کے ساتھیوں کی موت کا انتقام لینے اور بلون کی
بالادستی ثابت کرنے کے لئے ایکریمیا کے ایک سینڈیکیٹ جسے
مارشل سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے، کی خدمات حاصل کی گئیں۔ ان کو
ٹاسک دیا گیا کہ وہ پاکیشیا کے ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر ہاشم کو فوری
طور پر ہلاک کر دیں کیونکہ اس کی ہلاکت سے پاکیشیا کو زبردست
دھچکہ پہنچے گا اور ان کی ایٹمی میزائلوں میں مزید پیش رفت رک جائے
گی۔ مارشل سینڈیکیٹ نے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہوئے

ڈاکٹر ہاشم کو ہلاک کر دیا اور وہ واپس ایکریمیا صحیح سلامت پہنچ جانے
میں کامیاب ہو گئے"....... چیف باس نے کافی دیر تک مسلسل بولتے
ہوئے کہا۔

"لیکن باس آپ تو بلون کے سلسلے میں خطرات کی بات کر رہے
تھے جبکہ یہاں تو بلون کامیاب رہی ہے"....... ایک آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن سب کو معلوم ہے کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس اب بلون کے پیچھے عفریت کی طرح لگ جائے گی
بلون کے ہیڈ کوارٹر کو اس سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ ہیڈ کوارٹر تو
صرف چند کمروں، میزوں اور کرسیوں پر مشتمل ہے۔ کسی دوسری جگہ
بھی ہیڈ کوارٹر بنایا جا سکتا ہے۔ اصل خطرہ براڈ سسٹم کو ہے۔ براڈ
سسٹم ایک ایسی ایجاد ہے جو شاید آئندہ ہزاروں سالوں تک بھی
سائنس دانوں کے ذہنوں میں نہ آسکے گی۔ اسے ایک یہودی سائنس
دان ڈاکٹر براڈ نے ایجاد کیا ہے۔ اس سسٹم کے تحت خلا میں موجود
خلائی سیاروں کی مدد سے دنیا کے کسی بھی ملک کا تمام دفاعی نظام
یکلخت جام کیا جا سکتا ہے۔ اس انداز میں کہ عام بارودی اسلحہ سے
لے کر تمام شعاعی بم حتیٰ کہ ایٹم اور ہائیڈروجن بم تک سب کے سب
جام ہو جائیں گے۔ کوئی میزائل پرواز نہ کر سکے گا اور وہ ملک مکمل
طور پر بے بس اور لاچار ہو کر رہ جائے گا اور اس پر انتہائی آسانی سے
قبضہ کیا جا سکے گا۔ اس سسٹم پر ابھی کام ہو رہا ہے تا کہ اس کا وقفہ
بڑھایا جا سکے۔ فی الحال براڈ سسٹم کے تحت صرف ایک گھنٹے کے لئے

سسٹم جام ہو سکتا ہے جو بے حد کم وقفہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ وقفہ
کم از کم چوبیس گھنٹے کا ہو جائے تا کہ اس ملک پر نہ صرف قبضہ کیا جا
سکے بلکہ اس کا تمام دفاعی اسلحہ بھی ناکارہ کیا جا سکے۔ براڈ سسٹم پر کام
ایکریمیا کی ایک دور دراز ریاست البانا میں ہو رہا ہے اور اس کے لئے
ایک خفیہ لیبارٹری قائم کی گئی ہے جس کا نام براڈ لیبارٹری ہے۔
اس کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل اور حکومت
ایکریمیا کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ صرف مجھے اس کا علم ہے اور یہ
کام میری سرپرستی میں ہو رہا ہے۔ البتہ اس کا علم مارشل سینڈیکیٹ
کے چیف مارشل کو بھی ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا کام مارشل
سینڈیکیٹ کا ایک گروپ ہی کرتا ہے اس لئے اگر پاکیشیا سیکرٹ
سروس ڈاکٹر ہاشم کی ہلاکت کے سلسلے میں مارشل سینڈیکیٹ تک
پہنچ گئی تو پھر اسے براڈ لیبارٹری کا بھی علم ہو جائے گا اور وہ قیامت
بن کر اس پر ٹوٹ پڑیں گے اور اگر یہ لیبارٹری تباہ ہو گئی تو سمجھو
بلون کے قیام کا تمام مقصد ختم ہو جائے گا اور پوری دنیا کے
یہودیوں نے براڈ سسٹم پر جو کثیر سرمایہ خرچ کیا ہے سب کچھ اور
بلون کا مستقبل بھی ختم ہو کر رہ جائے گا"....... چیف باس نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چیف باس۔ ایسی صورت میں تو مارشل سینڈیکیٹ کو پاکیشیا
بھجوانا ہی نہ چاہئے تھا"....... ایک آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا لیکن اس بات کا خیال بعد میں آیا

اور اب صورت حال کو واپس نہیں لایا جا سکتا"...... چیف باس
کہا۔

" تو باس متبادل صورت یہ ہے کہ اس مارشل سینڈیکیٹ کا خ
کر دیا جائے"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

" نہیں۔ یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ اس میں ایک ایسا راز م
ہے جس کا انکشاف میں آپ پر پہلی بار کر رہا ہوں۔ مار
سینڈیکیٹ کا اصل سربراہ لارڈ برگسان ہے اور لارڈ برگسان بلو
چیف ہیڈ بھی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مارشل سینڈیکیٹ ا
غنڈوں اور بدمعاشوں پر مشتمل ہے۔ البتہ اس کا ایک خفیہ گر
جسے ہاروے گروپ کہا جاتا ہے وہ ایسی کارروائیاں کرتا ہے اس
اس کا مکمل خاتمہ کیا ہی نہیں جا سکتا"...... چیف باس نے کہا۔

" تو پھر چیف باس۔ اس میٹنگ کا کیا مقصد ہے۔ ہم لوگ
کر سکتے ہیں"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

" اس میٹنگ کا مقصد یہ ہے کہ اب جب تک براڈ سسٹم پ
مکمل نہیں ہو جاتا پوری دنیا کے تمام ممالک کو کور کرنے کے
بارہ خلائی سیارے جو براڈ سسٹم کے حامل ہوں گے خلا میں کام
سے کام کرنا شروع نہیں کر دیتے بلون کا تعلق براڈ سسٹم اور
لیبارٹری سے مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ آپ بلون کے چار
شعبوں کے انچارج ہیں اور کسی نہ کسی انداز میں آپ چاروں کا ت
براڈ لیبارٹری سے ہے اس لئے آپ کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ ا

نے اب مکمل طور پر تعلق ختم کر دینا ہے اور دوسری بات یہ کہ اب
ب تک براڈ سسٹم مکمل نہیں ہوتا آپ میں سے کسی نے پاکیشیا یا
لسی بھی مسلم ملک کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنی کیونکہ
پاکیشیا سے ہٹ کر دیگر مسلم ممالک نے اسلامی سیکورٹی کونسل
بنائی ہوئی ہے جس کا انچارج کرنل فریدی ہے جو پاکیشیا سیکرٹ
سروس سے کم تیز اور معروف نہیں ہے۔ بلون اس وقت تک مکمل
خاموش رہے گی جب تک یہ براڈ سسٹم مکمل نہیں ہو جاتا"۔ چیف
باس نے کہا۔

" اس کا تو مطلب یہ ہوا چیف کہ بلون کو طویل عرصے کے لئے
ختم کیا جا رہا ہے کیونکہ بلون کے قیام کا مقصد ہی مسلم ممالک کے
خلاف کارروائیاں کرنا ہے"...... ایک آدمی نے کہا۔

" بلون کو ختم نہیں کیا جا رہا بلکہ صرف محدود کیا جا رہا ہے۔ براڈ
سسٹم کے مکمل ہونے میں صرف ایک ماہ اور لگے گا۔ ایک ماہ کے
بعد ہم سب نہ صرف کھل کر کام کر سکیں گے بلکہ ہمارے گرینڈ
مشن کا بھی آغاز ہو جائے گا"...... چیف باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے چیف باس۔ لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے
ہاروے گروپ کو کور کر لیا تو پھر"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

" ہاروے گروپ کا نام اور ٹھکانے بدل دیئے گئے ہیں۔ اب
ہاروے گروپ کا نیا نام ایس گروپ ہو گا۔ اس کے تمام ٹھکانے
بدل دیئے گئے ہیں اور گروپ کے ان تمام افراد کو جن کی تعداد آٹھ

ہے اور جنہوں نے پاکیشیا میں کام کیا ہے انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا
اور لارڈ برگسان نے بھی ایس یا ہاروے گروپ سے اپنا تعلق ا
وقت تک ختم کر دیا ہے جب تک کہ براڈ سسٹم مکمل نہیں
جاتا"...... چیف باس نے کہا۔

" چیف باس ۔اس سے یہ بہتر نہ تھا کہ ہم سب پوری طاقت
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرتے اور اس کا خاتمہ کر دیتے
ایک آدمی نے کہا۔

" اس طرح معاملات زیادہ الجھ جاتے ۔ہم چاہتے ہیں کہ ایک
کسی طرح خاموشی سے گزر جائے پھر براڈ سسٹم کے ذریعے سب
پہلے پاکیشیا پر قبضہ کر لیا جائے گا اور اس کے بعد صورت حال
تبدیل ہو جائے گی"...... چیف باس نے کہا۔

" باس اگر معاملہ صرف ایک ماہ کا تھا تو پھر اس ڈاکٹر ہاشم
خلاف کوئی کارروائی نہ کی جاتی ۔اس طرح یہ معاملات سامنے نہ
آتے"...... ایک آدمی نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" تمہاری بات درست ہے ۔لیکن اس ڈاکٹر ہاشم کے بارے
معلوم ہوا تھا کہ وہ اس دنیا میں واحد سائنس دان ہے جو براڈ
کا اینٹی تیار کر سکتا ہے اس لئے اس کا وجود خطرناک تھا۔چنانچہ
تو کوشش کی گئی کہ اسے اغوا کر لیا جائے اور اس سے وہاں
انتظامات معلوم کر کے اسے ہلاک کر دیا جائے ۔اس طرح
فائدہ ہوتا کہ ڈاکٹر ہاشم اینٹی براڈ تیار نہ کر سکتا اور ہم بغیر برا

موجودگی کے جس وقت چاہتے پاکیشیائی ایٹمی تنصیبات تباہ کر سکتے
تھے ۔لیکن ہم چونکہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے اس لئے صرف اسے
ہلاک کر دینے کا منصوبہ بنایا گیا اور یہ منصوبہ کامیاب ہو گیا اس
لئے اب براڈ سسٹم کا اینٹی تیار نہ ہو سکے گا"...... چیف نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے چیف باس"...... سب نے کہا تو چیف باس نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس نے اس
پر باری باری سب کو دستخط کرنے کا کہا اور آخر میں خود بھی اس پر
دستخط کر کے اس نے کاغذ تہہ کر کے واپس جیب میں رکھ لیا۔

" اب ہماری آئندہ میٹنگ براڈ سسٹم کی تکمیل کے بعد ہو گی۔
تب تک گڈ بائی"...... چیف باس نے کہا اور اٹھ کر بیرونی
دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ ڈاکٹر ہاشم
ہلاک ہوئے چار روز گزر چکے تھے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس، ٹا
حتیٰ کہ عمران کی اپنی سرتوڑ کوششوں کے باوجود اب تک حم
آوروں کے بارے میں کوئی معمولی سا کلیو بھی نہ مل سکا تھا۔
"عمران صاحب۔ اس بار تو انتہائی حیرت انگیز معاملات سام
رہے ہیں۔ ڈاکٹر ہاشم پر حملہ کرنے والے تو اس طرح غائب ہوگئے
ہیں جیسے ان کا سرے سے کوئی وجود ہی نہ ہو"...... بلیک زیرو
کہا۔
"ہاں۔ اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ
ہیں لیکن ناامید ہونے کی ضرورت نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کہیں
کہیں سے ان کا کوئی نہ کوئی کلیو بہرحال مل جائے گا"...... عمرا
نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی

بجی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"جولیا بول رہی ہوں باس۔ ابھی ابھی صدیقی نے اطلاع دی ہے
کہ اس نے اس کار کا پتہ چلا لیا ہے جس کار میں سے ڈاکٹر ہاشم کی کار
پر میزائل فائر کیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی پرجوش لہجے
میں کہا گیا۔
"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"یہ بات پہلے ہی معلوم کر لی گئی تھی باس کہ ڈاکٹر ہاشم کی کار پر
ایک سرخ رنگ کی کار سے اچانک میزائل فائر کیا گیا ہے اور پھر یہ
سرخ رنگ کی کار غائب ہو گئی۔ اس کار کا نمبر، ماڈل اور کلر تو معلوم
ہو گیا تھا لیکن یہ نمبر بھی جعلی ثابت ہوا اور کار بھی کہیں نہیں مل
رہی تھی۔ اب صدیقی نے اطلاع دی ہے کہ یہ کار ویسٹرن آٹو موبائلز
کی ورکشاپ میں موجود ہے۔ اس نے اسے ورکشاپوں میں تلاش
کرنے کی کوشش کی اور آخر کار وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے
بتایا ہے کہ اس نے اس کار کو اس کے عقبی بمپر پر موجود ایگل کی
تصویر سے پہچانا ہے ورنہ اس کا رنگ تبدیل کر دیا گیا ہے اور نہ
صرف رنگ بلکہ اس کا فرنٹ اور عقبی بتیاں بھی تبدیل کر کے اس کا
ماڈل بھی تبدیل کر دیا گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"کیا صدیقی کنفرم ہے کہ یہ وہی کار ہے"...... عمران نے
مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ویسٹرن آٹو موبائلز ورکشاپ راج گھاٹ میں ہے۔ وہ وہ
موجود ہے اور مزید ہدایات چاہتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تم اسے کہہ دو کہ وہ وہیں رہے۔ میں عمران کو ٹریس کر
اس کے پاس بھیج رہا ہوں تاکہ عمران اس بارے میں کنفرم
حاصل کر کے آگے بڑھ سکے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑ
کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ ہٹا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر
شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ویسٹرن آٹو موبائلز ورکشاپ راج گھاٹ کا نمبر دیں"۔ عمرا
نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا۔ عمران۔
کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار
نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ویسٹرن آٹو موبائلز ورکشاپ"...... ایک مردانہ آواز سنا
دی۔

"ورکشاپ فورمین سے بات کرائیں۔ میں نے ایک کام کے
سلسلے میں بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ فورمین اسلم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور
مردانہ آواز سنائی دی۔

"اسلم صاحب۔ میں پرنس آف ڈھمپ کا سیکرٹری بول رہا
ہوں"...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے حیرت
بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈھمپ ہمالیہ کی ترائی میں ایک آزاد ریاست ہے اور پرنس اس
کے پرنس ہیں اور پاکیشیا میں رہتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ حکم جناب۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... اسلم
نے اس بار مرعوب سے لہجے میں جواب دیا۔

"پرنس کو پرانے ماڈل کی کاروں کی خرید و فروخت کا انتہائی شوق
ہے اور ان کے پاس پرانے ماڈل کی کاروں کی وسیع رینج موجود ہے
لیکن باوجود سر توڑ کوشش کے وہ پورٹل سٹار کار حاصل نہیں کر سکے
جبکہ ان کے پاس پورٹل ٹیکلس کار موجود ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے
کہ آپ اس قدر ماہر ہیں کہ آپ کسی بھی ماڈل کی کار کو کسی دوسرے
ماڈل میں اس طرح تبدیل کر سکتے ہیں کہ کوئی پہچان ہی نہیں سکتا۔
کیا آپ پورٹل ٹیکلس کو پورٹل سٹار میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ یہ
بات آپ کو معلوم ہونی چاہیئے کہ پرنس آپ کو آپ کے تصور سے

بھی زیادہ معاوضہ دیں گے اور آپ کی ورکشاپ کے مالکان کو البتہ علیحدہ پیمنٹ کی جائے گی بشرطیکہ آپ ایسا کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

" یہ تو بہت پرانا ماڈل ہے جناب"...... اسلم نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو میں نے کثیر معاوضے کی بات کی ہے جو دس لاکھ تک بھی ہو سکتا ہے اور آپ کو پیشگی ادا کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں آپ اگر قدیم کاروں کے کباڑیوں سے جو کچھ خریدیں گے اس کی پیمنٹ علیحدہ کی جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ یہ کام ہو سکتا ہے۔ میری نظر میں ایسے لوگ موجود ہیں جہاں سے ضروری چیزیں خریدی جا سکتی ہیں۔ بہرحال کام ہو جائے گا"...... اسلم نے کہا۔

" اوکے۔ پھر میں آپ کی ورکشاپ میں آرہا ہوں تاکہ پرنس کی طرف سے آپ کے ساتھ معاہدہ کیا جا سکے اور آپ کو رقم بھی ادا کی جا سکے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب۔ میں آپ کا منتظر رہوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور میں پرنس کا سیکرٹری ہوں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ بات آپ نے کس پیرائے میں کی ہے"...... بلیک زیرو نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ صدیقی نے بتایا ہے کہ کار کا ماڈل تبدیل کیا گیا ہے حالانکہ یہ کام انتہائی مشکل ہے اس لئے میں چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی اس ورکشاپ میں ایسا ہو سکتا ہے یا صدیقی کو غلط فہمی ہوئی ہے لیکن اب صدیقی کی بات کنفرم ہو گئی ہے اس لئے اب مشن کے لئے کلیو آسانی سے مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اسے خدا حافظ کہہ کر تیزی سے مڑا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار راج گھاٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ راج گھاٹ کا علاقہ آٹو موبائل ورکشاپوں کا گڑھ تھا اس لئے وہاں بے شمار بڑی چھوٹی آٹو موبائل ورکشاپیں تھیں اس لئے عمران نے کار کی رفتار آہستہ کی اور ورکشاپوں کے بورڈ پڑھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ویسٹرن ورکشاپ شاید اس علاقے کی سب سے بڑی اور جدید ورکشاپ تھی۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر وہ جیسے ہی نیچے اترا ایک طرف سے صدیقی تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔

" عمران صاحب۔ آپ کو چیف اس طرح ہر جگہ بھیج دیتا ہے جیسے آپ ہمارے انکوائری آفیسر ہوں"...... صدیقی نے قریب آ کر کہا۔

" تم لوگ سیدھے سادے ہو اس لئے چیف کو چکر نہیں دے سکتے اور چیف ایک ایسی مخلوق ہوتی ہے کہ جب تک اسے چکر نہ دیا جائے اس سے کوئی بات منوائی ہی نہیں جا سکتی"...... عمران نے

جواب دیا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ چیف کو چکر دینے آجاتے ہیں"....... صدیقی نے کہا۔

" ارے کہاں۔ صرف کوشش کرتا رہتا ہوں۔ بہرحال اس کوشش کے نتیجے میں اب وہ مجھ پر اتنا اعتبار کرنے لگ گیا ہے کہ ہر جگہ مجھے کنفرمیشن کے لئے بھجوا دیتا ہے۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ تم نے کیسے کار کو ٹریس کیا اور کس بات پر تمہیں شک پڑا اور کس طرح تم کنفرم ہوئے کہ یہ وہی کار ہے جو ڈاکٹر ہاشم کی ہلاکت میں استعمال ہوئی ہے"....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ کار کے بارے میں تو معلومات موقعہ واردات سے ہی مل گئی تھیں لیکن باوجود کوشش کے کار نہ مل رہی تھی جس پر میرے ذہن میں خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ کار استعمال ہونے کے بعد کسی ورکشاپ میں چھپا دی گئی ہو اور ہم اسے رہائش گاہوں اور ہوٹلوں میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ چنانچہ اس خیال کے تحت میں نے ورکشاپوں میں اس کار کی تلاش شروع کر دی۔ پھر مجھے اطلاع مل گئی کہ ایسی ایک کار ویسٹرن آٹو موبائلز ورکشاپ میں دیکھی گئی ہے۔ میں یہاں آیا تو یہاں وہ کار موجود نہیں تھی لیکن ایک کار ایسی موجود تھی جس کا کلر اور ماڈل تو اور تھا لیکن اس کے عقبی بمپر پر وہ نشان موجود تھا جو بتایا گیا تھا جس پر میں سمجھ گیا کہ کار کا کلر اور ماڈل تبدیل کر دیا گیا ہے تاکہ اسے پہچانا نہ جا سکے"۔ صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

۔ لیکن ظاہر ہے تم نے جولیا کو اطلاع دینے سے پہلے اپنی بات کو کنفرم تو کیا ہو گا"....... عمران نے کہا۔

" میں نے یہاں کے ایک چھوٹے مستری کو رقم دے کر یہ معلوم کر لیا ہے کہ یہ کار وہی ہے۔ اس میں ایسی تبدیلی کی گئی ہے پھر میں نے جولیا سے بات کی تاکہ آئندہ کے سلسلے میں ہدایات لی جا سکیں کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس ورکشاپ کا مالک قومی اسمبلی کا ممبر بھی ہے اور وزیر بھی رہا ہے"....... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تو کیا وزیر اور ممبر نے یہ کام کیا ہو گا۔ بہرحال آؤ میرے ساتھ"۔ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ورکشاپ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ورکشاپ بے حد وسیع و عریض تھی اور وہاں باقاعدہ سیکشن بنے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ فورمین اسلم تک پہنچ چکے تھے۔

" میرا نام علی عمران ہے اور میں پرنس آف ڈھمپ کا سیکرٹری ہوں"....... عمران نے کہا تو اسلم نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں اس سے مصافحہ کیا اور صدیقی حیرت بھرے انداز میں دیکھتا رہ گیا۔

" میں رقم لے آیا ہوں اسلم صاحب۔ لیکن پہلے مجھے اپنا کیا ہوا کوئی کام دکھائیں تاکہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ آپ واقعی اس کام کے ماہر ہیں"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اسے دوبارہ جیب میں رکھ لیا تو فورمین اسلم کی آنکھوں میں تیز چمک سی

ابھر آئی۔

"آئیے جناب۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں۔ اتفاق سے ایک یہاں موجود ہے"...... فورمین اسلم نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر ایک نیلے رنگ کی کار کے قریب آ گیا۔ عمران نے صدیقی کی طرف دیکھا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا جس سے عمران سمجھ گیا کہ یہ وہی کار ہے جس کے بارے میں صدیقی نے اطلاع دی تھی۔ فورمین اسلم انہیں بتا رہا تھا کہ یہ کس کلر اور کس ماڈل کی کار تھی اور اس نے اسے کس طرح تبدیل کیا ہے۔

"ویری گڈ اسلم صاحب۔ آپ واقعی اپنے کام کے ماہر ہیں لیکن ورکشاپ کے مالکان یا مینجر حضرات کو بھی اس تبدیلی کا علم ہوتا ہے یا نہیں کیونکہ بہرحال یہ قانون کی رو سے جرم ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ ماڈل کی تبدیلی تو جرم کے زمرے میں آ سکتی ہے البتہ کلر تبدیل کرنا تو جرم نہیں ہے۔ ویسے مینجر صاحب نے صرف اس کلر تبدیل کرنے کا کہا تھا لیکن جو صاحب اسے لے آئے تھے انہوں نے مجھے پرائیویٹ طور پر اس کا ماڈل بھی تبدیل کرنے کا کہا تھا۔ اب آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو گا۔ آپ صرف کلر تبدیل کرنے کی بات کریں گے باقی کام ہم خود کر لیں گے"...... اسلم نے کہا۔

"اچھا۔ کون آدمی تھا جس نے ماڈل تبدیل کرایا ہے۔ کوئی صاحب ذوق ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ بہت بڑے آدمی ہیں جناب۔ رین بو کلب کے مالک راشیل صاحب"...... اسلم نے آہستہ سے لیکن بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوہ واقعی۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہو گیا ہوں۔ اب میں پرنس کو آپ کی مہارت کنفرم کرا دوں گا اور ایک گھنٹے بعد کار آپ تک پہنچ جائے گی اور رقم بھی"...... عمران نے کہا تو اسلم نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران صدیقی کو ساتھ لے کر ورکشاپ سے باہر آ گیا۔

"یہ سب کیا چکر ہے عمران صاحب"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے اسے پہلے فون کرنے اور اس سے ہونے والی بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

"اوہ۔ تو یہ سارا کام آپ نے اصل آدمی تک پہنچنے کے لئے کیا ہے حالانکہ یہ بات اسلم سے براہ راست بھی پوچھی جا سکتی تھی"۔ صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو لوگ کار کا ماڈل تبدیل کرا رہے ہیں تمہارا کیا خیال ہے کہ انہوں نے یہاں اپنی اصل شناخت ظاہر کی ہو گی۔ ویسے ہمیں کسی فرضی نام اور پتے سے واسطہ پڑتا"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اب اس راشیل کے پاس جانا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"اس کا فیصلہ چیف کرے گا کہ کیا وہ ہمیں وہاں بھیجنا چاہتا ہے یا اس راشیل کو اغوا کرا کر اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہے"۔ عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اپنی کار میں

موجود ٹرانسمیٹر کے ذریعے پہلے ٹائیگر سے رابطہ کیا۔

"ٹائیگر۔ کیا تم رین کلب کے مالک راشیل کو جانتے ہو۔ اوور"۔ عمران نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"یس باس۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"کیا وہ کسی بھی طرح ڈاکٹر ہاشم والی واردات میں ملوث ہو سکتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔ صدیقی اس کے ساتھ ہی سائیڈ سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر ہاشم والی واردات میں۔ اوہ نہیں جناب۔ میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ واردات والے روز اور اس سے پہلے کئی روز سے راشیل کافرستان میں رہا ہے اور واردات کے اگلے روز وہ کافرستان سے پاکیشیا پہنچا ہے اور اس کے کلب کے دفتر میں بھی کسی اجنبی کو نہیں دیکھا گیا باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"اوکے۔ پھر بات ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ ہمارا اندازہ غلط ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ اندازہ درست ہے۔ راشیل اس میں ملوث ہے۔ باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے مؤدبانہ لہجے میں ساری تفصیل بتا دی حتیٰ کہ اس نے ٹائیگر سے ہونے والی بات بھی دوہرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام ہوا ہے۔ اس راشیل کو اغوا کرا کر اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کی ضرورت ہے۔ کیا تم یہ کام کر لو گے یا میں ممبران کو احکامات دوں۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا جناب اور یہ کام رانا ہاؤس میں آسانی سے ہو جائے گا۔ مجھے صرف آپ کی اجازت کی ضرورت تھی۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ جلد از جلد یہ کام کر کے مجھے تفصیلی رپورٹ دو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ اس نے دوبارہ ٹائیگر سے

رابطہ کیا تھا۔

"یس باس۔ اوور"....... ٹائیگر نے کہا۔

"اس راشیل کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤ۔ جس قدر جلد
ہو سکے۔ میں وہیں موجود ہوں گا۔ کیا تم یہ کام کر لو گے یا۔ اوو
عمران نے کہا۔

"انتہائی آسانی سے یہ کام ہو جائے گا باس۔ میں اس کے
سے باہر جانے والے خفیہ راستے سے واقف ہوں اور اس تک
کسی شبے کے پہنچ بھی سکتا ہوں۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ لے آؤ اسے۔ اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا
ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ بے حد سنجیدہ ہیں۔ کیا بات ہے"۔ صد
نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ڈاکٹر ہاشم پاکیشیا کا بہت بڑا سرمایہ تھا صدیقی اور اس کی مو
سے پاکیشیا کو واقعی ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور تم جانتے ہو
جہاں معاملہ ملک کے مفاد کا ہو وہاں سنجیدگی نام کی چیز خود بخود
وارد ہو جاتی ہے۔ تم سناؤ۔ اب تمہارا کیا پروگرام ہے کیونکہ بہرحا
اس دریافت کا سہرا تمہارے سر ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"میں بھی آپ کے ساتھ ہی رانا ہاؤس جاؤں گا۔ میں خود اپ
سامنے اپنی کوشش کو منطقی انجام تک پہنچتے دیکھنا چاہتا ہوں"
صدیقی نے کہا۔

"اوکے۔ پھر کار لے کر آجاؤ"....... عمران نے کہا تو صدیقی سر ہلاتا
عمران کی کار سے اترا اور ایک سائیڈ پر موجود اپنی کار کی طرف
گیا تو عمران نے کار سٹارٹ کی اور اسے ٹرن کر کے آگے بڑھا

دروازے پر دستک کی آواز سن کر بڑی سی آفس ٹیبل کے
بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے بے اختیار چونک کر سر اٹھایا۔
دروازے کی طرف چند لمحے غور سے دیکھنے کے بعد اس نے میز
کنارے پر موجود سوئچ پینل پر موجود بٹنوں میں سے ایک بٹن پر
کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ خودبخود کھلا اور ایک لمبے قد اور
جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ چوڑا، پیشانی فراخ اور
نہ صرف بڑی بڑی تھیں بلکہ ان میں ذہانت کی تیز چمک بھی
تھی۔

"آؤ کرنل روسل۔ میں تمہارا ہی منتظر تھا"....... میز کے پیچھے
ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی کال ملتے ہی میں نے طیارہ چارٹرڈ کرایا اور سیدھا
پہنچ گیا ہوں لارڈ صاحب۔ حکم فرمائیں"....... اس آدمی نے

دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاروے گروپ کے ہاروے کو جانتے ہو"....... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ میرے ساتھ وہ کام بھی
کرتا رہا ہے اور میرا گہرا دوست بھی رہا ہے"....... کرنل روسل نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ بھی تمہیں معلوم ہو گا کہ ہاروے گروپ کا تعلق غنڈوں
اور بدمعاشوں کے سینڈیکیٹ سے ہے"....... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اچھی طرح علم ہے۔ لیکن ہاروے کا گروپ علیحدہ ہے۔
وہ صرف انتظامی طور پر مارشل کے انڈر ہے ورنہ وہ خودمختار
ہے"....... کرنل روسل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اب میری بات غور سے سنو۔ ہاروے گروپ نے
پاکیشیا میں ایک سائنس دان کے خلاف کام کیا ہے اور اسے ہلاک کر
دیا ہے اور اب خدشہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہاروے کا سراغ
لگا لے گی اور پھر وہ لوگ یقیناً انتقام لینے کے لئے یہاں البانا پہنچیں
گے اور میں نہیں چاہتا کہ ہاروے ان کے ہاتھ لگ سکے۔ میں نے
ہاروے گروپ کو انڈر گراؤنڈ کر دیا ہے اور ہاروے بھی سامنے نہیں
آئے گا لیکن میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فری
ہینڈ دے دیا جائے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اپنے گروپ
کے ساتھ مل کر یہاں البانا میں ان کے خلاف کام کرو گے اور ان کا
خاتمہ تمہارا مشن ہو گا۔ تمہیں اس کا معاوضہ تمہاری ڈیمانڈ سے بھی

ڈبل دیا جائے گا۔ کیا تم تیار ہو"...... لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں اور میرا گروپ ان دنوں فارغ ہی ہیں اور یہ کا[م] ویسے بھی دلچسپ ہے اور اس کا معاوضہ بھی ڈبل ملے گا اس لئے ہر صورت میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں"...... کرنل روسل جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو" لارڈ نے پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کا تو میں نے صرف نام سنا ہوا ہے البتہ اس لئے کام کرنے والے علی عمران کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور خیال ہے کہ اگر اس کا خاتمہ کر دیا جائے تو پاکیشیا سیکرٹ سرو[س] بے بس ہو کر رہ جائے گی"...... کرنل روسل نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اصل چہروں میں نہ آئیں۔ پھر ت[م] انہیں کیسے ٹریس کرو گے"...... لارڈ نے کہا۔

"سر یہ انتہائی آسان سی بات ہے۔ وہ اگر ہاروے کے خلاف کرنے آئیں گے تو لامحالہ وہ مارشل سینڈیکیٹ کے ذریعے ہاروے ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح ہم انہیں نہ صرف ٹریس کر لیں گے بلکہ اچانک حملہ کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے" کرنل روسل نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تمہاری یہ بات سن کر مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ تم واقعی یہ کام کر لو گے۔ اب اپنا معاوضہ بتا دو اور کام سنبھال لو"...... لا[رڈ]

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ پچاس لاکھ ڈالر معاوضہ ہو گا۔ پچیس لاکھ پیشگی اور پچیس لاکھ کام کے بعد"...... کرنل روسل نے کہا تو لارڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چیک بک نکال کر اس نے میز پر پڑے ہوئے قلمدان سے ایک قلم نکالا اور پچیس لاکھ ڈالرز کا چیک لکھ کر اس نے اسے چیک بک سے علیحدہ کیا اور کرنل روسل کی طرف بڑھا دیا۔

"تھینک یو سر۔ اب آپ بے فکر ہو جائیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا"...... کرنل روسل نے چیک کو ایک نظر دیکھ کر تہہ کر کے جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"میں آج یہاں سے ولنگٹن جا رہا ہوں اور جب تک مجھے کامیابی کی خبر نہیں ملے گی میں ولنگٹن میں ہی رہوں گا۔ البتہ تم نے ان کی لاشیں محفوظ رکھنی ہیں۔ میں انہیں خود چیک کراؤں گا"۔ لارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ سے رابطہ کیسے ہو گا"...... کرنل روسل نے کہا۔

"میری خصوصی فریکونسی نوٹ کر لو اور اپنی خصوصی فریکونسی مجھے بتا دو تاکہ میں بھی تم سے ساتھ ساتھ رپورٹیں لیتا رہوں"۔ لارڈ نے کہا اور پھر ان دونوں نے اپنی اپنی مخصوص فریکونسی ایک دوسرے کو بتا دی اور پھر کرنل روسل اجازت لے کر اٹھا اور

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد لارڈ نے
دبا کر دروازہ لاک کیا اور پھر سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور
کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایچ ون بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ا
بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لارڈ برگسان بول رہا ہوں"...... لارڈ نے بڑے باوقار لہجے
کہا۔

"یس چیف۔ حکم"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ
حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہاروے۔ میں نے تمہارے مشورے پر کرنل روسل کو کال
اور کرنل روسل نے مشن لے لیا ہے۔ میں نے اسے نصف ادا
بھی کر دی ہے۔ لیکن میں نے اسے تمہارے یا تمہارے گروپ
متعلق یہ نہیں بتایا کہ تم براڈ سسٹم لیبارٹری کی حفاظت کر ر
ہو۔ میں نے اسے صرف اتنا کہا کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت ا
گراؤنڈ ہو چکے ہو"...... لارڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت اچھا ہوا ہے لارڈ صاحب۔ کرنل روسل بے حد تیز
فعال آدمی ہے۔ ملٹری انٹیلی جنس میں اس نے شاندار کارنا
سرانجام دیئے ہوئے ہیں۔ ویسے بھی وہ ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی
میں رہا ہے اس لئے وہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صر
ڈھونڈ نکالے گا بلکہ ان کا خاتمہ بھی کر دے گا اور اگر نہ بھی کر

ب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ اگر یہ لوگ یہاں براڈ
سسٹم لیبارٹری تک پہنچ بھی گئے تو یہاں ہم خود موجود ہیں اس لئے
ب ان کا خاتمہ یقینی ہو چکا ہے"...... دوسری طرف سے ہاروے نے
جواب دیا۔

"صرف ایک ماہ کی مہلت ہمیں درکار ہے اس لئے میں نے کرنل
روسل کو کال کیا ہے کہ کم از کم وہ انہیں الجھائے گا۔ ویسے میں نے
مارشل کو بھی حکم دے دیا کہ اس کے سینڈیکیٹ کے لوگ بھی ان
کے خلاف کام کریں گے"...... لارڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آخر یہ کس کس سے بچ سکیں گے"۔
ہاروے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب تم نے محتاط رہنا ہے"...... لارڈ نے کہا۔

"کرنل روسل سے رابطہ کیسے ہو گا لارڈ صاحب تاکہ میں بھی
ساتھ ساتھ اس سے رابطہ رکھوں"...... ہاروے نے کہا۔

"اس نے اپنی ذاتی فریکونسی دی ہے مجھے"...... لارڈ نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتا دی۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب سب کچھ اوکے ہو
جائے گا"...... ہاروے نے کہا تو لارڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا
اور اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

رانا ہاؤس کے بلیک روم میں ایک لمبے قد اور درمیانے
آدمی راڈز میں جکڑا ہوا کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہو
تھی۔ اس کے سامنے کرسیوں پر عمران، صدیقی اور ٹائیگر تینو
موجود تھے جبکہ جوزف اور جوانا ان کرسیوں کی سائیڈ میں کھڑے
تھے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"...... عمران نے جوانا سے
جوانا آگے بڑھا اور اس نے ایک ہی ہاتھ سے اس کا منہ اور ناک
کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمو
ہونے شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور پیچھے ہٹ کر دوبا
جوزف کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کرا
ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے بے اختیار اٹھنے کی کو
کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف

کر ہی رہ گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ اوہ۔ اوہ تم ٹائیگر۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں"۔ اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام راشیل ہے اور تم رین بو کلب کے مالک ہو"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر یہ سب کیا ہے۔ ٹائیگر تم بتاؤ۔ کیا بات ہے۔ میں کہاں ہوں اور یہ کون لوگ ہیں"...... راشیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ علی عمران صاحب ہیں میرے باس اور یہ ان کے ساتھی ہیں اور سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ باس پوچھے اس کا درست جواب دے دو"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ہیں علی عمران۔ لیکن میرا تو کسی ایسے جرم سے کوئی تعلق نہیں ہے جس کے لئے مجھے پکڑا جائے"...... راشیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم کس قسم کے جرائم میں ملوث رہتے ہو اور تم نے میرے بارے میں کیوں ایسی بات کی ہے جبکہ تم مجھے پہچانتے ہی نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے تمہارا نام سنا ہوا ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو اور ٹائیگر میرا دوست ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں صرف عام سے اسلحے کو ڈیل کرتا ہوں۔ ایسا کوئی جرم میں نے کبھی

نہیں کیا جس میں سیکرٹ سروس دلچسپی لے سکے"...... راشیل نے
جواب دیا۔

" حالانکہ تم ایسے جرم میں نہ صرف ملوث ہو بلکہ تم نے اس میں
بنیادی کردار ادا کیا ہے"...... عمران نے کہا تو راشیل بے اختیار
چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا مطلب۔ کون سا جرم"...... راشیل نے کہا۔

" پاکیشیا کے انتہائی اہم ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر ہاشم کو ہلاک کر دیا
گیا ہے۔ رضا روڈ پر ان کی کار پر میزائل فائر کیا گیا اور ان کی کار بھی
تباہ ہو گئی اور وہ خود بھی اور ان کا ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا۔ کار پر
جعلی نمبر تھا۔ بہرحال ہم نے کار ٹریس کر لی ہے۔ یہ کار تم نے راج
گھاٹ کی ویسٹرن آٹو موبائلز ورکشاپ میں پہنچائی اور فورمین اسلم
کو تم نے کار کے کلر کے ساتھ ساتھ اس کا ماڈل بھی تبدیل کرنے
کے لئے کہا لیکن تمہیں شاید معلوم نہ تھا کہ کار کے عقبی بمپر کے
کونے پر ایک خصوصی سٹیکر موجود تھا جسے موقع واردات پر ہی
چیک کر لیا گیا تھا اور یہ سٹیکر اب بھی کار پر موجود ہے"...... عمران
نے سرد لہجے میں کہا تو راشیل کے چہرے کا رنگ بدل سا گیا۔

" یہ سب غلط ہے۔ میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ یہ کب کی
بات ہے"...... راشیل نے کہا تو عمران نے اسے تاریخ بتا دی۔

" میں تو اس تاریخ سے ایک ہفتہ پہلے کافرستان چلا گیا تھا اور اس
تاریخ کے اگلے روز واپس آیا ہوں۔ تم بے شک کسی سے پوچھ لو اور

اگر تم کہو تو میں کافرستان میں ان لوگوں کے فون نمبر دے سکتا
ہوں جہاں میں ٹھہرا تھا۔ وہ میری بات کی تصدیق کر دیں گے"۔
راشیل نے کہا۔

" جوزف"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے
جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا۔

" الماری سے تیزاب کی بوتل نکالو اور راشیل کے چہرے پر پوری
بوتل انڈیل دو تاکہ آئندہ میرے سامنے جھوٹ بولنے کی جرأت نہ کر
سکے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا اور مڑ کر ایک سائیڈ پر موجود
الماری کی طرف بڑھ گیا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم یقین کرو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم
بے شک تصدیق کرا لو"...... راشیل نے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران
خاموش بیٹھا رہا جبکہ جوزف نے الماری سے ایک بڑی سی بوتل نکالی
اور الماری کے پٹ بند کر کے وہ واپس مڑا اور راشیل کی طرف بڑھ
گیا۔

" پہلے تھوڑا سا تیزاب اس کے ہاتھ پر ڈال دینا تاکہ اسے معلوم ہو
سکے کہ یہ تیزاب کس قدر طاقتور ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم یقین کیوں نہیں کر رہے۔ میں واقعی

سچ کہہ رہا ہوں"...... راشیل نے انتہائی جذباتی انداز میں چیختے
کہا لیکن عمران خاموش رہا جبکہ جوزف نے اس کے قریب جا کر
اطمینان بھرے انداز میں بوتل کا ڈھکن کھولا اور تھوڑا سا تیزاب
نے راشیل کے ایک ہاتھ پر ڈال دیا تو چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ
راشیل کے ہاتھ سے دھواں سا اٹھا اور کمرہ راشیل کی چیخوں سے گونج
اٹھا۔ وہ بری طرح پھڑکنے لگا تھا۔

"اب اس کے چہرے پر پوری بوتل انڈیل دو"...... عمران
انتہائی سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔

"رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ"...... راشیل نے بلک
ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوزف
روک دیا۔

"سب کچھ سچ بتا دو تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے ورنہ"۔ عمرا
کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

"وہ۔ وہ۔ یہ کار ایکریمیا کی ریاست البانا کے مارشل سینڈیکیٹ
کے آدمیوں نے استعمال کی تھی"...... راشیل نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"البانا میں ایک انتہائی طاقتور سینڈیکیٹ ہے جسے مار
سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے۔ وہ اسلحہ کی اسمگلنگ میں بھی بین الاقو
سطح پر کام کرتے ہیں اس لئے میرے بھی ان سے تعلقات ہیں اور
کی وجہ سے مجھے بے حد مفادات پہنچتے ہیں۔ مارشل نے مجھے فون

کہ اس کے آدمی ایک مشن کے تحت پاکیشیا آ رہے ہیں۔ میں ان سے
تعاون کروں۔ مجھے کثیر معاوضہ دیا جائے گا۔ میں نے حامی بھر لی۔ پھر
مارشل کے چار آدمی میرے پاس پہنچے اور انہوں نے میرے ساتھ بیٹھ
کر مکمل منصوبہ بندی کی۔ وہ کسی سائنس دان کو ہلاک کرنا چاہتے
تھے اور یہ بھی چاہتے تھے کہ یہاں کسی بھی ایجنسی کو اس کے بارے
میں کوئی کلیو نہ ملے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں انہیں ایک کار، ایک
میزائل گن مہیا کروں اور کار پر جعلی نمبر پلیٹ ہو اور دوسری بات یہ
کہ واردات کے بعد یہ کار میرے اڈے پر پہنچا دی جائے گی لیکن میں
اس کار کو ختم کر دوں۔ یا تو اسے بم سے تباہ کر دوں یا کسی دلدل
میں ڈبو دوں۔ میں نے حامی بھر لی۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ یہاں رہ کر
کسی بھی طرح اس کیس میں ملوث ہو جاؤں۔ چنانچہ میں انہیں اڈا
اور کار مہیا کر کے کافرستان چلا گیا۔ پھر مجھے وہاں جب اطلاع ملی کہ
کام ہو گیا ہے تو میں اگلے روز واپس آیا تو اڈے پر کار موجود تھی۔ میں
نے اسے ورکشاپ پہنچا کر فورمین کو ہدایت کی کہ اس کا کلر اور ماڈل
بھی بدل دو۔ میں کار سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا تھا اور میرا خیال تھا
کہ اس طرح کوئی اس کار کو پہچان نہ سکے گا"...... راشیل نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مارشل سینڈیکیٹ کو فون کر کے اپنی بات کنفرم کرا
سکتے ہو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کرا سکتا ہوں"...... راشیل نے کہا تو عمران نے سامنے

تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

" نمبر بتاؤ"....... عمران نے کہا تو راشیل نے ایکریمیا اور البانا کے رابطہ نمبر کے ساتھ ساتھ مارشل کلب کے نمبر بتا دیئے تو عمران نے نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے جوانا کو اشارہ کیا تو جوانا نے آگے بڑھ کر فون اٹھایا اور عمران کے ہاتھ سے رسیور لے کر وہ سامنے بیٹھے ہوئے راشیل کی طرف بڑھا اور پھر رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔

" مارشل کلب"....... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے رین بو کلب کا راشیل بول رہا ہوں۔ چیف مارشل سے بات کراؤ"....... راشیل نے کہا۔

" چیف ولنگٹن گئے ہوئے ہیں۔ تم روڈی سے بات کر لو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" کراؤ بات"....... راشیل نے کہا۔

" ہیلو۔ روڈی بول رہا ہوں"....... ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

" راشیل بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے رین بو کلب کا راشیل"۔ راشیل نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں کال کی ہے"....... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

" سائنس دان والے سلسلے میں یہاں سرکاری ایجنسیاں بہت

تیزی سے کام کر رہی ہیں اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے آپ کے آدمیوں کے کاغذات ایئر پورٹ کے ریکارڈ سے حاصل کر لئے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"....... راشیل نے کہا۔

" تم پر تو کوئی شک نہیں پڑا"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" نہیں۔ میں تو ان دنوں ملک سے باہر تھا"....... راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم فکر مت کرو اور سب کچھ بھول جاؤ اور آئندہ کال نہ کرنا"۔ دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور پھر فون لا کر اس نے عمران کے سامنے تپائی پر رکھ دیا۔

" اب تو آپ کنفرم ہو گئے ہیں۔ اب مجھے چھوڑ دیں"....... راشیل نے کہا۔

" ان آدمیوں نے ڈاکٹر ہاشم کو ان کے مخصوص ایریئے سے نکلنے کے لئے کیا منصوبہ بندی کی تھی"....... عمران نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم۔ انہوں نے میرے سامنے منصوبہ بندی کی تھی کہ وہ کار پر میزائل فائر کرنے سے لے کر اڈے پر پہنچنے اور پھر فوراً ہی چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا جانے کی بات کی تھی"....... راشیل نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

" تم نے پاکیشیا کے انتہائی اہم ترین سائنس دان کی ہلاکت میں

معاونت کر کے ناقابل تلافی جرم کیا ہے راشیل اس لئے تمہاری
تو یہی ہے کہ تمہیں زندہ زمین میں دفن کر دیا جاتا لیکن چونکہ تم
سچ بول کر تعاون کیا ہے اس لئے تمہاری موت آسان کر دی گئی
اور یہ کام جوانا کرے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے
راشیل کچھ کہتا جوانا کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا
دوسرے لمحے گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی راشیل کے حلق
نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ گولیاں اس
سینے پر پڑی تھیں اور وہ چند ہی لمحوں میں ہلاک ہو گیا۔

" اس کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈال دو"...... عمران نے اٹھ
ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر اور صدیقی بھی اٹھ کھڑے
ہوئے۔

کرنل روسل اپنے اڈے کے ایک کمرے میں موجود تھا کہ سامنے
پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل روسل نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ کرنل روسل بول رہا ہوں"...... کرنل روسل نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جیفرے بول رہا ہوں باس۔ مارشل کلب سے"...... دوسری
طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... کرنل روسل نے چونک
کر کہا۔

" باس۔ مارشل کلب کے جنرل مینجر روڈی کو پاکیشیا سے کسی
راشیل نے کال کی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ سائنس دان کی
ہلاکت والے کیس میں سرکاری ایجنسیاں تیزی سے کام کر رہی ہیں

اور انہوں نے ایئرپورٹ پر ان افراد کا ریکارڈ حاصل کر لیا ہے جنہوں
نے وہاں سائنس دان کی ہلاکت والی واردات میں کام کیا ہے"۔
جیفرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ درست لائن پر کام کر
رہے ہیں اور اب وہ البانا پہنچ جائیں گے"...... کرنل روسل نے کہا۔

"لیکن باس۔ اس راشیل نے تو یہی بتایا ہے کہ اس پر کسی ا
شک نہیں پڑا اور ظاہر ہے یہ لوگ میک اپ میں ہوں گے اور جعلی
کاغذات پر پاکیشیا گئے ہوں گے"...... جیفرے نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر اصلی آدمیوں کے ریکارڈ تک پہنچ گئی
ہے تو وہ ان پر کام مکمل کرے گی۔ ان کے ایجنٹ ہر جگہ موجود ہیں
وہ اب اس طیارے کی چھان بین کریں گے اور پھر یہاں ایکریمیا میں
وہ کھوج لگا لیں گے کہ یہ لوگ کہاں پہنچے ہیں۔ لامحالہ انہوں نے
مارشل کلب آکر بھی رپورٹ دی ہو گی اس لئے وہ مارشل کلب تک
بہرحال پہنچ جائیں گے"...... کرنل روسل نے جواب دیا۔

"یس باس۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... جیفرے نے کہا۔

"ایسا ہو سکتا ہے نہیں بلکہ ایسا ہو گا۔ میں جانتا ہوں ان لوگوں
کی کارکردگی۔ بہرحال اس سے ہمیں ہی فائدہ ہو گا۔ ہم اپنا مشن
آسانی سے مکمل کر لیں گے"...... کرنل روسل نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جیفرے نے جواب دیا۔

"اب تم میری ہدایات غور سے سن لو۔ یہ لوگ مارشل اور
روڈی دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو کور کر کے آگے بڑھیں گے
اس لئے تم نے اب مارشل کی ذاتی نگرانی اور اس کی رہائش گاہ کی
نگرانی اس انداز میں کرنی ہے کہ جیسے ہی یہ لوگ یہاں پہنچ کر
حرکت میں آئیں تمہیں علم ہو سکے۔ اسی طرح اس روڈی کی بھی تم
نے نگرانی کرنی ہے"...... کرنل روسل نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے پہلے ہی تمام بندوبست کیا ہوا ہے"۔
جیفرے نے جواب دیا۔

"اوکے۔ مجھے فوراً اطلاع دینا تاکہ ہم بغیر کوئی لمحہ ضائع کئے ان کا
خاتمہ کر کے مشن مکمل کر لیں"...... کرنل روسل نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس
نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"رابرٹ تم نے پاکیشیا میں علی عمران کی نگرانی کے سلسلے میں
کوئی بندوبست کیا ہے یا نہیں"...... کرنل روسل نے کہا۔

"آپ نے کہا تھا کہ آپ اطلاع دیں گے پھر کام کو آگے بڑھانا
ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ہاں۔ یہ بات میں نے اس لئے کی تھی کہ اگر تمہارا آدمی ان کی
نظروں میں آجاتا تو معاملات بگڑ بھی سکتے تھے لیکن تم نے وہاں کسی

سے بات بھی کی تھی یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ کرنل روسل نے کہا۔

"یس باس۔ وہاں ایک آدمی انتھونی ہے۔ وہ وہاں ایک ہوٹل میں سپروائزر ہے اور وہ اس علی عمران کو بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ اس سے میں نے بات کی تھی لیکن صرف اتنی کہ جب میں کہوں گا تو وہ کام کرے گا ورنہ نہیں"۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم اس انتھونی کو کہہ دو کہ وہ اب پاکیشیائی دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر رہے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت شاید ایک دو روز تک وہاں سے ایکریمیا روانہ ہو تو اس نے فوری ہمیں نہ صرف اطلاع دینی ہے بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیئے، نام اور باقی تفصیلات اور فلائٹ کے بارے میں تمام تفصیلات بھی بتانی ہیں"۔ کرنل روسل نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں اسے احکامات دے دیتا ہوں۔ وہ یہ کام آسانی سے کر لے گا"۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"۔۔۔۔۔۔ کرنل روسل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فلیچر بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل روسل بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ کرنل روسل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ۔ کیسے یاد کیا ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پاکیشیا سے ایکریمیا آنے والے کسی عام مسافر جہاز یا کسی چارٹرڈ طیارے کو چیک کرنے کا بندوبست اب بھی تمہاری تنظیم کرتی ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ کرنل روسل نے کہا۔

"ہمارا کام ہی یہی ہے۔ آپ کھل کر بات کریں کرنل"۔ فلیچر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے چند افراد ایکریمیا کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ جب وہ پاکیشیا سے روانہ ہوں گے تو مجھے ان افراد کے بارے میں بھی تفصیل مل جائے گی اور اس فلائٹ کے بارے میں بھی۔ ایکریمیا میں ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ راستے میں کہیں ڈراپ ہو جائیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ پاکیشیا سے ایکریمیا تک فلائٹ کے ہر سٹاپ پر ان کی نگرانی کی جائے تاکہ ہمیں حتمی طور پر معلوم ہو سکے کہ کیا یہ ایکریمیا پہنچ رہے ہیں یا نہیں۔ کیا تمہاری تنظیم یہ کام کر لے گی"۔۔۔۔۔۔ کرنل روسل نے کہا۔

"بالکل کر لے گی۔ ہمارا کام ہی یہی ہے بلکہ اگر آپ ہمارا شیڈولڈ معاوضہ ادا کریں تو اس فلائٹ کو ہی فضا میں تباہ کیا جا سکتا ہے"۔ فلیچر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اتنا بڑا اقدام ہم نہیں چاہتے۔ اس طرح بے شمار بین الاقوامی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ

ان افراد کی مسلسل نگرانی ہوتی رہے اور ساتھ ساتھ ہمیں رپورٹ
ملتی رہے"...... کرنل روسل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا کام"...... فلیچر نے کہا۔

"تو اپنا کوئی ایسا نمبر بتا دو جس پر تم سے چوبیس گھنٹے رابطہ
سکے تاکہ جیسے ہی وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں تمام تفصیلات
تک پہنچا دی جائیں"...... کرنل روسل نے کہا تو دوسری طرف
نمبر بتا دیا گیا اور ساتھ ہی معاوضہ بھی۔

"ٹھیک ہے۔ معاوضہ پیشگی پہنچ جائے گا۔ گڈ بائی"...... کرنل
روسل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس
کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے یقین
کہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کو موت سے بچنے کے لئے کوئی
راستہ نہ ملے گا اور وہ انتہائی آسانی سے ایئرپورٹ پر ہی ختم کر دیے
جائیں گے اور اگر ایسا نہ بھی ہو سکا تب بھی ان کا خاتمہ مشکل
رہے گا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک
زیرو حسب روایت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنی
مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر ہاشم کی ہلاکت کے سلسلے میں کوئی واضح بات سامنے آئی
ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فی الحال تو یہی معلوم ہوا ہے کہ ایکریمیا کی ایک ریاست البانا
میں کوئی مارشل سینڈیکیٹ ہے جو بین الاقوامی سطح پر اسلحہ کی
اسمگلنگ کا کام کرتا ہے۔ اس نے ڈاکٹر ہاشم کو اپنے آدمی بھیج کر
ہلاک کرایا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارشل سینڈیکیٹ۔ لیکن یہ سینڈیکیٹ تو بدمعاشوں اور
غنڈوں کی تنظیمیں ہوتی ہیں۔ ان کا ڈاکٹر ہاشم سے کیا تعلق"۔ بلیک

زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ ان کی خدمات اس سلسلے میں ہائر کی گئی ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ کوئی حکومت یا سرکاری تنظیم کسی سائنس دان کی ہلاکت کے لئے غنڈوں اور بدمعاشوں کو ہائر کرے اور پھر جس انداز میں ڈاکٹر ہاشم کو ان کے مخصوص ایریئے سے باہر لایا گیا ہے اور جس طرح انہیں ہلاک کرنے کے بعد یہ لوگ غائب ہوئے ہیں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کام عام غنڈوں اور بدمعاشوں کا نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن راشیل نے بہرحال مارشل کلب فون کر کے اس بات کو کنفرم کر دیا ہے کہ واقعی مارشل سینڈیکیٹ کے کسی گروپ نے یہ کارروائی کی ہے۔ اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ بلون نے واقعی پیشہ ور قاتلوں کی خدمات حاصل کی ہوں یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مارشل سینڈیکیٹ کو صرف کور کے طور پر سامنے لایا گیا ہو اور اصل کارروائی کسی تربیت یافتہ گروپ کی ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ دوسری صورت ہی درست ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر آپ کا کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" کیسا پروگرام"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

" ڈاکٹر ہاشم کی ہلاکت کا انتقام تو لینا ہی ہوگا"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" یہ کام سیکرٹ سروس کا نہیں ہے بلیک زیرو۔ حکومتی سطح پر ایسے کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں اور حکومت کی دوسری ایجنسیاں اس پر کام کرتی رہتی ہیں۔ تم خود سوچو کہ اگر سیکرٹ سروس البانا جا کر دس بارہ غنڈوں کو ہلاک کر دے گی تو اس سے کیا فرق پڑے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ اب اس سلسلے میں مزید کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" جب تک سیکرٹ سروس کے سلسلے میں کوئی کام سامنے نہ آئے ایسا سوچنا ہی حماقت ہے۔ البتہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات اس قدر سادہ نہیں ہیں جتنے ہمیں محسوس ہو رہے ہیں۔ کوئی نہ کوئی پیچیدگی موجود ہے اور مجھے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ وہ سرخ ڈائری مجھے دکھاؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ڈائری نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھول کر اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ صفحات پلٹتا رہا پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر

پریس کر دیئے۔
" انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔
" ایکریمین ریاست البانا کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"۔
عمران نے کہا۔
" ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند منٹ کی
خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھایا
اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
" امپیریل کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔
" میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا امپیریل کلب کے
مالک ابھی تک ہامپ ہی ہے"....... عمران نے کہا۔
" یس سر۔ ہامپ ہی کلب کے مالک ہیں"....... دوسری طرف
سے کہا گیا۔
" اچھا۔ بڑا مستقل مزاج آدمی ثابت ہوا ہے۔ بہرحال بات کرا
اس سے"....... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار
مسکرا دیا۔
" ہیلو۔ ہامپ بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری
لیکن باوقار آواز سنائی دی۔
" پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول

رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔
" ارے۔ ارے۔ عمران تم۔ اتنے طویل عرصے بعد تمہاری آواز
سنی ہے۔ کہاں غائب ہو گئے تھے"....... دوسری طرف سے انتہائی بے
تکلفانہ انداز میں چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔
" میں نے سوچا تھا کہ چوری چوری سے تو جا سکتا ہے لیکن ہیرا پھیری
سے تو نہیں جا سکتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم نے ایکریمیا کی راک ایجنسی
چھوڑ دی ہے لیکن بہرحال تم بڑے معروف فیلڈ ایجنٹ رہے ہو اس
لئے تم میرا فون نمبر ٹریس کر لو گے لیکن لگتا ہے کہ تم اب
خوبصورت آواز والی لیڈی سیکرٹری تک ہی محدود ہو کر رہ گئے ہو"۔
عمران کی زبان رواں ہو گئی۔
" میں نے شروع شروع میں واقعی کوشش کی تھی پھر بھول گیا۔
بہرحال اچھا ہوا کہ تم نے کال کر لیا۔ مجھے یہاں البانا میں تمہاری آمد
کا شدت سے انتظار تھا"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو نہ صرف
عمران بلکہ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔
" کیا مطلب۔ کیا تم نے علم نجوم سیکھ لیا ہے"....... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ہامپ بے اختیار ہنس
پڑا۔
" اس میں علم نجوم کا کیا تعلق۔ پورے البانا میں تمہارے
استقبال کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ گنیں صاف کی جا رہی
ہیں۔ بڑی بڑی تنظیموں کو الرٹ کیا جا رہا ہے اور تم جانتے ہو کہ

البانا میں اڑنے والی مکھی بھی کم از کم ہامپ کی نظروں سے نہیں بچ کر اڑ سکتی اس لئے ان تمام تیاریوں کا مجھے بھی ساتھ ساتھ علم ہوتا رہا۔ البتہ میں خوش تھا کہ میرے دوست کو اس قدر اہمیت دی جا رہی ہے۔ تمہارا فون نمبر مجھے معلوم نہیں تھا ورنہ میں خود تمہیں فون پر پیشگی مبارک باد دے دیتا"...... ہامپ نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا میں نہ سہی البانا میں تو میرے چاہنے والے موجود ہیں۔ ویسے یہ کون لوگ ہیں۔ ان کا حدود اربعہ کیا ہے تاکہ مجھے ان کی اہمیت کا تو احساس ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ البانا آؤ گے اور خوفزدہ ہو کر وہیں پاکیشیا میں ہی نہ بیٹھے رہو گے"...... ہامپ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے۔ کیسے نہیں آؤں گا۔ یہاں پاکیشیا میں تو کوئی مجھے ادھار دینے کے لئے تیار نہیں ہے اور جہاں میرا اس قدر شاندار استقبال ہونے والا ہو وہاں میں کیسے نہیں آؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ مجھے اچانک معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کے علی عمران کے خلاف یہاں ایک تنظیم کو ہائر کیا جا رہا ہے تو میں چونک پڑا۔ چونکہ تمہارا نام درمیان میں تھا اس لئے میں نے تفصیل سے معلومات حاصل کیں اور نتیجہ یہ کہ مجھے ساری تفصیلات کا علم ہو گیا۔ البانا میں یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم بلون نے کوئی خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہے جس میں کسی براڈ سسٹم پر کام ہو رہا ہے۔

اس سسٹم کے تحت خلائی سیاروں کی مدد سے پوری دنیا کا دفاع ناکارہ کیا جا سکتا ہے اور بلون اس سسٹم کو اسی مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتی ہے لیکن اس دوران بلون نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنے کی کوشش کی تو تم نے اس مشن کو مکمل نہ ہونے دیا جس کے نتیجے میں انہیں مشن کو شارٹ کرنا پڑا اور انہوں نے پاکیشیا کے کسی ایٹمی سائنس دان کو ہلاک کر دیا اور یہیں سے تمہارا نام اس سارے سلسلے میں اوپن ہوا۔ یہ مشن مارشل سینڈیکیٹ کے تحت کام کرنے والے ایک خفیہ گروپ ہاروے نے مکمل کیا تھا۔ مارشل سینڈیکیٹ ویسے تو غنڈوں اور بدمعاشوں پر مشتمل ہے لیکن ہاروے گروپ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹوں کا گروپ ہے اور یہ گروپ مخصوص مقاصد کے لئے کام کرتا ہے۔ اس گروپ کا انچارج ہاروے ایکریمین خفیہ ایجنسیوں میں کام کرتا رہا ہے لیکن جب تمہارا نام سامنے آیا تو بلون نے اپنا یہ سیکشن ہی آف کر دیا۔ ہاروے اور اس کے گروپ کو البانا اور دارالحکومت سے آف کر کے اس لیبارٹری میں بھجوا دیا گیا اور تمہارے خاتمے کے لئے ایک اور معروف ایجنٹ کرنل روسل کو اس کے گروپ سمیت کال کر لیا گیا اور کرنل روسل نے یہاں دو کام کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مارشل سینڈیکیٹ میں اپنے آدمی تعینات کر دیئے ہیں کیونکہ اسے معلوم ہے کہ تم جب بھی البانا آؤ گے لازماً تم مارشل کلب سے ہی اپنے کام کا آغاز کرو گے اس طرح وہ تمہیں ٹریس کر لے گا۔ دوسرا کام اس نے یہ

کیا ہے کہ پاکیشیا میں کسی کو کہہ دیا ہے کہ وہ ایئرپورٹ پر ڈ
دے تاکہ جب تم اپنے ساتھیوں سمیت البانا آنے لگو تو کرنل رو
کو اطلاع مل جائے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور تنظیم
کی خدمات بھی حاصل کر لی ہیں تاکہ جب تم پاکیشیا سے البانا آ
پاکیشیا سے البانا تک فلائٹ کی نگرانی کی جاسکے تاکہ تم راستے م
کہیں ڈراپ نہ ہو سکو اور اس کے ساتھ ہی البانا ایئرپورٹ پر
تمہارے خاتمے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں"۔ ہامپ نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے۔ مجھے کسی بات کا علم ہی نہیں اور واقعی وہا
میرے استقبال کے لئے اتنی زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں"
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" مجھے جیسے جیسے یہ تفصیلات ملتی رہی ہیں میری خوشی بڑھتی ر
کہ میرے دوست عمران کی اتنی اہمیت تو ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ
نے خود ہی کال کر لیا ورنہ میں نے یہ پروگرام بنایا تھا کہ ایئرپورٹ
خود ہی کارروائی کر کے تمہارے دشمنوں کا خاتمہ کر دوں اور
تمہیں اپنی پناہ میں لے لوں۔ پھر میں دیکھوں گا کہ کرنل روسل ا
اس کے آدمی تمہارا کیا بگاڑ سکتے ہیں"...... ہامپ نے کہا۔

"بہت شکریہ ہامپ۔ تم نے واقعی کلاس فیلو بلکہ بنچ فیلو اور
فیلو ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔ بہرحال مجھے اس لیبارٹری سے
دلچسپی ہے۔ کیا اس بارے میں کوئی تفصیل معلوم کر سکتے ہو

عمران نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ ہامپ ایسا نہیں کر
سکتا۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ البانا میں ہامپ کی کیا حیثیت
ہے۔ میں نے پہلے ہی معلوم کر لیا ہے کہ یہ لیبارٹری البانا ریاست
کے ایک دور دراز علاقے سن فورڈ میں موجود ہے۔ سن فورڈ ایک
ایسا علاقہ ہے جہاں قدرتی حسن بے پناہ ہے اس لئے سن فورڈ میں
کثیر تعداد میں سیاح آتے جاتے رہتے ہیں"...... ہامپ نے کہا۔

"لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات۔ اس کا حدود اربعہ"۔ عمران
نے کہا۔

" میں نے کوشش کی ہے لیکن فوری طور پر تو معلوم نہیں ہو
سکا۔ البتہ اگر تم کہو تو میں معلوم کر لوں گا"...... ہامپ نے کہا۔

"تو پھر معلوم کرا لو۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت البانا پہنچ جاؤں
گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اطلاع دے دینا ورنہ ایسا نہ ہو کہ تم مجھ تک پہنچ ہی نہ
سکو"...... ہامپ نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ تم جیسے دوست سے ملے بغیر میں اس دنیا کو
نہیں چھوڑوں گا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہامپ بے
اختیار ہنس پڑا۔

"تم بے فکر ہو کر آجاؤ۔ بس مجھے اطلاع کر دینا۔ پھر میں دیکھوں
گا کہ یہ کرنل روسل تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہے"...... ہامپ نے کہا۔

"کرنل روسل کہاں رہتا ہے۔ اس کا فون نمبر تو معلوم ہوا
تمہیں"....... عمران نے کہا۔
"ہاں"....... ہامپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک
رہائشی پلازہ کا نام، کمرہ نمبر اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔
"ہاروے کا فون نمبر یا فریکونسی اگر معلوم ہو تو"....... عمران
کہا۔
"نہیں۔ اس بارے میں معلوم نہیں ہے"....... ہامپ
جواب دیا۔
"اوکے۔ اب وہیں البانا میں ہی ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی"۔ عمرا
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"حیرت انگیز اتفاق ہے کہ آپ نے ہامپ کو کال کیا اور آپ
پوری تفصیل معلوم ہو گئی"....... بلیک زیرو نے کہا تو عمران۔
اختیار مسکرا دیا۔
"یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ یہودیوں نے انسانیت کے خلاف
کام شروع کر رکھے ہیں اس لئے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ نے ہمیں
بارے میں اس انداز میں اطلاع پہنچا دی۔ یہ سب کچھ اس
مخصوص نظام کا حصہ ہے جسے ہم اتفاقات کہتے ہیں"....... عمران۔
کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اس لیبارٹری میں کیا تیار کیا جا رہا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"بتایا تو ہے ہامپ نے کہ براڈ سسٹم پر کام ہو رہا ہے جس

دفاع ناکارہ کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع
کر دیئے۔
"داور بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز
سنائی دی۔
"علی عمران بول رہا ہوں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اوہ تم۔ خیریت۔ آج تم نے ڈگریاں بھی نہیں دوہرائیں اور
اس قدر سنجیدہ بول رہے ہو"....... دوسری طرف سے سرداور کی
تشویش سے پر آواز سنائی دی اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔
"اس لئے کہ سائنس کے سلسلے میں رہنمائی چاہتا ہوں اور جب
بھی مجھے رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے تو پھر میں ڈی ایس سی یعنی ڈاکٹر
آف سائنس کیسے بن گیا بلکہ میرا خیال ہے کہ مجھے کمپوڈر آف سائنس
کی ڈگری ملنی چاہیئے تھی لیکن کیا کیا جائے یونیورسٹی والے زبردستی
ڈاکٹری کی ڈگری سر منڈھ دیتے ہیں"....... عمران کی زبان رواں ہو گئی
تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔
"شکر ہے تمہارا موڈ تو بحال ہوا۔ بہرحال مسئلہ کیا ہے جس کے
لئے تمہیں اتنی پریشانی ہے کہ تم نے ڈگریاں دوہرانی بھی چھوڑ دی
ہیں"....... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔
"یہودیوں کی ایک تنظیم ایکریمیا میں کسی خفیہ لیبارٹری میں
براڈ سسٹم پر کام کر رہی ہے جس کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو

سکا ہے کہ خلائی سیاروں کی مدد سے اس سسٹم کے تحت دنیا
کسی بھی ملک کا دفاع ناکارہ کیا جا سکتا ہے۔ میں اس براڈ سسٹم
تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ واقعی مجھے اس بارے میں
بھی معلوم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اس بارے میں معلوم تو مجھے بھی کچھ نہیں۔ البتہ جو کچھ
نے بتایا ہے اگر ویسے ہی ہے تو پھر یہ سسٹم کارمن سائنس دان
کی تھیوری پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر براڈ کارمن کا انتہائی ذہین
سائنس دان تھا جو دو سال پہلے وفات پا چکا ہے۔ اس نے
سائنسی کانفرنس میں ایٹمی دفاع کو ناکارہ کرنے کی تھیوری پیش
تھی۔ اس کے مطابق یہ مخصوص ریز ہیں جو کسی بھی ملک پر اگر پھ
دی جائیں تو ایٹمی ہتھیار لازماً ناکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس کا کہنا
کہ اگر اس پر مزید ریسرچ کی جائے تو اس سے نہ صرف ایٹمی ہتھ
بلکہ ہر قسم کے ہتھیاروں کو ناکارہ کیا جا سکتا ہے لیکن ان ریز
پھیلاؤ اور ان کے اثرات کا وقفہ یہ دونوں باتیں ایسی تھیں جو
میں حقیقی رکاوٹیں تھیں اس لئے شروع میں ڈاکٹر براڈ کی
تھیوری کا بڑا چرچا ہوا۔ سپر پاورز نے اس میں دلچسپی لی لیکن پھر
ناقابل عمل قرار دے دیا گیا اور اس کے بعد ڈاکٹر براڈ بھی وفا
گئے تو دنیا اس تھیوری کو ہی بھول گئی۔ اب تم نے بات کی۔
مجھے سب کچھ یاد آ گیا ہے"...... سرداور نے تفصیل بتاتے ہوئے

"کیا آپ کو یقین ہے کہ ڈاکٹر براڈ ہلاک ہو چکا ہے"......

نے کہا۔

"میں نے اخبار میں پڑھا تھا۔ اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم اور
نہ ہی میں نے معلوم کرنے کی کوشش کی تھی"...... سرداور نے
کہا۔

"کن ریز کو اس تھیوری میں استعمال کیا گیا تھا"...... عمران
نے پوچھا۔

"اس کی تھیوری کے مطابق اگر وی ایف ڈی ریز کو اے ایچ ڈی
ریز کے ساتھ مخصوص سطح پر ملا دیا جائے تو اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا
ہے اور چیکنگ کے بعد ایسا نتیجہ تو ضرور نکل آیا لیکن یہ اثرات صرف
چند لمحوں کیلئے ہی کام کر سکتے تھے اور دوسری بات یہ کہ ان ریز کا
پھیلاؤ چند انچ سے زیادہ ہو ہی نہیں سکتا تھا اس لئے اس میں دلچسپی
ختم کر دی گئی ورنہ دنیا کے امن کے لئے یہ خطرناک ترین تھیوری
تھی"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دنیا کے امن کے لئے بھی اور دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے بھی۔
دونوں لحاظ سے یہ واقعی شاندار تھیوری ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ یہودی اس تھیوری کو مسلمانوں اور
مسلم ممالک کے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہیں"...... سرداور نے
چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اور وہ ایسا کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلے میں البانا

میں کوئی خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہے جہاں یہ کام ہو رہا ہے"
عمران نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ اگر ایسا ممکن ہو گیا تو پھر تو واقعی سب کچھ ختم ہو
جائے گا"....... سرداور نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم کو بھی ان لوگوں نے شاید اسی لئے ہلاک کیا ہے۔
ان کے خیال کے مطابق ڈاکٹر ہاشم اس تھیوری سے تحفظ کے
کوئی اقدام کر سکتے ہوں گے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ڈاکٹر ہاشم تو اس پوائنٹ پر بین الاقوامی اتھارٹی مانے
جاتے تھے۔ وہ واقعی ایسا کر گزرتے لیکن اب کیا ہو گا"....... سرداور
نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کر دی ہے کہ پہلے
ہی مجھ تک اس سلسلے کو پہنچا دیا ہے اس لئے اب اس لیبارٹری کو
استعمال ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے گا۔ ورنہ اچانک یہ سب
کچھ ہو جاتا تو یقیناً ہمارے پاس کوئی دفاع باقی نہ رہتا اور پاکیشیا
یقیناً دشمنوں کے قبضے میں چلا جاتا بہرحال شکریہ اللہ حافظ"۔ عمران
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو اصل بات یہ تھی"....... بلیک زیرو نے بھی طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور اب ہمیں فوری ایکشن کرنا ہو گا"....... عمران نے کہا
اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز
سنائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"عمران کی سرکردگی میں ایک ٹیم ایکریمین ریاست البانا بھیجی جا
رہی ہے تاکہ وہاں یہودیوں کی قائم کردہ ایک خفیہ لیبارٹری کو تباہ
کیا جا سکے جس میں پاکیشیا اور دیگر مسلم ممالک کا دفاع ناکارہ کرنے
کے لئے ہتھیار تیار ہو رہے ہیں۔ تم صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو
کہہ دو کہ وہ تیار رہیں۔ عمران تم سے خود رابطہ کر لے گا"۔ عمران
نے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ دو ٹیمیں بھیجی جائیں۔ ایک
ٹیم اس کرنل روسل اور اس کے آدمیوں سے نمٹے اور دوسری اس
لیبارٹری پر حملہ کرے۔ اس طرح یہ لوگ الجھ جائیں گے اور
لیبارٹری کی طرف توجہ نہیں کر سکیں گے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"دو ٹیموں والا تجربہ ہمیشہ ناکام رہا ہے۔ آخرکار دونوں اکٹھی ہو
جاتی ہیں اس لئے اس کا کوئی فائدہ نہ ہو گا"....... عمران نے کہا اور
اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو بلیک زیرو بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا اور پھر عمران
نے اللہ حافظ کہہ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔

کرنل روسل کا چہرہ بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر پڑا ہوا تھا اور اس میں ٹیپ چل رہی تھی اور اس ٹیپ میں بولنے والوں کی آوازیں صاف طور پر سنائی دے رہی تھیں اور یہ گفتگو سن سن کر کرنل روسل کا چہرہ بگڑتا چلا جا رہا تھا جبکہ میز کی دوسری طرف ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیپ چلنا بند ہو گئی تو میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر کو آف کر دیا۔

"ویری بیڈ۔ ہمارا اب تک کا سب کیا کرایا ضائع ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ"...... کرنل روسل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس ہامپ کو اس کی سزا ملنی چاہیئے"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کہاں ہے اس کا اڈا"...... کرنل روسل نے کہا۔

"امپیریل کلب کے نام سے تھامسن روڈ پر اس کا اڈا ہے باس"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے اس گفتگو کا علم ہوا ڈیرک"۔ کرنل روسل نے کہا۔

"مجھے معلوم تھا باس کہ ہامپ نے البانا میں مخبری کا انتہائی وسیع اور مضبوط نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ وہ ہمارے بارے میں بھی معلومات حاصل کرے گا اور مجھے خدشہ تھا کہ وہ ان معلومات کی بنا پر کہیں آپ کو یا ہمیں بلیک میل نہ کرے اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے وہاں نہ صرف اپنے آدمی تعینات کر دیئے تھے بلکہ اس کا خصوصی فون بھی چیک کرنے اور اس کی گفتگو ٹیپ کرنے کا انتظام بھی کر دیا تھا اور پھر اسے واقعی آپ کے بارے میں اور ہمارے بارے میں معلومات ملنے لگ گئیں لیکن میں خاموش رہا کہ صرف معلومات ملنے کی حد تک ہمیں کوئی خطرہ نہیں تھا لیکن پھر اچانک پاکیشیا سے اس کے نام کی کال آئی اور جیسے ہی مجھے اس کی اطلاع ملی تو میں چونک پڑا۔ پھر میں نے پاکیشیا کی اس کال کو خود سنا اور پھر میں یہ ٹیپ لے کر آپ کے پاس آگیا۔ اب آپ جیسے حکم دیں"...... ڈیرک نے کہا۔

"اس ہامپ کو اس کی عبرتناک سزا بھی ملنی چاہیئے اور اس سے مزید معلومات بھی۔ ابھی تو شکر ہے کہ اس نے لیبارٹری کے بارے

میں عمران کو کچھ نہیں بتایا"...... کرنل روسل نے کہا۔

"باس۔ آپ کی بات سن کر مجھے خیال آیا ہے کہ اگر ہم ہامپ نہ چھیڑیں تو لامحالہ عمران ہامپ سے رابطہ قائم کرے گا اور اس طرح ہم اسے آسانی سے کور کر لیں گے"...... ڈیرک نے کہا۔

"نہیں۔ ہم یہ رسک نہیں لے سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے فون پر رابطہ کرے اور اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر کے براہ راست سن فورڈ پہنچ جائے اور ہم یہاں اس کا انتظار کرتے رہیں اس لئے اس کا فوری طور پر خاتمہ ضروری ہے"۔ کرنل روسل نے کہا۔

"تو اسے اغوا کر کے یہاں لایا جائے"...... ڈیرک نے کہا۔

"نہیں۔ اسے یہاں نہیں بلکہ پوائنٹ ٹو پر پہنچا دو۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ میں یہاں اسے نہیں لانا چاہتا اور یہ خیال رکھنا کہ کسی کو اس کے اغوا یا پوائنٹ ٹو کے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہئے"...... کرنل روسل نے کہا۔

"یس باس"...... ڈیرک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے فوراً اطلاع دینا جب یہ پوائنٹ ٹو پر پہنچ جائے"...... کرنل روسل نے کہا۔

"یس باس"۔ ڈیرک نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"بہت غلط کام ہوا ہے۔ ساری کوششیں بے کار چلی گئی ہیں۔ اب اس شیطان عمران کو کور کرنا مشکل ہو جائے گا"...... کرنل

روسل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا چھوٹا سا فون پیس نکال کر اس نے اسے آن کیا اور پھر اس پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل روسل بول رہا ہوں ہاروے"۔ کرنل روسل نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے کال کی ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہماری تمام تیاریوں کا علم عمران کو ہو گیا ہے حتیٰ کہ اسے براڈ سسٹم لیبارٹری کے بارے میں بھی علم ہو چکا ہے کہ وہ سن فورڈ میں ہے"...... کرنل روسل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیسے۔ کس طرح"...... ہاروے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں امپیریل کلب کا مالک ہامپ اس عمران کا دوست ہے اور ہامپ مخبری کا نیٹ ورک چلاتا ہے۔ عمران نے اسے فون کیا تو اس ہامپ نے خود ہی اسے ساری تفصیل بتا دی۔ میں نے ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ٹیپ سنا ہے۔ اگر کہو تو میں یہ ٹیپ تمہیں بھی سنوا دوں"...... کرنل روسل نے کہا۔

"ہاں ضرور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل روسل نے میز پر موجود ٹیپ ریکارڈر کے بٹن پریس کر دیئے اور فون کو اس کے

ساتھ ہی میز پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب گفتگو ختم ہو گئی تو اس نے ٹیپ ریکارڈر آف کر کے فون پیس اٹھا کر کانوں سے لگا لیا۔

" تم نے سن لی گفتگو"...... کرنل روسل نے کہا۔

" ہاں اور اب سن لو کہ اب تمہارا البانا میں بیٹھنا بے کار ہے کیونکہ اب یہ عمران البانا میں آئے گا ہی نہیں"...... ہاروے نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ وہ براہ راست سن فورڈ پہنچے گا"...... کرنل روسل نے کہا۔

" ہاں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ لیکن وہ جس ٹائپ کا آدمی ہے وہ لازماً سن فورڈ سے اس کا کلیو نکال لے گا اس لئے اس کو روکنے کا اب یہی طریقہ ہے کہ البانا چھوڑ کر سن فورڈ شفٹ ہو جاؤ"...... ہاروے نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہارا مشورہ درست ہے"۔ کرنل روسل نے کہا۔

" اس ہامپ کو گولیوں سے اڑا دو بلکہ اس کے کلب کو میزائلوں سے اڑا دو تاکہ یہ مزید اسے کسی قسم کی معلومات مہیا نہ کر سکے"...... ہاروے نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا"...... کرنل روسل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گڈ بائی کہہ کر فون آف کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا تاکہ وہ ڈیرک سے رابطہ کر کے اسے ہامپ کو اغوا کرنے کی بجائے اسے ہلاک کرنے اور امپیریل کلب کو میزائلوں سے اڑا دینے کا حکم دے سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمیا کی ریاست جارجیا کے دارالحکومت اٹلانٹا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ پاکیشیا سے براہ راست یہاں آنے کی بجائے پہلے میک اپ میں پاکیشیا سے مصر پہنچے اور پھر وہاں سے نئے میک اپ اور نئے کاغذات کے ساتھ براہ راست ریاست جارجیا کے دارالحکومت اٹلانٹا پہنچ گئے تھے۔ جارجیا ریاست البانا کی ہمسایہ ریاست تھی اور سن فورڈ ان دونوں ریاستوں کا تقریباً سرحدی علاقہ تھا۔ گو سن فورڈ نام کا علاقہ مکمل طور پر البانا میں ہی واقع تھا لیکن تھا وہ سرحدی علاقہ جبکہ جارجیا کے سرحدی علاقے کا نام ماگونا تھا اور عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اٹلانٹا سے پہلے ماگونا پہنچے گا اور پھر ماگونا سے سن فورڈ میں داخل ہو گا لیکن اس سے پہلے وہ البانا میں ہامپ سے بات کر لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ ہوٹل پہنچتے ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگے

ہوئے بٹن کو پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری سے اس نے اٹلانٹا سے البانا کا رابطہ نمبر معلوم کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے نہ ہی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور نہ ہی کوئی رابطہ ہوا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرنے لگے۔ اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن اس بار بھی جب وہی نتیجہ نکلا تو اس نے ایک بار پھر کریڈل دبا دیا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر چونکہ گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے اس لئے اس کے ساتھی بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"انکوائری پلیز"...... اس بار رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب کو سنائی دے رہی تھی۔

"امپیریل کلب کا نمبر چیک کریں۔ وہاں سے نہ ہی رابطہ ہو رہا ہے اور نہ ہی گھنٹی بج رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ جناب۔ امپیریل کلب کو دو روز پہلے میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے۔ آپ چیف پولیس کمشنر آفس سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کا نمبر میں بتا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبا دیا۔ اس کے چہرے پر پہلے سے چھائی ہوئی

سنجیدگی کی تہہ مزید گہری ہو گئی تھی۔ اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پولیس چیف آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں اٹلانٹا سے بول رہا ہوں۔ میں نے البانا میں امپیریل کلب کے مالک اور اپنے دوست ہامپ سے بات کرنی ہے لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ امپیریل کلب کو دو روز پہلے میزائلوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ ہامپ کا کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ جناب۔ ہامپ کی لاش بھی کلب سے ہی ملی ہے۔ وہ بھی ہلاک ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجرموں کا کچھ پتہ چلا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ابھی انکوائری ہو رہی ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہامپ بے چارہ میری دوستی کی بھینٹ چڑھ گیا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ کون تھا یہ ہامپ"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اسے ہامپ سے فون پر ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ اس کرنل روسل کو کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ ہامپ نے آپ کو معلومات دی ہیں اس لئے انہوں نے انتقامی کارروائی کی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ لیکن اب ہمیں سن فورڈ میں خاصی مشکلات پیش آئیں گی"....... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی مشکلات"....... جولیا نے کہا۔

"یقیناً کرنل روسل اب سن فورڈ منتقل ہو چکا ہو گا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہامپ کی طرف سے دی گئی معلومات کے بعد ہم البانا کی بجائے سن فورڈ پہنچیں گے"....... عمران نے کہا اور اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن عمران صاحب اس لیبارٹری کا محل وقوع تو پہلے ٹریس کرنا پڑے گا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ہمیں خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ورنہ پہلے کرنل روسل وہاں البانا میں ہمارا انتظار کرتا جبکہ ہم یہاں ساری کارروائی مکمل کر لیتے"....... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس لیبارٹری سے پہلے اس کرنل روسل کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کیا جائے"....... تنویر نے کہا۔

"اس کرنل روسل کو یقیناً اس لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہو گا اس لئے ہمیں پہلے اسے گھیرنا چاہئے"....... جولیا نے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں سن فورڈ پہنچ کر اس کرنل روسل کو تلاش کر کے اس سے معلومات حاصل کریں جبکہ میں اور جولیا علیحدہ سن فورڈ پہنچ کر اس لیبارٹری کو تلاش کریں"....... عمران نے کہا۔

"لیکن کرنل روسل کے بارے میں ابتدائی معلومات تو ہمارے پاس ہونی چاہئیں"....... صفدر نے کہا۔

"وہ لازماً میک اپ میں ہو گا کیونکہ وہ ایکریمین فیلڈ ایجنٹ رہا ہے اور اس کے قدوقامت کے بارے میں تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں لیکن اس سے زیادہ نہیں"....... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اکٹھے ہی یہ کام کرنا چاہئے"....... جولیا نے کہا۔

"کیوں۔ کیا کوئی خاص وجہ"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ لیبارٹری کے بارے میں اسی سے معلومات مل سکتی ہیں اس لئے خواہ مخواہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"....... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں عمران صاحب"....... صفدر نے کہا اور پھر باری باری سب نے اس کی بات کی تائید کر دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں۔ وہ ہماری زبان کا محاورہ ہے کہ اکیلا چنا بھلا کیا بھاڑ جھونکے گا"....... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور عمران نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سن فورڈ کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر
ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... اس بار مختلف نسوانی آواز سنائی دی۔

"سن فورڈ میں کسی ایسے ہوٹل کے بارے میں اور اس کا فون
نمبر بتا دیں جہاں غیر ملکی سیاحوں کے لئے بہتر سہولیات مہیا ہوں"
عمران نے کہا۔

"سن فورڈ کا سب سے معروف ہوٹل پرنس ہے"...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا گیا۔ عمران نے
شکریہ ادا کیا اور رابطہ ختم کر دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری
کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"پرنس ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میں اٹلانٹا سے بول رہا ہوں۔ میں اور
میرے ساتھی سن فورڈ کی سیاحت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہمیں آپ کے
ہوٹل میں پانچ کمرے مل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں آپ کی بات مینجر صاحب سے کرا دیتی ہوں"
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں مینجر پرنس ہوٹل"...... چند لمحوں بعد
ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران نے اس سے کمروں کی بات کی اور

پھر اس نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کے موجودہ نام بتا کر کمرے بک
کرائے اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا تمہیں۔ صرف کمرے بک کرانے کے لئے تم نے اتنی
بھاگ دوڑ کی ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہوا۔ یہ کام تو وہاں جا کر بھی ہو
سکتا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی اطلاع کرنل روسل تک پہنچ جائے گی اور پھر ہمیں
باقاعدہ چیک کیا جائے گا اور میں یہی چاہتا ہوں"...... عمران نے
کہا۔

"سن فورڈ میں تو سیاح آتے جاتے رہتے ہوں گے اور پھر ہم تو
اٹلانٹا سے وہاں جا رہے ہیں۔ پاکیشیا سے تو نہیں پہنچ رہے جو وہ
لوگ ہوں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہامپ کی ہلاکت کے بعد وہ بھی یہ امکان رد کر چکے ہوں گے کہ
براہ راست پاکیشیا سے وہاں پہنچیں گے"...... عمران نے کہا تو
اس بار جولیا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں وہاں اسلحہ بھی چاہئے اور ٹرانسپورٹ
بھی۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہ تھا کہ ہم ہوٹل کی بجائے کسی پرائیویٹ
رہائش گاہ کا بندوبست کر لیتے"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں بیٹھ کر تو ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ آج سے پہلے ہم کبھی
سن فورڈ نہیں گئے۔ وہاں پہنچ کر حالات کو دیکھنے کے بعد ہی ایسا ہو
سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اس کی بات کی تائید کر دی۔

کرنل روسل دو روز سے اپنے پورے سیکشن سمیت سن فورڈ
موجود تھا۔ اس کے ساتھی شہر میں پھیلے ہوئے تھے اور وہ ہر آ
والے سیاح کو چیک کر رہے تھے۔ خاص طور پر ایسے سیاحوں کو
گروپ کی صورت میں سن فورڈ پہنچتے تھے۔ کرنل روسل نے ا
رہائشی کوٹھی میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔ اس وقت بھی وہ ا
کرسی پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون
گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کرنل روسل نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"ڈیرک بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے اس
ساتھی کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"....... کرنل روسل
پوچھا۔

"باس۔ اٹلانٹا سے سیاحوں کا ایک گروپ سن فورڈ پہنچا ہے۔ انہوں نے ہوٹل پرنس میں کمرے ریزرو کرائے ہوئے ہیں۔ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل یہ گروپ مشکوک ہے"....... ڈیرک نے کہا۔

"کس لحاظ سے مشکوک ہیں یہ لوگ"....... کرنل روسل نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ چاروں مردوں کے قدوقامت اور ان کے انداز سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ لوگ عام سیاح نہیں ہیں بلکہ تربیت یافتہ لوگ ہیں"....... ڈیرک نے جواب دیا۔

"ان کے کاغذات چیک کرائے ہیں"....... کرنل روسل نے کہا۔

"یس سر۔ کاغذات درست ہیں"....... ڈیرک نے جواب دیا۔

"تم ان کی نگرانی کراؤ۔ اگر یہ ہمارا مطلوبہ گروپ ہے تو ضرور کوئی نہ کوئی مشکوک حرکت کرے گا"....... کرنل روسل نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل روسل نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کرنل روسل نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کرنل روسل رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جیفرے بول رہا ہوں باس۔ البانا سے"....... دوسری طرف سے اس کے ایک اور ساتھی کی آواز سنائی دی تو کرنل روسل بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ۔ کیا کوئی خاص بات سامنے آئی ہے "....... کرنل روسل نے کہا۔

" باس ۔یہاں پولیس آفس میں اٹلانٹا سے باقاعدہ فون کر کے ہامپ اور امپیریل کلب کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل روسل بے اختیار چونک پڑا۔

" اٹلانٹا سے ۔ کیا اس نمبر کا پتہ لگایا ہے تم نے جہاں سے کال کی گئی تھی "....... کرنل روسل نے کہا۔

" یس باس ۔ اٹلانٹا کے ہوٹل گرانڈ کے کمرہ نمبر ایک سو ایک سے کال کی گئی ہے اور ہم نے وہاں سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق پانچ افراد کا ایک گروپ اس ہوٹل میں ٹھہرا ۔ جن میں سے ایک کمرہ وہ ہے جہاں سے کال کی گئی ہے ۔ یہ کمرہ مائیکل کے نام سے بک کرایا گیا تھا اور باس ۔ مزید معلومات کے مطابق اس کمرے سے سن فورڈ کے ہوٹل پرنس کے مینجر کو فون کر کے پانچ کمرے بک کرائے گئے ہیں اور پھر یہ پانچوں افراد دوسرے روز اٹلانٹا سے لوکل فلائٹ کے ذریعے سن فورڈ پہنچ گئے ہیں ۔ یہ گروپ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل ہے "....... جیفرے نے کہا۔

" ویری گڈ ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے ۔یہی ہمارا مطلوبہ گروپ ہے ۔ اوکے ۔ اب تم بھی البانا چھوڑ کر سن فورڈ پہنچ جاؤ ۔ اب تمہارا وہاں کام ختم ہو گیا ہے "....... کرنل روسل نے کہا۔

" یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل روسل نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" یس ۔ ڈیرک بول رہا ہوں "....... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈیرک کی آواز سنائی دی ۔

" کرنل روسل بول رہا ہوں ڈیرک "....... کرنل روسل نے کہا۔

" یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" جس گروپ کے بارے میں تم نے اطلاع دی ہے وہی ہمارا مطلوبہ گروپ ہے اور یہ بات کنفرم ہو چکی ہے "....... کرنل روسل نے کہا۔

" اچھا باس ۔ کیسے کنفرم ہوا ہے "....... ڈیرک نے چونک کر پوچھا تو کرنل روسل نے اسے جیفرے کی طرف سے دی گئی معلومات کے بارے میں بتا دیا۔

" یس باس ۔ اس لحاظ سے تو یہی لوگ ہمارا ٹارگٹ ہیں ۔ پھر کیا حکم ہے "....... ڈیرک نے کہا۔

" اس وقت یہ لوگ کہاں ہیں "....... کرنل روسل نے پوچھا۔

" معلوم کرنا پڑے گا ۔ وہ ہوٹل میں ہوں گے یا کہیں سیر کرتے پھر رہے ہوں گے "....... ڈیرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" فوراً معلوم کر کے مجھے اطلاع دو تاکہ ان کے خلاف فوری کارروائی کی جا سکے "....... کرنل روسل نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل روسل نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ کے انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل روسل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل روسل نے کہا۔

"ڈیرک بول رہا ہوں باس۔ یہ پانچوں افراد اس وقت سن فورا کے علاقے ایف یو ایف کے ایک پارک میں موجود ہیں"۔ ڈیرک نے جواب دیا۔

"کیا وہاں سے انہیں بے ہوش کر کے اغوا کیا جا سکتا ہے"۔ کرنل روسل نے پوچھا۔

"اغوا۔ کیا انہیں ہلاک نہیں کرنا باس"...... ڈیرک نے چونک کر کہا۔

"پہلے ان کا میک اپ واش کر کے کنفرمیشن ضروری ہے۔ اس طرح ہم مطمئن ہو جائیں گے ورنہ ہو سکتا ہے کہ یہ اصل لوگ نہ ہوں"...... کرنل روسل نے کہا۔

"انہیں کہاں پہنچانا ہو گا باس"...... ڈیرک نے پوچھا۔

"راونڈا پوائنٹ پر تہہ خانے ہیں۔ وہاں میں نے پہلے ہی ایسے انتظامات کر رکھے ہیں"...... کرنل روسل نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں احکامات دے دیتا ہوں۔ جیسے ہی وہ لوگ وہاں پہنچے آپ کو اطلاع کر دی جائے گی"...... ڈیرک نے کہا۔

"تم یہ کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ اگر یہی اصل لوگ ہیں تو پھر

یہ اپنے سائے سے بھی ہوشیار ہوں گے"...... کرنل روسل نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ ہم اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھتے ہیں"...... ڈیرک نے کہا تو کرنل روسل نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ وہ ہاروے کو کال کر کے بتا دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ پہلے خود پوری طرح کنفرم ہونا چاہتا تھا۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کا نقطہ سا نمودار ہوا اور پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹنے اور اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا۔ کیونکہ اس کو پہلی بار شعوری طور پر احساس ہوا تھا کہ اس کا جسم پوری طرح حرکت نہیں کر رہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلم کے مناظر کی طرح گھومتے چلے گئے۔ وہ سن فورڈ پہنچ کر ہوٹل پرنس پہنچے تھے اور پھر ہوٹل سے نکل کر وہ پیدل چلتے ہوئے سن فورڈ میں گھومتے رہے تاکہ یہاں کے حالات و واقعات سے واقف ہو سکیں کیونکہ وہ پہلی بار یہاں آئے تھے اور پھر ایک کیفے کے پارک میں بیٹھے وہ مشروبات پینے میں مصروف تھے کہ اچانک ان کے قریب ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو

یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے پکڑ کر تیزی سے گھومتے ہوئے پنکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا۔ یہ ایک کمرہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ اس کے بازو دیوار میں نصب کنڈوں میں منسلک تھے۔ اس کے بازوؤں اور پیروں میں بھی زنجیریں تھیں اور پیر بھی دیوار میں نصب کنڈوں سے منسلک تھے اور یہاں عمران اکیلا نہ تھا بلکہ اس کے سارے ساتھی بھی اسی حالت میں موجود تھے۔ البتہ ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ کرنل روسل کی قید میں ہیں اور انہیں بہرحال ٹریس کر لیا گیا ہے اور اس کی مخصوص ذہنی مشقوں کی وجہ سے اسے وقت سے پہلے ہوش آگیا ہے۔ اس نے اپنے بازوؤں پر موجود زنجیر کو چیک کیا اور پھر اس نے پیروں سے منسلک زنجیروں کو چیک کیا لیکن اس نے دیکھ لیا تھا کہ انہیں اس انداز میں جکڑا گیا ہے کہ وہ کسی صورت بھی ان زنجیروں سے ازخود چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے لیکن عمران نے یہ دیکھ لیا تھا کہ دیوار میں نصب کنڈوں کو دیوار میں جس انداز میں نصب کیا گیا تھا اس سے لگتا تھا کہ یہ انتظام ابھی حال میں ہی کیا گیا ہے اس لئے اگر زور لگایا جائے تو ان کنڈوں کو شاید دیوار سے باہر کھینچ کر نکالا جا سکتا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو آگے کی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔

لیکن کافی دیر تک کوشش کے باوجود کنڈوں میں جب معمولی سی حرکت بھی محسوس نہ ہوئی تو اس نے کوئی اور طریقہ سوچنے کی کوشش شروع کر دی اور پھر ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"تمہیں خود بخود ہوش آ گیا۔ وہ کیسے"...... کمرے میں داخل ہونے والے ایک دراز قد اور بھاری جسم کے مالک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی بوتل تھی۔

"یہ ہم کہاں ہیں اور ہمیں کیوں اس انداز میں جکڑا گیا ہے"۔ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور ابھی تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے عمران کے ساتھ دیوار میں جکڑے ہوئے صفدر کی ناک سے بوتل کا دہانہ لگا دیا۔ بوتل کا ڈھکن وہ پہلے ہی ہٹا چکا تھا۔

"پاکیشیائی۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ ہم تو ایکریمین ہیں اور یہاں سیاحت کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی جب تمہارے میک اپ واش ہوں گے تو تمہاری اصل شکلیں سامنے آ جائیں گی"...... اس آدمی نے طنزیہ لہجے میں جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"ہم کس کی قید میں ہیں۔ کم از کم اتنا تو بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"کرنل روسل کی قید میں"...... اس آدمی نے کہا اور بوتل لے کر آگے تنویر کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے اپنی پوری توجہ اب پیروں کے عقب میں دیوار میں موجود کنڈوں پر مرکوز کر دی۔ اس نے ایک ایک کر کے دونوں پیروں کو آگے کی طرف جھٹکے دیئے لیکن کنڈے خاصی مضبوطی سے نصب تھے۔ پھر اس نے یہی کارروائی ایک بار پھر ہاتھوں پر بھی دوہرائی لیکن بے سود۔ اسی لمحے ساتھ موجود صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ہوش میں آؤ مارشل اور دیکھو ہمارے ساتھ کیا ہو گیا ہے"۔ عمران نے اس کے پوری طرح ہوش میں آنے سے پہلے ہی اسے اس کے نئے نام سے پکارا تھا تاکہ کہیں وہ لاشعوری طور پر اس کا اصل نام نہ لے دے۔

"م۔ مائیکل۔ یہ کیا ہے۔ یہ ہمیں کیوں باندھا گیا ہے۔ کیا مطلب"...... صفدر نے رک رک کر کہا لیکن اس کا لہجہ بہرحال ایکریمین ہی تھا۔

"یہ بات میں نے ان صاحب سے پوچھی ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور ہم کسی کرنل روسل کی قید میں ہیں"...... عمران نے اس آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو

اب بوتل کو ڈھکن لگا کر واپس دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"جو کچھ بھی ہے ابھی سامنے آ جائے گا"...... اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور پھر ایک ایک کر کے عمران کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔

"ہمیں فوراً کچھ نہ کچھ کرنا ہو گا ورنہ یہ لوگ ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں اپنی کلائی پر موجود کڑوں کو کھول سکتی ہوں"...... اچانک جولیا نے کہا تو سب کی نظریں جولیا پر جم گئیں جس کے دونوں ہاتھ کڑوں میں جکڑے ہوئے منسلک زنجیروں کے ساتھ دیوار میں موجود کنڈوں سے منسلک تھے۔ جولیا کی پتلی انگلیاں مڑ کر کلائی پر موجود کڑوں پر رینگ رہی تھیں۔ پھر اچانک کٹاک کٹاک کی ہلکی سی آوازوں کے ساتھ ہی اس کی دونوں کلائیاں کڑوں سے آزاد ہو گئیں اور کڑے اور زنجیریں چھناکے سے دیوار سے جا ٹکرائیں۔ اسی لمحے جولیا بجلی کی سی تیزی سے پہلے اپنے پیروں پر جھکی اور چند لمحوں بعد اس کے دونوں پیر بھی کڑوں کی بندش سے آزاد ہو چکے تھے۔

"جلدی کرو۔ مجھے کھول دو۔ وہ لوگ آنے ہی والے ہوں گے"۔ عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے عمران کی طرف بڑھی اور تھوڑی دیر بعد عمران بھی کڑوں کی بندش سے آزاد ہو چکا تھا۔

"ساتھیوں کو کھولو۔ میں باہر چیک کر لوں"...... عمران نے

تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جبکہ جولیا تنویر کی طرف بڑھ گئی تھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران نے آہستہ سے دوسری طرف جھانکا تو یہ ایک راہداری تھی لیکن یہ راہداری بند تھی۔ راہداری کے آخر میں کوئی دروازہ ہونے کی بجائے ٹھوس دیوار موجود تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے اس دیوار اور اس کی بنیاد کا بغور جائزہ لیا لیکن وہاں ایسی کوئی چیز موجود نہ تھی جس کی مدد سے وہ اس دیوار میں کوئی دروازہ نمودار کر سکتا۔

"یہ کیا ہوا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ابھی وہ اس دیوار کا جائزہ لینے میں مصروف تھا کہ اسے عقب سے نامانوس سی بو آتی محسوس ہوئی تو اس نے فوری طور پر سانس روک لیا اور پھر اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا تو اس نے اس کمرے کے دروازے پر سفید رنگ کا دھواں سا نکل کر راہداری میں آتا دیکھا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ کسی جگہ سے انہیں باقاعدہ مانیٹر کیا جا رہا ہے اور چونکہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ وہ لوگ زنجیروں سے آزاد ہو چکے ہیں اس لئے انہوں نے یہ حربہ اختیار کیا ہے۔ عمران سانس روکے تیزی سے سائیڈ پر ہوا اور پھر دیوار کے کونے میں اس طرح نیچے گرتا چلا گیا جیسے بے ہوش ہو کر گر رہا ہو کیونکہ اسے بہرحال معلوم تھا کہ جو کوئی بھی آئے گا اس راہداری میں ہی آئے گا۔ البتہ مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے اس کی اپنی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی اور گو سفید دھواں غائب ہو چکا تھا لیکن اس

کے باوجود وہ بے ہوش ہو جانے کے خوف کی وجہ سے سانس نہ لے
رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس بار انہوں نے کوئی چیکنگ نہیں
کرنی بلکہ براہ راست فائر کھول دینا ہے لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور
عمران کو آخر کار یوں محسوس ہونے لگا کہ اب اگر اس نے سانس نہ لیا
تو اس کا سینہ کسی بم کی طرح پھٹ جائے گا تو اس نے آہستہ آہستہ
سانس لینا شروع کر دیا اور جب اسے محسوس ہوا کہ اس کے سانس
لینے سے اس پر کوئی منفی اثر نہیں پڑا تو اس نے کھل کر باقاعدہ
سانس لیا لیکن وہ فرش پر اسی طرح پڑا رہا تھا جیسے وہ گیس کی وجہ سے
بے ہوش ہو گیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار
درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک
آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"اوہ۔ ایک تو یہیں پڑا ہے"...... اس آدمی نے تیزی سے عمران
کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھوں میں
پکڑی ہوئی مشین گن کو عمران کی طرف سیدھا کیا ہی تھا کہ عمران کا
جسم سپرنگ کی طرح یکلخت اچھلا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا
اچھل کر راہداری کی دوسری دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا اور
اس کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر ایک چھناکے سے راہداری
کے فرش پر جا گری۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی اس اچانک افتاد پر
سنبھلتا عمران کا بازو گھوما اور دیوار سے ٹکرا کر آگے کی طرف جھکتے
ہوئے اس آدمی کی کنپٹی پر زوردار ضرب پڑی اور وہ ایک بار پھر چیختا

ہوا اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے ایک
بار پھر سمٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات گھومی اور اس
بار اس آدمی کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا تڑپتا ہوا
جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی
نبض پکڑ لی اور چند لمحوں بعد اس نے کلائی چھوڑی اور آگے بڑھ کر اس
نے ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی اس آدمی کی مشین گن اٹھائی اور مڑ کر
وہ اسی خلا سے باہر نکل گیا جس خلا سے وہ آدمی اندر داخل ہوا
تھا۔ دوسری طرف بھی راہداری کا بقیہ حصہ تھا جس کا اختتام ایک
کمرے میں ہو رہا تھا۔ عمران جب اس کمرے میں داخل ہوا تو بے
اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ کمرے میں میز پر ایک فون موجود تھا اور
ساتھ ہی ایک قد آدم مشین بھی موجود تھی جس کی سکرین پر اس
کمرے اور راہداری کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں راہداری میں عمران اور
کمرے میں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے دیکھا کہ راہداری
میں اب اس کی جگہ اس آدمی کا بے ہوش جسم پڑا ہوا نظر آ رہا تھا جبکہ
کمرے میں اس کے سارے ساتھی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں
پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک نظر سکرین پر ڈالی اور پھر آگے بڑھ
گیا لیکن تھوڑی دیر بعد وہ واپس اسی کمرے میں پہنچ گیا۔ اس چھوٹی سی
عمارت میں اس آدمی کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران
وہاں سے راہداری کی طرف بڑھا اور پھر اس نے جھک کر اس بے
ہوش پڑے ہوئے آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اسے اٹھائے

اندرونی کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے اس بے ہوش آدمی
دیوار کے ساتھ ٹکا کر پہلے اس کے دونوں پیر کنڈوں میں جکڑے
پھر اس نے اسے اٹھا کر دیوار کے ساتھ کھڑا کیا اور پھر ایک ایک
کے اس کے دونوں بازو اس نے اوپر دیوار کے ساتھ منسلک کنڈ
میں جکڑ دیئے۔ اب وہ آدمی بے ہوشی کے عالم میں کنڈوں میں
ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ عمران تیزی سے م
دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے
کی تار دیوار میں موجود ساکٹ سے علیحدہ کی اور پھر فون اور اس کی
کو لپیٹ کر وہ اسے اٹھائے راہداری سے گزر کر واپس اس کمرے
پہنچا جہاں وہ آدمی جکڑا ہوا تھا۔ اس نے فون کی تار کو اس کمرے
موجود فون کی ساکٹ سے منسلک کیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ
اس نے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔
لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے
عمران تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ وہ جلدی اس لئے کر رہا تھا کہ ا
آدمی کا نام بھی معلوم کر سکے اور اس کی آواز بھی سن سکے۔ اسے خ
تھا کہ کرنل روسل کا فون کسی بھی لمحے آ سکتا ہے۔ چند لمحوں بعد
آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے مشین گن اٹھا کر اس
نال اس آدمی کے سینے پر دل کی جگہ پر رکھ کر دباتے ہوئے انتہائی
لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام ڈیوڈ ہے۔ مم۔ مم۔ مگر تم تو ایکس گیس
بے ہوش تھے۔ تم تو ہوش میں نہ آ سکتے تھے"...... اس آدمی نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل روسل خود کیوں نہیں آیا یہاں"...... عمران نے اس کی
کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"باس تمہاری لاشیں دیکھنے آئے گا"...... ڈیوڈ نے جواب دیا اور
اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
چونک کر حیرت بھرے انداز میں فون کو دیکھنے لگا۔ وہ اس انداز
آنکھیں پٹپٹا رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ اس کمرے میں
کیسے پہنچ گیا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے
قوت سے مڑی ہوئی انگلی کا ہک ڈیوڈ کی کنپٹی پر مارا تو ڈیوڈ کے
سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ لہرا کر رہ گیا۔ البتہ اس کا جسم ڈھیلا پڑ
تھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران مڑا اور اس نے
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... عمران نے ڈیوڈ کی آواز اور لہجے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا"...... دوسری طرف سے ایک
لی آواز سنائی دی۔

"میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے باس"...... عمران نے جواب

"کیا وہ بے ہوش ہو گئے تھے"...... اس بار قدرے نرم لہجے
کہا گیا۔

"یس باس۔ الیکس گیس سے فوراً ہی بے ہوش ہو گئے تھے
ایک آدمی بند راہداری میں پہنچ گیا تھا۔ وہ وہیں بے ہوش پڑا ہوا
جبکہ باقی کمرے کے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے"...... عمرا
نے باقاعدہ منظر کشی کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گ
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا او
دوڑتا ہوا وہ اس راہداری سے گزر کر اس کمرے میں پہنچا جہا
مشین موجود تھی۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس مشین کی مدد
اس کمرے اور اس راہداری میں الیکس گیس فائر کی گئی ہے
راہداری کو کھولنے اور بند کرنے کا کام بھی اسی مشین سے سرانجا
گیا ہے۔ اس نے کمرے میں موجود الماری کھولی اور دوسرے لمحے
نے ایک ڈبہ اٹھا لیا جس پر اینٹی الیکس گیس سیریم کے الفاظ نما
تھے۔ وہ ڈبہ اٹھائے دوڑتا ہوا واپس اس کمرے میں پہنچا اور اس
ڈبے میں موجود سرنج اور اینٹی گیس سیریم کی شیشی نکالی اور
لمحوں بعد اس نے اس اینٹی گیس سیریم کی تھوڑی تھوڑی مقدار ا
ساتھیوں کو انجیکٹ کر دی اور پھر ڈبہ رکھ کر وہ تیزی سے مڑا
راہداری میں سے گزر کر وہ اس کمرے میں دوڑتا ہوا اس چھوٹی
عمارت کے فرنٹ پر آ گیا۔ یہاں ایک چھوٹا سا برآمدہ تھا جس کے

رچ اور پھر پھاٹک تھا۔ برآمدے کے ایک چوڑے سے ستون کی
میں رک کر وہ کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ کرنل
ل کس وقت وہاں پہنچ سکتا تھا اور پھر عمران کو اپنے ساتھیوں
بارے میں فکر تھی کیونکہ وہ ہوش میں آ کر یقیناً باہر آ جاتے اور
وہ عین اس وقت باہر آ جاتے جب کرنل روسل پہنچتا تو پھر
حالات بگڑ بھی سکتے تھے اور ڈیوڈ بھی ہوش میں آ کر چیخ و پکار کر سکتا
ا لیکن عمران کے لئے مسئلہ یہ تھا کہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ کرنل
سل یہاں پہنچنے میں کتنا وقت لے گا اور وہ ہر صورت میں کرنل
سل کو کور کرنا چاہتا تھا۔

"عمران صاحب"...... اچانک عمران کو اپنے عقب میں صفدر کی
سنائی دی۔

"صفدر اپنے ساتھیوں کو بلاؤ۔ اصل آدمی کسی بھی وقت یہاں
سکتا ہے اور میں نے اسے کور کرنا ہے اس لئے سب اندر ہی رہیں
ں آدمی کو بھی ہوش میں نہ آنے دیں"...... عمران نے مڑ کر
ے کی اوٹ میں کھڑے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں۔ لیکن پھاٹک تو آپ
کھول سکیں گے"...... صفدر کی آواز سنائی دی تو عمران بے
مسکرا دیا کیونکہ واقعی اس پہلو کی طرف تو اس کا خیال ہی نہ
ا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر کی آواز دوبارہ سنائی دی تو عمران نے
باہر آنے کو کہا اور صفدر باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک

مشین پسٹل موجود تھا۔

"یہ مشین پسٹل کہاں سے مل گیا"...... عمران نے پوچھا۔

"اس آدمی کی جیب میں تھا جسے آپ نے حکڑا ہے"......
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم پھاٹک کے پاس رک جاؤ۔ ہم نے اس کر
روسل کو بہرحال زندہ پکڑنا ہے تاکہ اس سے لیبارٹری کے بار
میں معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے کہا تو صفدر
اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے پھاٹک کے باہر کار رکنے کی آواز
دی تو صفدر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا برآمدے سے نکل کر پھاٹک
طرف بڑھتا چلا گیا۔ کار رکتے ہی مخصوص انداز میں تین بار ہارن
گیا تو عمران کے اشارے پر صفدر نے پھاٹک کا کنڈا ہٹایا اور ا
پٹ کے پھاٹک کو کھولتا ہوا خود اس کے پیچھے ہو گیا۔ دوسرے
سیاہ رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور پورچ میں آ کر
گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک آدمی تھا اور عمران اسے دیکھتے
پہچان گیا کہ یہی کرنل روسل ہے کیونکہ وہ کافی عرصہ پہلے اس
ایک مشن کے دوران ٹکرا چکا تھا اس لئے اس کا نام تو اس کے
میں رہ گیا تھا لیکن اس کا چہرہ اس کے شعور کی گرفت میں نہ آ
لیکن اب اسے دیکھنے کے بعد وہ اسے پہچان گیا تھا۔ کار رکتے ہی کر
روسل کار سے باہر نکلا اور پھر وہ پھاٹک کی طرف مڑنے ہی لگا تھ
عمران ستون کی اوٹ سے نکل کر اس کی طرف بڑھا۔

"ہیلو کرنل روسل"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو
رنل روسل عمران کی آواز سن کر اس قدر تیزی سے مڑا کہ وہ لڑکھڑا
ر رہ گیا لیکن اس کا ہاتھ اس حالت میں بھی لاشعوری طور پر اس کی
یب کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑانے کے بعد
سنبھلتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کرنل
وسل مشین گن کے بٹ کی ضرب کھا کر ایک دھماکے سے کار سے
رایا اور پھر نیچے فرش پر جا گرا لیکن نیچے گرتے ہی اس نے یکلخت
ھل کر عمران پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن عمران پہلے ہی اس
کے اس ردعمل کے لئے تیار تھا۔ چنانچہ عمران نے گھٹنے اوپر کر کے
لہ کر دیا اور کرنل روسل ایک بار پھر چیختا ہوا کار سے ٹکرا کر نیچے
ہی تھا کہ اس دوران صفدر اس کے سر پر پہنچ گیا اور دوسرے لمحے
نل روسل کے سر پر پڑنے والی مشین پسٹل کے دستے کی ضرب نے
تے ہوئے کرنل روسل کو نہ صرف فرش چاٹنے پر مجبور کر دیا بلکہ
کا جسم بھی ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے آؤ"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو
فدر نے جھک کر کرنل روسل کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔

"اسے لے جا کر اس ڈیوڈ کے ساتھ زنجیروں میں حکڑ دو۔ میں اس
کار کی تلاشی لے لوں"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا آگے
گیا اور عمران نے کار کا دروازہ کھولا اور پھر اندر بیٹھ کر اس نے
کی تلاشی لینا شروع کر دی اور ڈیش بورڈ سے اسے ایک فکسڈ

فریکونسی کا ٹرانسمیٹر مل گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈالا اور پھر کار سے اتر کر وہ اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

" تم لوگ باہر کا خیال رکھو۔ میں اس کرنل روسل سے لیبارٹری کے بارے میں معلوم کر لوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر کرنل روسل کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کرنل روسل کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور پیچھے کھڑی ہوئی جولیا کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔

" یہ کون ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

" اس کا نام کرنل روسل ہے اور یہ ایکریمین ایجنسی کا تربیت یافتہ ایجنٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو اس سے پوچھ گچھ میں کافی وقت لگے گا۔ میں کرسیاں لے آتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" ساتھیوں سے کہہ دو وہ کرسیاں یہاں رکھ دیں گے"۔ عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔ چند لمحوں بعد کرنل روسل نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کا جسم لاشعوری طور پر سمٹنے لگا تھا لیکن ظاہر ہے اسے فوراً ہی احساس ہو گیا کہ وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔

" تم۔ تم زندہ ہو اور یہ ڈیوڈ بھی یہاں اس حالت میں ہے۔ مم۔ مم۔ مگر تم تو گیس سے بے ہوش ہو گئے تھے"...... کرنل روسل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا تم نے مجھے بے ہوش ہوتے دیکھا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میں نے سپر مانیٹر مشین سے خود تمہیں کمرے اور راہداری میں بے ہوش ہو کر گرتے دیکھا تھا۔ تمہاری ساتھی عورت نے بڑے حیرت انگیز انداز میں کڑے کھول لئے تھے اس لئے میں نے تمہیں الیکس گیس سے بے ہوش کر کے ہلاک کر دینے کا حکم دیا تھا کیونکہ تم لوگوں نے جس انداز میں کارروائی کی تھی اس سے تمام شبہات ختم ہو گئے تھے لیکن پھر نجانے کیا ہوا کیونکہ سپر مانیٹر الیکس گیس فائر کرنے کے بعد مزید کام نہیں کر سکتا"...... کرنل روسل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ وہ شاید حیرت کی وجہ سے ازخود مسلسل بولتا چلا گیا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں نے پلاسٹک کی کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ ان دونوں کے عقب میں جولیا اندر داخل ہوئی تھی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کرسیاں رکھ کر خاموشی سے واپس چلے گئے تھے۔ عمران نے جولیا کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بھی وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرنل روسل ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

" تم نے ہمیں کس طرح ٹریس کیا تھا"....... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" تم نے اٹلانٹا سے البانا فون کر کے امپیریل کلب اور ہامپ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر تم نے اٹلانٹا سے پرنس ہوٹل میں کمرے بک کرائے۔ یہ دونوں کالیں مانیٹر کی گئیں اور اس طرح ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم لوگ اٹلانٹا سے براہ راست سن فورڈ پہنچ رہے ہو اور ہمارے مطلوبہ آدمی ہو"....... کرنل روسل نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہامپ کو تم نے ہلاک کرایا ہے۔ کیوں"۔ عمران کے لہجے میں یکلخت سختی کا عنصر ابھر آیا تھا۔

" ہمیں اطلاع مل گئی تھی کہ ہامپ نے تمہیں ہمارے بارے میں اطلاعات مہیا کی ہیں"....... کرنل روسل نے جواب دیا۔

" اچھا اب یہ بتاؤ کہ لیبارٹری کہاں ہے اور اس کا حدود اربعہ کیا ہے"....... عمران نے کہا تو کرنل روسل بے اختیار ہنس پڑا۔

" کس لیبارٹری کی بات کر رہے ہو"....... کرنل روسل نے مضحکہ اڑانے کے انداز میں کہا۔

" جولیا اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دو"....... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور اس نے آگے بڑھ کر کرنل روسل کی قمیض پھاڑی اور پھر اس کے پھٹے ہوئے حصے کا گولہ بنا کر اس نے جبراً کرنل روسل کے منہ میں ڈال دیا تو عمران نے جیب سے وہی فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل روسل کالنگ۔ اوور"....... عمران نے کرنل روسل کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا تو کرنل روسل کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" یس۔ ہاروے اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا پاکیشیائی ایجنٹوں کا کرنل روسل۔ اوور"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ میرے آدمی ڈیوڈ نے انہیں بے ہوشی کے عالم میں گولیوں سے چھلنی کر دیا ہے۔ اوور"....... عمران نے جواب دیا۔

" کیا تم نے چیک کر لیا ہے کرنل روسل کہ یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہی تھے۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہاں۔ ان کے میک اپ سپیشل میک اپ واشر سے صاف کر لئے ہیں۔ ویسے ایک عجیب بات ہے کہ چار مرد تو پاکیشیائی ہیں لیکن ان کے ساتھ جو عورت ہے وہ سوئس نژاد ہے۔ اوور"....... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ پھر یہ واقعی وہی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں گے کیونکہ میں نے سنا ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ایک سوئس نژاد عورت بھی شامل ہے۔ تم نے یہ بات کر کے سارے شکوک ختم کر دیئے ہیں اور اب میرے خیال میں لیبارٹری کی حفاظت کا مسئلہ بھی ختم ہو گیا۔ میں لارڈ برگسان سے بات کروں گا۔ اوور"۔ ہاروے نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے تم یہاں میرے پاس آکر خود بھی ان ایجنٹوں کو چیک کر لو۔ اس کے بعد بات کرنا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم اس وقت پوائنٹ ٹو پر موجود ہو۔ جہاں تم نے ان ایجنٹوں کو بھجوایا تھا۔ اوور"...... ہاروے نے کہا۔

"ہاں۔ اوور"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ذاتی طور پر انہیں پہچانتا ہوں اس لئے میں خود آرہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں تمہارا انتظار کروں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میں ساتھیوں کو ہدایت دے آؤں۔ تم اس کا خیال رکھنا"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران کمرے سے باہر آگیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے پوچھا۔

"کرنل روسل تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے اس سے لیبارٹری کے بارے میں آسانی سے معلومات نہ مل سکتی تھیں اور اس کی کار میں فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا کہ لیبارٹری کو ہر لحاظ سے خفیہ رکھنے کے لئے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر استعمال کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ میں نے اس ٹرانسمیٹر پر جب کال کی تو لیبارٹری کی حفاظت پر مامور ہاروے سے بات چیت ہو گئی اور اب

ہاروے یہاں ہماری لاشیں کنفرم کرنے آرہا ہے۔ تم لوگوں نے اسے ہر صورت میں زندہ پکڑنا ہے کیونکہ اس سے لیبارٹری کے بارے میں مکمل تفصیلات مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہاروے بھی تو تربیت یافتہ ایجنٹ ہو گا۔ پھر"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جب دونوں ایجنٹ ایک دوسرے کو دیکھ لیں گے تو پھر ان سے سودے بازی آسان ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اس کمرے میں آگیا جہاں ڈیوڈ اور کرنل روسل دونوں موجود تھے۔

"اس ڈیوڈ کا تو خاتمہ کر دو۔ اب اس کو زندہ رکھنے کا کیا فائدہ"۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ چاہو تو اس ہاروے کے آنے سے پہلے اس کرنل روسل کا بھی خاتمہ کر دو۔ اس نے ہامپ کو ہلاک کر کے ناقابل تلافی جرم کیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے ایک میز پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا لی۔ کرنل روسل بری طرح اس انداز میں سر مارنے لگا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو۔

"ایک منٹ۔ شاید کرنل روسل صاحب کچھ گوہر افشانی کرنا چاہتے ہیں"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر جولیا کو روکتے ہوئے کہا اور خود آگے بڑھ کر اس نے کرنل روسل کے منہ سے کپڑا باہر کھینچ لیا۔

"تم۔ تم مجھے مت مارو پلیز۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم لوگ ہم

سے بہت باہر ہو۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم میری آواز اور لہجے
کی اس قدر کامیاب نقل کر لو گے کہ ہاروے بھی نہ پہچان سکے گا۔“
کرنل روسل نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہم نے تمہیں ایک موقع دیا تھا کہ تم لیبارٹری کے بارے میں
تفصیلات بتا دو لیکن تم نے الٹا ہمارا مضحکہ اڑانا شروع کر دیا تھا۔
اب ہاروے یہاں آ رہا ہے۔ وہ تم سے بہتر انداز میں سب کچھ بتا سکتا
ہے اور تم نے ہامپ کو ہلاک کرا کر اپنی معافی کا خانہ خود ہی بند کر
دیا ہے“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو اس
انداز میں جھٹکا کہ جیسے جولیا کو فائرنگ کی اجازت دے رہا ہو اور
دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کرنل روسل کے
حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا
نے مشین گن کا رخ بدلا اور ڈیوڈ کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ختم
کر دیا۔

”بس کافی ہے“...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو جولیا نے ٹریگر
سے ہاتھ ہٹا لیا۔ اسی لمحے صفدر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

”اوہ۔ میں سمجھا شاید کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے“...... صفدر نے
دروازے میں ہی رکتے ہوئے کہا۔

”جولیا ریہرسل کر رہی ہے تاکہ تنویر پر درست نشانہ لگا سکے“۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نشانہ تم بھی بن سکتے ہو۔ سمجھے“...... جولیا نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

”یہ تو میری خوش قسمتی ہو گی کہ اگر میں تمہارے نشانے پر آ
جاؤں“...... عمران نے کہا تو صفدر ہنستا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ جولیا
نے مشین گن ایک طرف رکھی اور خود کرسی پر بیٹھ گئی۔

”اب تم ان لاشوں کے زخم شمار کرو۔ میں باہر جا کر ہاروے کو
تمہارے نشانے پر لے آنے کا بندوبست کروں“...... عمران نے کہا
اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے مڑ گیا جبکہ جولیا صرف مسکرا کر رہ گئی
تھی۔ عمران کمرے سے نکل کر راہداری کراس کر کے دوسرے کمرے
میں پہنچا اور پھر ایک اور راہداری سے ہوتا ہوا وہ برآمدے میں کھلنے
والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا لیکن ابھی دروازے تک پہنچا ہی
تھا کہ اسے باہر سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار
ٹھٹھک کر ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا آگے
بڑھ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ہاروے پہنچ گیا ہے اور چونکہ ہاروے
بہرحال تربیت یافتہ ایجنٹ تھا اس لئے وہ اس کے سلسلے میں پوری
طرح محتاط رہنا چاہتا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھی کسی
صورت بھی ہاروے سے کم نہیں ہیں لیکن پھر بھی وہ کوئی رسک
نہیں لے سکتا تھا۔ چنانچہ وہ برآمدے میں کھلنے والے دروازے کے
قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ذرا سا سر باہر نکال کر دیکھا تو پھاٹک
کھل رہا تھا اور ایک کار اندر داخل ہو رہی تھی جس میں دو افراد سوار
تھے۔ کار پورچ میں آ کر رکی اور اس کے ساتھ ہی دونوں آدمی کار کے

دروازے کھول کر باہر نکلے ہی تھے کہ یکلخت تنویر اور کیپٹن شکیل بھوکے عقابوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے اور پھر فیصلہ چند ہی لمحوں میں ہو گیا۔ آنے والے سنبھل ہی نہ سکے تھے کہ تنویر اور کیپٹن شکیل انہیں بے ہوش کر دینے میں کامیاب ہو گئے تھے جبکہ صفدر پھاٹک بند کر کے واپس آ رہا تھا۔

"ویری گڈ۔ اسے کہتے ہیں ایکشن"....... عمران نے دروازے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"ابھی یہ زندہ ہیں اس لئے یہ ایکشن کیسے ہو گیا۔ ایکشن ہوتا تو اب تک ان کی گردنیں ٹوٹ چکی ہوتیں"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو تم اس براؤن کوٹ والے کو چھوڑ کر دوسرے پر اپنا شوق پورا کر لو"....... کیپٹن شکیل تم اس براؤن کوٹ والے کو اٹھا کر اندر لے آؤ"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ پہچانتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اصل آدمی مارا جائے اور دوسرا زندہ رہ جائے"....... صفدر نے کہا۔

"یہ ہاروے ہے ایکریمیا کی ریڈ لائن ایجنسی کا بڑا معروف ایجنٹ۔ یہ تو صرف اس لئے مار کھا گیا کہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کا یہاں اس انداز میں استقبال ہو سکتا ہے ورنہ تنویر کو اس ایکشن کے ری ایکشن کا صحیح لطف اٹھانا پڑتا"....... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہاروے کو دیوار کے ساتھ کنڈوں

جکڑ دیا گیا۔ تنویر نے واقعی اس کے ساتھی کو اس کی گردن پر ضرب لگا کر ہلاک کر دیا تھا۔

"اب تم کہو گے کہ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے اس سے کچھ نہیں ہو سکتی"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ہے تو تربیت یافتہ آدمی لیکن چونکہ اس کے بعد اور کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو ہمیں لیبارٹری کے بارے میں کچھ بتا سکے اس لئے اب سب کچھ اسے ہی بتانا پڑے گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ہاروے کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا ساتھ والی کرسی پر پہلے ہی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ باقی ساتھی باہر چلے گئے تھے تاکہ اس جگہ کی نگرانی کی جا سکے۔ تھوڑی دیر بعد ہاروے نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر جسم کو سمیٹنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح چونک پڑا جیسے اسے احساس ہو گیا ہو کہ وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اس نے تیزی سے گردن گھمائی اور ایک بار پھر اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا کیونکہ اسے اپنے ساتھ ہی زنجیروں میں جکڑی ہوئی کرنل روسل کی لاش نظر آ گئی تھی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"....... ہاروے نے اب

سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے ایسے لہجے
میں کہا جیسے حیرت کی بے پناہ شدت سے اس سے الفاظ ہی نہ بولے
جا رہے ہوں۔

" تم نے کرنل روسل کو کہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں
ایک سوئس نژاد خاتون بھی شامل ہے اور اس بات پر تم کنفرم ہو
گئے تھے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے اصل آواز میں کہا تو ہاروے کی آنکھیں حیرت
سے پھیلتی چلی گئیں۔

" تم۔ تم عمران خود۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہو
گیا"...... ہاروے کی حالت واقعی انتہائی خراب ہو رہی تھی۔

" صرف اس طرح ہاروے کہ میں نے فون کا رسیور اٹھایا اور
کرنل روسل کی آواز اور لہجے میں تم سے باتیں شروع کر دیں۔ بڑا
آسان سا نسخہ ہے۔ تمہیں شاید یاد نہ ہو کہ ایک بار فرانسسکو میں
تمہیں میں نے یہی مشورہ دیا تھا کہ دوسروں کے بولنے کا انداز، ان کا
مخصوص لب و لہجہ، وہ جس جس الفاظ پر زور دیتے ہیں ان سب کی
باقاعدہ مشق کیا کرو لیکن تم نے اسے ناممکن کہہ کر مجھے ٹال دیا تھا۔
اب دیکھو یہ مشق کس قدر کام آئی ہے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو ہاروے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" مجھے اعتراف ہے علی عمران کہ میں تم سے شکست کھا گیا ہوں۔
مجھے معلوم تھا کہ تم دوسروں کی آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقالی

لیتے ہو کہ کوئی پہچان نہیں سکتا لیکن اس کے باوجود میں احمقوں
طرح سیدھا یہاں آ گیا۔ دراصل میرے ذہن کے کسی گوشے میں
یہ بات نہ تھی کہ کرنل روسل تم سے مار کھا سکتا ہے کیونکہ اس
انٹ پر کرنل روسل نے باقاعدہ ایسی مشینری نصب کر رکھی ہے
کوئی اس سے بچ نہیں سکتا اس لئے میں سمجھا تھا کہ تم واقعی کرنل
سل کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہو گے"...... ہاروے نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے رک رک کر کہا۔

" تو پھر اب کیا پروگرام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
میں کہا۔

" پروگرام۔ کیا مطلب"...... ہاروے نے چونک کر کہا۔ اس کا
از ایسا تھا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب ہی نہ سمجھ سکا ہو۔

" دیکھو ہاروے۔ تم ایک منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ ایجنٹ
۔ یہ بات درست ہے کہ تم غفلت میں مار کھا گئے ہو اور اس
ت میں نظر آ رہے ہو لیکن تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اس وقت
رے اور تمہارے درمیان مشن کے سلسلے میں بھاگ دوڑ ہو رہی
۔ تم نے اور کرنل روسل نے اپنی طرف سے ہمارا خاتمہ کر دیا تھا
ن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمیں بچا لیا اور تم دونوں کو
رے سامنے بے بس کر دیا اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ یہودی
م بلون نے یہاں سن فورڈ میں براڈ سسٹم کی تیاری کی لیبارٹری
رکھی ہے جہاں ڈاکٹر براڈ کی تھیوری کے مطابق اس براڈ سسٹم کو

تیار کیا جاتا ہے اور پھر اس براڈ سسٹم کو مخصوص خلائی سیاروں کے
ذریعے خلا میں پہنچا دیا جائے گا اور اس کے بعد یہودی یا اسرائیل جس
ملک کا چاہیں طویل عرصہ کے لئے دفاع ناکارہ کر دیں گے اور مجھے
معلوم ہے کہ پہلا مشن پاکیشیا کے خلاف ہو گا اس لئے ہم نے اس
لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے اور اس پورے سسٹم کو بھی اور تم اچھی
طرح جانتے ہو کہ جہاں پاکیشیا اور مسلمانوں کے اجتماعی مفادات کا
تعلق ہو وہاں میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں اس لئے اب
تمہارے سامنے دو راستے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم لیبارٹری کے محل
وقوع سے لے کر اس کی اندرونی تفصیل کے بارے میں سب کچھ
درست بتا دو تو میں تمہیں انگلی لگائے بغیر یہاں سے چلا جاؤں گا اور
مجھے معلوم ہے کہ تمہیں جیسے ہی موقع ملا تم آسانی سے ان کنڈوں
سے نجات حاصل کر سکتے ہو۔ دوسری صورت میں تمہیں ہلاک کر کے
تمہارے ساتھی سے لیبارٹری کے بارے میں معلوم کیا جائے
کیونکہ وہ بہرحال جو کچھ بھی ہے ہاروے نہیں ہے"۔ عمران
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تو پھر بہتر ہے کہ تم میرے ساتھی سے ہی معلوم کر لو اور مجھے
گولی مار دو"...... ہاروے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ تم اپنے ساتھی کو لیبارٹری سے ساتھ
نہیں لائے ہو گے۔ یقیناً تم نے اسے راستے سے پک کیا ہو گا اس لئے
بے فکر رہو اس کی گردن پہلے ہی توڑی جا چکی ہے اس لئے اب جو کچھ

بتانا ہے تم نے ہی بتانا ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ یہ بات طے ہے۔ تمہاری مرضی جو چاہے
کر گزرو"...... ہاروے نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" سوچ لو۔ آخری بار تمہیں موقع دے رہا ہوں"...... عمران نے
کہا۔

" عمران ۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمیں جس قسم کی
تربیت دی جاتی ہے اس کے بعد ہر قسم کا تشدد ہم پر بے کار ہو جاتا
ہے۔ جسمانی، ذہنی اور مشینی۔ ہم ہر طرح کا تشدد آسانی سے جھیل
سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہم ہلاک ہو سکتے ہیں لیکن ہماری زبان
بہرحال کسی صورت بھی نہیں کھل سکتی اس لئے اپنا وقت ضائع
مت کرو۔ البتہ اگر تم چاہو تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ براڈ
سسٹم کا استعمال پاکیشیا کے خلاف نہیں ہو گا"...... ہاروے نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تمہارے وعدے کی پرواہ نہ یہودیوں نے
کرنی ہے اور نہ ہی حکومت اسرائیل نے اور اگر کرے بھی سہی تو
دوسرے مسلم ممالک بھی مجھے اتنے ہی عزیز ہیں جتنا پاکیشیا اس لئے
مجھے تمہارے اس وعدے کی ضرورت نہیں"...... عمران نے کہا۔

" تو ٹھیک ہے۔ پھر تمہارا جو جی چاہے کر گزرو۔ میں تمہیں اس
حالت میں کیسے روک سکتا ہوں"...... ہاروے نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"چلو مجھ سے ایک سودا کر لو۔ اگر لیبارٹری کا محل وقوع میں تمہیں بتا دوں تو کیا تم مجھے تفصیلات بتا دو گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لیبارٹری کا محل وقوع کیسے معلوم کرو گے لیکن میں اس بارے میں مزید کچھ نہیں بتا سکتا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ محل وقوع معلوم ہو جانے کے باوجود نہ تم اس لیبارٹری کو تلاش کر سکتے ہو اور نہ ہی اس میں کسی صورت داخل ہو سکتے ہو"...... ہاروے نے کہا۔

"چلو یہ بتا دو کہ تم نے اس بات پر کیسے یقین کر لیا ہے کہ میں محل وقوع معلوم کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے کرنل روسل کی آواز میں مجھ سے فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اور مجھے معلوم ہے کہ دنیا میں واحد تم آدمی ہو جو فکسڈ فریکونسی کے ذریعے بھی محل وقوع معلوم کر سکتے ہو ورنہ دوسرا آدمی کسی بھی فکسڈ فریکونسی کی مدد سے محل وقوع ٹریس نہیں کر سکتا"۔ ہاروے نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ تم تو میرے بہت بڑے پرستار ثابت ہو رہے ہو ہاروے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہارے بارے میں اور لوگوں سے زیادہ معلومات ہیں۔ بس یہ میری بد قسمتی تھی کہ اس طرح کرنل روسل کی وجہ سے مار

کھا گیا"...... ہاروے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر تم کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح خود بخود لیبارٹری کی تفصیلات بتانا شروع کر دو تو پھر کیسا رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... ہاروے نے اسی طرح اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں وقت ضائع کر رہے ہو۔ مجھے اجازت دو میں ابھی اس سے سب کچھ معلوم کر لیتی ہوں"...... خاموش بیٹھی ہوئی جولیا نے یکلخت بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام جولیا ہے شاید اور تم ہی سوئس نژاد خاتون ہو۔ لیکن تم میرے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ عمران جانتا ہے کہ میں نے تشدد برداشت کرنے کا سب سے کڑا امتحان سی زیرو بھی کلیئر کیا ہوا ہے۔ اگر تمہیں سی زیرو کے بارے میں علم نہ ہو تو عمران سے پوچھ لو"...... ہاروے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ہاروے۔ تمہارے اعصاب پتھر کے بن جائیں گے۔ تمہارا ذہن بلینک ہو جائے گا اور تم بس ایک مجسمہ بن کر رہ جاؤ گے جو ٹوٹ تو سکتا ہے لیکن بول نہیں سکتا۔ لیکن اس کے باوجود دنیا میں ایسے طریقے موجود ہیں جو مجسموں کو بھی بولنے پر مجبور کر دیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کوشش کر دیکھو۔ میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا"۔ ہاروے

نے باقاعدہ مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"جولیا اپنے ساتھیوں کو بلا لاؤ تاکہ وہ بھی اس سی زیرو کلیئر کا تماشہ دیکھ لیں"....... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"تمہیں معلوم تو ہے عمران۔ پھر کیوں اپنا اور میرا وقت ضائع کر رہے ہو۔ مجھے گولی مار دو اور بس۔ اس سے زیادہ تم اور کچھ بھی نہیں کر سکتے"....... ہاروے نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جولیا باقی ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوئی۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ سچ ہے کہ یہ ہاروے تشدد پروف ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس نے تشدد برداشت کرنے کا سب سے کڑا اور ناممکن امتحان سی زیرو بھی کلیئر کیا ہوا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اور آپ اس کی زبان کھلوائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ بڑی آسانی سے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کے نتھنے کاٹ کر اور پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضرب لگا کر معلومات حاصل کریں گے"....... صفدر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ اپنے ذہن کو طویل عرصے کے لئے بلینک کر سکتا ہے اس لئے یہ حربہ اس پر استعمال نہیں ہو سکتا"....... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر کون سا حربہ است...

...مسکراتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد ہاروے ... کہا۔

"تم پیچھے ہٹو۔ میں ...یں۔ اس کے سر کو مسلسل جھٹکے لگ رہے ... نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا ساتھ اس کے چہرے پر انتہائی تکلیف ...س انداز میں ہنس پڑا جیسے بڑے بچے...ں کی آنکھیں پھیلتی چلی جا رہی ...ہنس پڑتے ہیں۔

"یہ تمہارے بس کا روگ نہیں ہے تنویر... یہ میرے اندر کیا ہو ...ر دو گے۔ اس کے اعصاب پتھر کی طرح جام... چیختے ہوئے کہا۔ ... زیادہ یہ ہلاک ہو جائے گا اور بس۔ لیکن اس کی ... دوڑنے والے خون کی ... کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے ... عمران نے کہا۔

"تو تم آخر کیا کرو گے"....... تنویر نے غصیلے لہجے ... زیادہ مضبوط اور

"بڑا آسان سا نسخہ ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے ... ہو گئے

اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور ہاروے کے بالکل قریب جا کر رک گیا۔ ہاروے کے چہرے پر واقعی مضحکہ اڑانے والی مسکراہٹ موجود تھی جبکہ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے بچے کسی شعبدے باز سے کسی نئے شعبدے کی توقع کر رہے ہوں۔

"تو تم سی زیرو کلیئر کر چکے ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"....... ہاروے نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران نے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے

نے باقاعدہ مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔ وے کے دونوں کانوں کی
"جولیا اپنے ساتھیوں کو بلا لاؤ تاکہ وہ بھی مخصوص انداز میں
تماشہ دیکھ لیں"...... عمران نے کہا تو جولیا اور عمران نے ہاتھ واپس
تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف ے میں ہو گیا تھا اور اس کے
"تمہیں معلوم تو ہے عمران ہنسا اور واپس کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔
رہے ہو۔ مجھے گولی مار دو صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے
کر سکتے"...... ہاروے نے
دیر بعد دروازہ کھلا اور جولیا آسانی سے بتا دے گا"...... عمران نے
"عمران صاحب۔ ے ہوئے کہا۔
صفدر نے حیرت بھ خیالی ہے عمران۔ ویسے بھی مجھے معلوم ہے کہ
"ہاں۔ اسے کے فطری طور پر عادی ہو"...... ہاروے نے منہ
امتحا ہوئے کہا۔

"جو ڈرامہ اب اسٹیج ہو گا وہ تمہیں سب سے زیادہ پسند آئے گا"۔
عمران نے کہا اور پھر دو منٹ تک کمرے میں سکوت طاری رہا۔
اچانک ہاروے کے سر نے اس طرح جھٹکا کھایا جیسے کسی نے اس
کے سر کی عقبی طرف زوردار تھپڑ مار دیا ہو اور پھر یہ جھٹکے تیزی سے
لگنے لگے۔ ہاروے کا چہرہ یکلخت بدل گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں
تھیں۔

"جو کوشش تم سے ہو سکتی ہے کر کے دیکھ لو ہاروے۔ نہ ہی
تم اپنا ذہن بلینک کر سکو گے اور نہ ہی اپنے اعصاب کو پتھر بنا سکو

گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد ہاروے
نے واقعی آنکھیں کھول دیں۔ اس کے سر کو مسلسل جھٹکے لگ رہے
تھے اور اب جھٹکوں کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر انتہائی تکلیف
کے تاثرات ابھرنے لگ گئے تھے اور اس کی آنکھیں پھیلتی چلی جا رہی
تھیں۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ میرے اندر کیا ہو
رہا ہے"...... یکلخت ہاروے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہو رہا۔ صرف تمہاری رگوں میں دوڑنے والے خون کی
روانی تیز ہوتی جا رہی ہے اور تم خود سمجھ دار ہو کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے
گا۔ پہلے تمہارے جسم کی کمزور رگیں پھٹیں گی، پھر زیادہ مضبوط اور
پھر آخر میں سب سے زیادہ مضبوط لیکن تم بہرحال ہلاک نہیں ہو گے
البتہ تمہارے جسم کا ایک ایک حصہ پھٹ جائے گا"...... عمران
نے مزے لے لے کر منظر کشی کرتے ہوئے کہا۔

"روکو۔ روکو اس سارے چکر کو۔ روکو۔ فار گاڈ سیک روکو"۔
یکلخت ہاروے نے انتہائی ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی
حالت واقعی انتہائی خستہ ہو چکی تھی۔ اس کا چہرہ اس قدر بھیانک ہو
گیا تھا کہ اس کی طرف نظریں بھر کر دیکھنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اس
کے سر کو اس قدر تیزی سے اور مسلسل جھٹکے لگ رہے تھے کہ جیسے
کوئی خودکار مشین اپنی پوری قوت سے حرکت کر رہی ہو۔ اس کا
زنجیروں میں جکڑا ہوا جسم مسلسل تڑمڑ سا ہو رہا تھا۔

" میں وعدہ کرتا ہوں کہ سب کچھ بتا دوں گا۔ اس عذاب کو روکو"۔ ہاروے نے انتہائی خستہ حالت میں کہا تو عمران اٹھا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک مرتبہ پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہاروے کے دونوں کانوں کی لوئیں انگلیوں میں پکڑیں اور اس کے مسلسل جھٹکے کھاتے ہوئے سر کو روک کر اس نے مخصوص انداز میں اس کے کانوں کی لوئیں مسلیں اور پھر انہیں چھوڑ کر واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا لیکن جیسے ہی اس نے ہاتھ ہٹائے ہاروے کے سر کو ویسے ہی تیز جھٹکے لگنے لگے لیکن پھر سب نے واضح طور پر دیکھا کہ اب جھٹکوں میں وقفہ آنا شروع ہو گیا تھا اور ہاروے کے چہرے پر موجود انتہائی کرب کے تاثرات میں بھی کمی آنا شروع ہو گئی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ تقریباً نارمل ہو گیا۔ اس نے تیز تیز سانس لینا شروع کر دیا تھا۔

" مم۔ مم۔ مجھے پانی پلاؤ"...... ہاروے نے کہا۔

" پانی بھی مل جائے گا ہاروے۔ لیکن اب اپنا وعدہ پورا کرو ورنہ اس بار میں جھٹکا مشین کو سٹارٹ کر کے اس کمرے سے ہی باہر چلا جاؤں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ ناقابل برداشت ہے۔ یہ تو سی زیرو سے بھی ہزاروں گنا زیادہ خوفناک عذاب ہے" ہاروے نے کہا۔

" آخری بار کہہ رہا ہوں ہاروے۔ شروع ہو جاؤ"...... یکلخت عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ہاروے نے لیبارٹری کے بارے میں

بتانا شروع کر دیا اور پھر عمران اس سے سوال کرتا رہا اور وہ مسلسل بتاتا رہا۔

" اوکے۔ بس کافی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف رکھی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پھر اس سے پہلے کہ ہاروے کوئی بات کرتا عمران نے مشین گن کا رخ اس کے سینے کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ہاروے کے حلق سے ادھوری سی چیخ نکلی اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین گن کو کاندھے سے لٹکا لیا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے اپنی فطرت سے ہٹ کر کام کیا ہے۔ پہلے تو آپ کسی بندھے ہوئے پر ہاتھ اٹھانا گوارا نہیں کرتے تھے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کی موت یقینی تھی اور اس قدر خوفناک اور عبرتناک انداز میں ہونی تھی کہ شاید تم اور میں اسے برداشت ہی نہ کر سکتے اس لئے مجبوراً مجھے اس کی موت آسان بنانے کے لئے اس پر فائر کھولنا پڑا"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ سب ہوا کیا ہے عمران صاحب۔ آپ نے تو صرف کان کی لوئیں مسلیں تھیں۔ پھر یہ سب کیا ہو گیا"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" انسانی کان کی لوئیں قدرت کا ایک عظیم شاہکار ہیں۔ ان کے

اندر ایک ایسا مادہ تیار ہوتا رہتا ہے جو جسم میں موجود مخصوص
گلینڈز کو حرکت میں لاتا ہے اور دماغ میں جانے والے خون میں
کلاٹس پیدا نہیں ہونے دیتا۔ یہ عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔ میں
نے اس کے کانوں کی لوئیں اس انداز میں مسل دیں کہ یہ مادہ
گلینڈز تک پہنچنا بند ہو گیا اور گلینڈز کا کام تقریباً ختم ہو گیا جس کے
نتیجے میں دماغ میں رواں خون میں کلاٹس بننے شروع ہو گئے لیکن اللہ
تعالیٰ نے جسم کے اندر ایک قدرتی حفاظتی نظام رکھا ہوا ہے جس کے
نتیجے میں اس کے سر کو زوردار جھٹکے لگنے شروع ہو گئے تاکہ وہ مادہ
جھٹکوں کی وجہ سے دوبارہ خون میں شامل ہو جائے اور اس کے ساتھ
ساتھ خون کی روانی بھی خود بخود تیز ہوتی چلی گئی تاکہ خون میں کلاٹس
نہ بن سکیں لیکن یہ سب کچھ اس قدر عذاب ناک ہے کہ ہاروے
جیسا شخص بھی آخر کار اسے برداشت نہ کر سکا۔ خون کی تیز روانی کی
وجہ سے وہ اب اپنے ذہن کو نہ ہی بلینک کر سکتا تھا اور نہ ہی اعصابی
نظام کو جامد کر سکتا تھا اس لئے وہ واقعی بے بس ہو گیا۔ پھر میں نے
اس کے کانوں کی لوؤں کو ٹھیک کر دیا تو اس کی حالت ٹھیک ہوتی
چلی گئی اور اس خوفناک عذاب سے بچنے کے لئے اسے سب کچھ بتانا
پڑا۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ گلینڈز کی کارکردگی میں اس رکاوٹ کی وجہ
سے فرق آگیا ہے اور رک جانے کے بعد اچانک دوبارہ جاری ہونے
کی وجہ سے وہ یکلخت زیادہ مادہ بنانا شروع کر دیں گے جس کا اثر الٹا ہو
گا اور خون اس قدر پتلا ہو جائے گا کہ ہاروے کے جسم کے ہر مسام

سے جاری ہو جائے گا اور اس کی موت اس قدر عبرتناک اور عذاب
ناک ہو گی کہ شاید ہم میں سے کوئی اسے دیکھ بھی نہ سکتا اس لئے
میں نے اسے گولی مار دی"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے
کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ جن کے کان کٹ جاتے ہیں یا کان کی
لوئیں کٹ جاتی ہیں ان کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا"...... صفدر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لوؤں میں موجود مادہ ان مخصوص گلینڈ کی کارکردگی کو حرکت
میں رکھتا ہے۔ ایک کان کٹ جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جس
طرح ایک گردہ نکال دینے سے آدمی ہلاک نہیں ہو جاتا بلکہ دوسرا
گردہ کام کرتا رہتا ہے۔ ہاں البتہ دونوں کان کٹ جانے سے یا
دونوں کانوں کی لوئیں کاٹ دی جائیں تو پھر قدرت کا ایک دوسرا
متبادل نظام کام شروع کر دیتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے
ہوئے کہا۔

" لیکن آپ نے جو کچھ کیا اس سے اس کا دوسرا نظام یعنی متبادل
نظام بھی تو کام شروع کر سکتا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اگر میں اس کے کان یا لوئیں کاٹ دیتا اور خون اس میں
حرکت نہ کر سکتا جبکہ میں نے تو کان کی لوئیں مخصوص انداز میں
مسل کر خون کی روانی کو نہیں روکا بلکہ اس مخصوص مادے کو اس
میں شامل ہونے سے روکا تھا اس لئے متبادل نظام حرکت میں آ ہی

نہیں سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ آج تک ہم نے تو اس سلسلے میں نہ کہیں پڑھا ہے اور نہ ہی سنا ہے جبکہ آپ نے اس کا عملی مظاہرہ بھی کر ڈالا ہے"۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جس طرح یہ کائنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایسا شاہکار ہے کہ مسلسل نئے سے نئے انکشافات سامنے آنے کے باوجود ان انکشافات کا سلسلہ مسلسل جاری ہے اسی طرح انسانی جسم بھی قدرت کا زبردست شاہکار ہے اور انسانی جسم اور اس کی کارکردگی کے بارے میں بھی مسلسل نئے نئے انکشافات ہوتے چلے جا رہے ہیں اور نجانے کب تک ہوتے چلے جائیں گے۔ جو کچھ میں نے تمہیں بتایا ہے اس کا انکشاف بھی دو تین سال پہلے ہوا ہے۔ اس سے پہلے ان گلینڈز، ان سے بننے والے مادے اور ان گلینڈز کو حرکت دینے والے کان کی لوؤں سے بننے والے مادے کے بارے میں کسی کو معلوم نہ تھا اور نجانے انسانی جسم، ذہن اور دل کے بارے میں ابھی ایسے کتنے انکشافات ہوں گے۔ اس بارے میں کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ہاروے کا نمبر ٹو جستان لیبارٹری کے مین سیکورٹی آفس میں کرسی پر بیٹھا اس انداز میں بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا جیسے اسے کوئی خاص پریشانی لاحق ہو گئی ہو۔ اس کا چیف ہاروے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں چیک کرنے گیا ہوا تھا لیکن جب سے وہ گیا تھا نہ اس کی کوئی فون کال آئی تھی اور نہ ہی وہ خود واپس آیا تھا اور اب بہرحال اتنا وقت گزر چکا تھا کہ اسے بے چینی سی لاحق ہو گئی تھی۔ کئی بار اس نے سوچا کہ وہ ٹرانسمیٹر پر چیف ہاروے کو کال کرے لیکن پھر وہ رک جاتا کیونکہ ہاروے نے اسے سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ وہ یہاں سے کسی صورت بھی باہر کال نہ کرے۔ البتہ باہر سے آنے والی کالیں وہ وصول کر سکتا تھا لیکن باہر سے بھی کوئی کال نہ آ رہی تھی کہ اچانک ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی کی آواز آفس میں گونج اٹھی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چیف ہاروے کی طرف سے

کال ہو گی۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر میز پر موجود ٹرانسمیٹر کا
بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ولیم کالنگ۔ اوور"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
اجنبی سی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"کون ولیم۔ اوور"...... اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں کرنل روسل کا نمبر ٹو ولیم بول رہا ہوں۔ کیا آپ ہاروے
کے نمبر ٹو ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ میں جستان بول رہا ہوں۔ چیف ہاروے کا نمبر ٹو۔ تم
نے یہاں کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... جستان نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تمہیں بتا سکوں کہ چیف کرنل روسل اور چیف
ہاروے دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے
کہا گیا تو جستان کے ذہن میں یکلخت دھماکے سے ہونے لگ گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ اوور"......
جستان نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ کرنل روسل پوائنٹ ٹو پر پاکیشیائی
ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے گئے تھے لیکن جب بہت دیر ہو گئی اور
انہوں نے رابطہ نہ کیا تو میں نے وہاں خود رابطہ کیا لیکن وہاں سے
کوئی جواب موصول نہ ہوا جس پر میں خود وہاں پہنچا اور اس وقت
وہیں سے تمہیں کال کر رہا ہوں۔ یہاں پوائنٹ ٹو کے انچارج ڈاوا

لاش کے ساتھ ساتھ کرنل روسل اور ہاروے کی لاشیں بھی موجود
ہیں جبکہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں اور یہ بھی سن لو کہ ہاروے
نے انہیں لیبارٹری کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی ہے اس لئے
میں نے یہاں کال کی ہے کیونکہ مجھے تمہاری فریکونسی کے بارے میں
علم ہے۔ اوور"...... ولیم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ولیم کہ باس ہاروے انہیں لیبارٹری کے
بارے میں بتائے۔ اوور"...... جستان نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یہاں چیف کرنل روسل نے ایسی مشین نصب کی ہوئی ہے جو
اس عمارت میں ہونے والی تمام بات چیت خفیہ طور پر ریکارڈ کرتی
رہتی ہے اور میں نے یہ ریکارڈ بات چیت سنی ہے اور میں درست کہہ
رہا ہوں اگر تم کہو تو میں لیبارٹری کے بارے میں تفصیل بتا دوں
مجھے تو مجھے، چیف کرنل روسل کو بھی اس بارے میں معلوم
تھا۔ اوور"...... ولیم نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب کیا ہو گا۔ ویری بیڈ۔ اوور"...... جستان
نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"میں چیئرمین لارڈ برگسان کو اطلاع دے رہا ہوں۔ پھر جو حکم وہ
دیں گے ویسے ہی ہو گا۔ تم نے محتاط رہنا ہے کیونکہ یہ پاکیشیائی
ایجنٹ لیبارٹری پر حملہ کریں گے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جستان اس طرح
ساکت و جامد بیٹھا رہ گیا جیسے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔

اسے یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ اس کا چیف ہاروے ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ ہاروے کی صلاحیتوں سے واقف تھا اور اس کے نقطہ نظر سے ہاروے کو شکست دینا ہی ناممکن تھا۔ کہاں یہ کہ ہاروے کو ہلاک کر دیا گیا ہو۔ کافی دیر تک وہ گم سم بیٹھا رہا۔ پھر نجانے کس وقت میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ سیٹلائٹ سے منسلک خصوصی فون تھا جسے صرف اعلیٰ حکام ہی استعمال کر سکتے تھے۔ فون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر لاشعوری انداز میں ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا۔

"میں لارڈ برگسان کا سیکرٹری بول رہا ہوں۔ لارڈ برگسان ہاروے کے نمبر ٹو جستان سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جستان بے اختیار اچھل پڑا۔

"مم۔ مم۔ میں جستان ہی بول رہا ہوں"...... اس نے رک رک کر کہا کیونکہ لارڈ برگسان کی طاقت اور اہمیت سے وہ بخوبی واقف تھا۔ لارڈ برگسان بلون کا چیئرمین تھا اور بلون پوری دنیا کے یہودیوں کی ایسی تنظیم تھی جس نے کچھ عرصہ بعد پوری دنیا پر حکومت کرنی تھی اور ظاہر ہے اس وقت لارڈ برگسان ہی پوری دنیا کا بلا شرکت غیرے آقا ہو گا اس لئے لارڈ برگسان کا نام جیسے ہی اس کے کانوں میں پڑا تو اس کے سارے حواس یکلخت پوری قوت سے جاگ اٹھے تھے۔

ہیلو۔ لارڈ برگسان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"جج۔ جج۔ جناب۔ میں ہاروے کا نمبر ٹو آپ کا خادم جستان بول رہا ہوں جناب"...... جستان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ لیبارٹری اس وقت پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور بلون کے آئندہ مستقبل کا انحصار بھی اسی لیبارٹری پر ہے۔ ادھر دشمنوں کو نہ صرف اس کے محل وقوع کا علم ہو چکا ہے بلکہ انہوں نے اس کی اندرونی تفصیلات بھی معلوم کر لی ہے اور وہ کسی بھی لمحے اس پر پوری قوت سے ٹوٹ سکتے ہیں"۔ دوسری طرف سے لارڈ برگسان نے کہا۔

"جج۔ جناب۔ لیبارٹری کا حفاظتی نظام مکمل طور پر فول پروف وہ کسی صورت اس میں داخل ہونا تو ایک طرف اس کے بھی نہیں پھٹک سکتے"...... جستان نے اس بار قدرے اعتماد لہجے میں کہا۔

پاکیشیائی ایجنٹ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ مجھے روسل اور ہاروے پر مکمل اعتماد تھا لیکن وہ ان کے سامنے ٹھہر سکے اور اسی خدشہ کے پیش نظر میں نے لیبارٹری کو ہنگامی تبدیل کر دیئے جانے کے انتظامات کئے ہوئے تھے۔ اس لئے نے ڈاکٹر براڈ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ دو گھنٹوں کے اندر ہاں سے تمام مشینری اور تمام سائنس دانوں کو متبادل جگہ پر

شفٹ کر دیں گے جس کا علم صرف مجھے اور ڈاکٹر براڈ کو ہے۔ البتہ تم نے اس لیبارٹری میں ہی رہنا ہے اور اس کی حفاظت کرنی ہے۔ ہمیں صرف تین ہفتے مزید چاہئیں اس کے بعد ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ اور سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ جیسے ہی یہاں حملہ کریں تم نے نہ صرف لیبارٹری کو بچانا ہے بلکہ ان ایجنٹوں کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔ اگر تم ان کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تو تمہیں تمہارے تصور سے بھی بڑا عہدہ دیا جائے گا اور تمہیں یہ سب کچھ اس لئے بتایا جا رہا ہے کہ تمہیں فوری طور پر ہاروے کا جانشین مقرر کر دیا گیا ہے۔ لارڈ برگسان نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ میں ان کا خاتمہ بھی کر دوں گا اور لیبارٹری کی حفاظت بھی کروں گا"...... جسٹان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم فوری طور پر ریڈ الرٹ کر دو۔ اب تم سے رابطہ اس وقت ہو گا جب ہمارا براڈ سسٹم مکمل ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جسٹان نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ فرط مسرت سے مزید سرخ ہو گیا تھا کیونکہ ہاروے کی جگہ لینے کا مطلب تھا کہ اب وہ پوری ٹیم کا انچارج بن گیا ہے۔ اسے چونکہ لیبارٹری کے سکیورٹی انتظامات کے بارے میں مکمل علم تھا اس لئے اسے سو فیصد یقین تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی صورت بھی اس میں زندہ داخل ہونے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور اب جبکہ

اسے معلوم بھی ہو چکا ہے کہ اصل لیبارٹری یہاں سے کسی خفیہ جگہ منتقل کی جا رہی ہے تو اس کا حوصلہ دوچند ہو گیا تھا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا تاکہ اپنے ساتھیوں کو ہاروے کی موت اور اپنے انچارج بنائے جانے کے ساتھ ساتھ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کرنے کے بارے میں بتا سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سن فورڈ کے شمال مشرق میں واقع
ایک خوبصورت پہاڑی سلسلے میں بنے ہوئے ایک گیسٹ ہاؤس میں
موجود تھا۔ ہاروے سے لیبارٹری کے بارے میں اسے جو تفصیلات
ملی تھیں ان کے مطابق لیبارٹری سن فورڈ کے شمال مشرق میں واقع
ایک پہاڑی سلسلے کریون میں بنائی گئی تھی لیکن کریون نامی پہاڑی
سلسلے پر سیاحوں کی تفریح کے لئے چونکہ کوئی خاص چیز نہ تھی اس لئے
وہاں کسی قسم کا کوئی ریسٹورنٹ یا گیسٹ ہاؤس وغیرہ نہ تھا اور نہ
ہی وہاں کے لئے کوئی سڑک تعمیر کی گئی تھی۔ کریون سے تقریباً دو
میل پیچھے ایک پہاڑی سلسلہ بیون تھا جہاں تک سڑک بھی تھی اور
تفریحی مقامات بھی اور یہاں دو تین گیسٹ ہاؤس بھی تھے اور ہوٹل
اور کلب بھی۔ سیاح بھی یہاں تک آکر واپس سن فورڈ لوٹ جاتے
تھے۔ ہاروے نے بتایا تھا کہ وہ لیبارٹری سے نکل کر دو میل پیدل

چل کر بیون پہنچا تھا اور پھر وہاں سے اس نے کار اور ڈرائیور کو ساتھ
لیا اور پھر وہ کرنل روسل کے پوائنٹ ٹو پر پہنچے تھے جو سن فورڈ کے
مرکزی علاقے میں لیکن آبادی سے ہٹ کر ایک چھوٹی سی کوٹھی میں
بنا ہوا تھا۔ چنانچہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پوائنٹ ٹو سے نکل کر
سن فورڈ کے مرکزی علاقے میں پہنچا اور یہاں ایک کلب کے ویٹر کی
مدد سے انہوں نے نہ صرف مخصوص اسلحہ حاصل کیا بلکہ دو جیپیں بھی
حاصل کر لیں اور پھر وہ سب ان جیپوں میں سوار ہو کر بیون پہنچے اور
عمران نے ایک گیسٹ ہاؤس میں رہائش کے لئے کمرے بک کرا لئے
تھے اور جب سے وہ یہاں پہنچے تھے وہ سب اپنے اپنے کمروں میں آرام
کرنے چلے گئے تھے کیونکہ عمران نے انہیں بتا دیا تھا کہ آج رات کو
وہ خاموشی سے یہاں سے نکل کر پیدل چلتے ہوئے کریون پہنچیں گے
اور پھر اس لیبارٹری کو تباہ کر کے وہ اسی طرح خاموشی سے واپس
یہاں پہنچ کر سن فورڈ چلے جائیں گے اور پھر وہاں سے اٹلانٹا پہنچ کر دم
لیں گے۔ چونکہ لیبارٹری کے تمام حفاظتی انتظامات کے بارے میں
انہیں تفصیلات معلوم ہو چکی تھیں اس لئے انہیں اس میں کوئی
رسک نظر نہ آرہا تھا اور وہ سب پوری طرح مطمئن تھے کہ وہ انتہائی
آسانی سے لیبارٹری کو تباہ کر کے اپنا مشن مکمل کر لیں گے لیکن
عمران اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔
اس کی آنکھیں بند تھیں اور پیشانی پر ابھر آنے والی شکنیں اس کے
گہرے غور و فکر کا پتہ دے رہی تھیں کہ اچانک دروازہ کھلنے کی آواز

سنائی دی تو عمران نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ دروازے سے جولیا اندر داخل ہو رہی تھی۔

"تم جاگ رہے ہو۔ وجہ"...... جولیا نے اندر داخل ہوتے ہی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وجہ جان کر کیا کرو گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔ شاید وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کوئی خاص وجہ بتانے والا ہے۔

"کم از کم معلوم تو ہو جائے گا"...... جولیا نے قدرے جذباتی لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میری زندگی کی یہ آخری رات ہے"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا بکواس ہے۔ کیا مطلب۔ خدانخواستہ کیوں منہ سے بدفالیں نکال رہے ہو۔ نانسنس"...... جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا۔ جو کچھ مجھے سامنے نظر آ رہا ہے وہ بتا رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ اور خاص بات یہ ہے کہ لیبارٹری کی تباہی کا مشن انتہائی آسان نظر آ رہا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ جو جتنا آسان نظر آئے وہ اتنا ہی مشکل ثابت ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ خوامخواہ کے وہم پالنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیبارٹری کے تمام سیکورٹی سسٹم کا ہمیں علم ہو چکا ہے اور اس سیکورٹی سسٹم کو ناکام کرنے کی خصوصی مشینری بھی ہمیں حاصل ہو چکی ہے۔ اس کے بعد تشویش کی کون سی بات باقی رہ گئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے اب تک کرنل روسل اور ہاروے کی ہلاکت کی خبر بلون کے حکام اور لیبارٹری تک نہ پہنچی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"یقیناً پہنچ چکی ہو گی لیکن جس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں ان میں اتنی جلدی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ زیادہ سے زیادہ اسے ہاروے کے بقول ریڈ الرٹ کر دیں گے اور ریڈ الرٹ کے خلاف بھی ہم کام کر سکتے ہیں"...... جولیا نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اور اگر انہوں نے وہاں ایکریمین فوج کا کوئی حفاظتی دستہ تعینات کر دیا تب"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ بن جائے گا۔ اب ہم ایکریمین فوج سے تو نہیں لڑ سکتے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو یہ بات ہے تمہارے ذہن

میں جبکہ ہاروے کے بقول براڈ سسٹم کی تکمیل میں صرف تین ہفتے رہ گئے ہیں"...... جولیا نے واقعی ہراساں ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"کسے کال کر رہی ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ساتھیوں کو۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ اس پر ضرور غور ہونا چاہئے"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کئے اور پھر دوسری طرف موجود صفدر کو اس نے عمران کے کمرے میں ساتھیوں سمیت پہنچنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تم کس بنیاد پر کہہ رہے تھے کہ یہ رات تمہاری زندگی کی آخری رات ہے۔ کیا مطلب"...... جولیا نے اچانک اس انداز میں کہا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔

"اسی لئے کہ پاکیشیا اور پوری دنیا کے مسلم ممالک اور اربوں مسلمانوں کو یہودیوں سے بچانے کے لئے بہرحال ہمیں فوج سے بھی ٹکرانا پڑے گا اور تم جانتی ہو کہ ایسی صورت میں کیا نتیجہ نکل سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے کوئی جواب دینے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ایک کر کے سارے ساتھی وہاں پہنچ گئے اور جب جولیا نے عمران کے خدشے کا اظہار کیا تو سب کے چہروں پر تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ کا خدشہ بے جا ہے۔

ایکریمین فوج کو کسی خفیہ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کیسے کال کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح تو یہودیوں کا یہ انتہائی خوفناک اور خفیہ منصوبہ حکومت ایکریمیا تک پہنچ جائے گا اور حکومت کیسے اسے برداشت کرے گی کیونکہ بہرحال یہ حربہ حکومت ایکریمیا کے خلاف بھی جا سکتا ہے اور ایکریمیا میں اسرائیل کی طرح یہودیوں کی اکثریت نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ وہ کیسے لیبارٹری کی حفاظت کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"انہیں یہ تو معلوم نہیں ہو گا کہ ہم نے ہاروے سے تمام تفصیلات معلوم کر لی ہیں۔ انہیں زیادہ سے زیادہ ہاروے کی ہلاکت کا علم ہو گیا ہو گا۔ اس سے کیا ہوتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس بارے میں میرے پاس ایک کلیو موجود ہے۔ ہمیں وہاں پہنچنے سے پہلے بہرحال مکمل معلومات حاصل کر لینی چاہئیں ورنہ ہم زندہ واپس نہ آ سکیں گے"...... عمران نے کہا اور اس نے میز پر پڑے ہوئے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سن فورڈ میں سیٹلائٹ فون آفس کا نمبر دیں"....... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کی طرف سے بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"یس۔ فونز کنٹرول آفس"....... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"انچارج سے بات کرائیں۔ میں البانا سے سنٹرل کمان کا کرنل رچرڈ بول رہا ہوں"....... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ کریں سر"....... دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ پیٹر بول رہا ہوں۔ انچارج کنٹرول آفس"....... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"البانا سے سنٹرل کمان کا کرنل رچرڈ بول رہا ہوں"....... عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فرمایئے"....... دوسری طرف سے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سن فورڈ سنٹرل کمان کو رپورٹ ملی ہے کہ سن فورڈ کے علاقے کریون میں کوئی خفیہ سیٹلائٹ پوائنٹ موجود ہے۔ کیا یہ درست رپورٹ ہے"....... عمران نے لہجے کو مزید تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہ نمبر اعلیٰ حکام کے حکم پر الاٹ کیا گیا ہے اور ہمارے پاس اس سلسلے میں تحریری حکم موجود ہے"....... دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"لیکن قانون کے مطابق آپ کو یہ نمبر اور حکم سنٹرل کمان کو بھجوانا چاہیئے تھا"....... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر ضرور بھجوایا گیا ہوگا۔ میں تو یہاں چند ماہ پہلے تعینات ہوا ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا نمبر ہے اور اس کا تعلق کس سیٹلائٹ سے ہے۔ تفصیل بتا دیں۔ ہم اس سلسلے میں باقاعدہ انکوائری کریں گے"....... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ نوٹ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ایک طویل نمبر بتا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سیٹلائٹ کے بارے میں بھی تفصیل بتا دی گئی۔

"اس سیٹلائٹ کا مرکزی کنٹرول آفس کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"سر۔ البانا میں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس کا نمبر بھی دے دیں"....... عمران نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اس کا نمبر بھی بتا دیا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ البتہ ان کے چہروں پر تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سٹار لائن کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

"ہاورڈ سے بات کرائیں۔ میں مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہاورڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا بھاری سا تھا۔

"مائیکل ہارلے بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ آپ۔ کہاں سے کال کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"سن فورڈ سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ مگر وہاں آپ کیا کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"تفریح کر رہا ہوں"...... عمران نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ فرمایئے میرے لئے کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تمہارا فون محفوظ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ مکمل طور پر محفوظ ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تو ایک سیٹلائٹ فون نمبر نوٹ کرو اور سیٹلائٹ کی تفصیلات بھی"...... عمران نے کہا۔

نوٹ کرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے یٹلائٹ فون نمبر اور سیٹلائٹ کے بارے میں تفصیلات نوٹ کرا

"اس سیٹلائٹ کا کنٹرول آفس البانا میں ہے اور مجھے معلوم ہے سیٹلائٹ سے ہونے والی تمام کالوں کا ریکارڈ ایک ہفتے تک رکھا ہے۔ میں نے جو فون نمبر لکھوایا ہے اس فون نمبر پر گزشتہ چھ ٹوں کا ریکارڈ مجھے چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یپ آپ کو کہاں بھجوائی جائے"...... دوسری طرف سے کہا

"تم کتنے گھنٹوں میں اسے حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے

"صرف ایک گھنٹے میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوکے۔ تم اسے حاصل کرو میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ تمہیں روں گا"...... عمران نے کہا۔

"معاوضے کا کیا ہو گا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"معاوضہ ڈبل ملے گا۔ فکر مت کرو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کے بارے میں چونکہ ہارلے نے ضمانت دی ہے اس لئے آپ کا کام ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل ں لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" یہ سب کیا ہے۔ کون ہے یہ ہارووڈ اور اس فون کال سے تم کیا فائدہ اٹھانا چاہتے ہو"....... جولیا نے کہا۔

" ہاروے کی موت کی اطلاع ملنے کے بعد لیبارٹری کے بارے میں جو اقدام بھی کیا گیا ہو گا اس کی اطلاع لازماً لیبارٹری کو دی گئی ہو گی۔ میں یہی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا انتظامات کئے گئے ہیں اور ہاورڈ البانا میں مخبری کا کام کرنے والا ایک آدمی ہے جس کے بارے میں مجھے اٹلانٹا سے ٹپ ملی تھی اور اس ٹپ کو میں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ مجھے بتایا گیا تھا کہ یہ شخص بے حد قابل بھروسہ ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ ہاروے اور کرنل روسل دونوں تو فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر استعمال کرتے تھے۔ اگر فون ہوتا تو وہ اسے استعمال نہ کرتے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ ایسا احتیاطاً کرتے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ فون نمبرز یا فریکونسی سے میں لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر سکتا ہوں اور فکسڈ فریکونسی سے معلوم کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" یہ سنٹرل کمان کیا ہے جس کی دھمکی آپ نے فون آفیسر کو دی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

" یہ ایکریمیا کا سب سے بااختیار فوجی ادارہ ہے جو کسی بھی محکمے یا شعبے کو چیک کر سکتا ہے اور یہاں کے لوگ اس سے اس طرح

تے ہیں جس طرح پاکیشیا کے لوگ پولیس سے ڈرتے ہیں"۔ ران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم لوگ خواہ مخواہ خدشات ذہن میں رکھ کر ان سے ڈرتے ہو۔ اگر فوج بھی آ گئی تو کیا ہو گا"....... تنویر نے منہ بناتے ئے کہا۔

" نہیں تنویر۔ عمران صاحب کا خدشہ درست ہے۔ ایسی صورت مشن مکمل ہونا ناممکن ہو جائے گا کیونکہ وہ ویران پہاڑی علاقہ اور فوج نے ہر چٹان پر مورچہ بندی کر لینی ہے"....... صفدر نے تو تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹہ انہوں اسی طرح مختلف باتیں کرنے میں گزار دیا اور اس دوران ایک ہاٹ کافی بھی منگوا کر پی لی گئی تھی۔

" عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمارے خلاف البانا کوئی ٹیم طلب کر لی گئی ہو"....... صفدر نے کہا۔

"سب کچھ ہو سکتا ہے"....... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پھر گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت گزر جانے کے بعد عمران نے دوبارہ ڈ سے رابطہ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے ہاورڈ"....... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ جو وقفہ آپ نے مجھے بتایا ہے اس دوران اس نمبر نگٹن سے دو کالیں کی گئی ہیں۔ ایک کال ڈاکٹر براڈ کے نام کی گئی اور دوسری جستان نامی کسی آدمی کو۔ دونوں کے ٹیپ میں نے

حاصل کر لئے ہیں"...... ہاورڈ نے کہا۔

"آپ دونوں ٹیپ مجھے فون پر سنوا دیں"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ پھر دس منٹ بعد آپ دوبارہ کال کریں"...... ہاورڈ نے کہا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ رابطہ کیا تو ہاورڈ نے پہلی کال کا ٹیپ آن کر دیا۔ کال کرنے والا لارڈ برگسان تھا اور کال وصول کرنے والا ڈاکٹر براڈ۔ اور پھر جیسے جیسے ان کی گفتگو آگے بڑھتی رہی عمران اور اس ساتھیوں کے چہروں پر سنسنی پھیلتی چلی گئی۔ جب کال ختم ہوئی عمران نے ہاورڈ سے دوسری کال کا ٹیپ سنوانے کے کہا اور دوسری کال کا ٹیپ آن ہو گیا۔ اس بار بھی کال کرنے والا برگسان تھا جبکہ کال رسیو کرنے والا ہاروے کا نمبر ٹو جستان تھا۔

"ہیلو ہاورڈ۔ جہاں سے یہ دونوں کالیں کی گئی ہیں وہ فون معلوم کیا ہے تم نے"...... عمران نے دوسری ٹیپ سننے کے کہا۔

"ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"او کے۔ بے حد شکریہ۔ تمہارا معاوضہ کل تمہیں پہنچ جائے گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب۔ یہ تو بالکل ہی ناممکن ہے کہ لیبارٹری شفٹ کر دی جائے"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے

ج میں کہا۔

"دو گھنٹوں کی بات ہوئی تھی اور دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اب ہاں جا کر صرف ٹکریں ہی مارنی ہیں اور کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ لیبارٹری کی نازک ر پیچیدہ مشینری کو اس طرح شفٹ کر دیا جائے"...... کیپٹن لیل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس کا انتظام انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے ے کیا ہوا ہو۔ یہودی بے حد ذہین اور شاطر لوگ ہیں لیکن بہرحال بات تو طے ہے کہ یہ نئی جگہ بھی اسی پہاڑی سلسلے میں ہی ہو گی راس کا راستہ بھی اس لیبارٹری سے ہی جاتا ہو گا"...... صفدر نے

"جاتا تو ہو گا لیکن تم نے لارڈ برگسان کی بات نہیں سنی کہ اس نے ڈاکٹر براڈ کو خصوصی طور پر حکم دیا ہے کہ لیبارٹری شفٹ کر نے کے بعد راستہ آف کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے۔ یہ تو بالکل ہی نئی بات سامنے آ گئی ہے ادھر وقت بھی بے حد کم ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس لیبارٹری پر حملہ کر کے اس جستان پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کرنی چاہئیں"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ لارڈ برگسان نے جو کال اس جستان کو کی ہے اس سے

صاف طور پر یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ اس متبادل جگہ کا نہ اسے علم ہے اور نہ ہی اسے بتایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا ہو گا۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بتاؤں۔ میرا تو اپنا ذہن ماؤف ہو گیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ لارڈ برگسان کی آواز میں اس ڈاکٹر براڈ سے بات نہیں کر سکتے۔ اس طرح متبادل پوائنٹ سامنے آ سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال کوشش تو کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک بوڑھی اور بلغم زدہ کھڑکھڑاتی ہوئی سی آواز سنائی دی تو عمران اور اس کے ساتھی فوراً ہی پہچان گئے کہ یہ آواز ڈاکٹر براڈ کی ہے۔

"لارڈ برگسان بول رہا ہوں ڈاکٹر براڈ"...... عمران نے لارڈ برگسان کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم۔ نانسنس۔ تم لارڈ برگسان نہیں ہو"...... دوسری طرف سے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

ختم ہو گیا۔

"اوہ تو وہاں باقاعدہ وائس چیکنگ کمپیوٹر نصب ہے۔ ویری" عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے انکوائری کے نمبر کئے اور پھر انکوائری آپریٹر سے اس نے سن فورڈ سے ولنگٹن کا نمبر معلوم کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر براڈ بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کرائیں"۔ اس عمران کے منہ سے ڈاکٹر براڈ جیسی بوڑھی اور بلغم زدہ کھڑکھڑاتی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے بوکھلائے لہجے میں کہا گیا۔

"یس۔ لارڈ برگسان بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے ڈاکٹر براڈ۔ کال کی ہے"...... چند لمحوں بعد لارڈ برگسان کی تشویش سے پر سنائی دی۔

"ابھی کسی نے مجھے کال کی ہے۔ آواز تو آپ کی تھی لیکن وائس کمپیوٹر نے اسے اوکے نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آواز کی نقل کر لینے و وہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران مشہور ہے لیکن اسے سیٹلائٹ فون کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... لارڈ برگسان نے انتہائی تشویش

بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر اسے نمبر معلوم ہے تو پھر یقیناً اسے متبادل پوائنٹ کے بارے میں بھی علم ہو گا اور یہاں تو سیکورٹی کے انتظامات بھی نہیں ہیں"...... عمران نے ڈاکٹر براڈ کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر ہو کر کام کریں ڈاکٹر براڈ۔ فون نمبر تو کسی بھی طرح معلوم کیا جا سکتا ہے لیکن متبادل پوائنٹ کا علم انہیں کسی صورت بھی نہیں ہو سکتا۔ اب آپ فون رسیو ہی نہ کریں اور کام ختم کریں"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن کام اب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور مجھے اس کے لئے کچھ سائنسی چیزیں بہرحال منگوانی پڑیں گی۔ وہ کیسے یہاں پہنچیں گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کے پاس تمام چیزیں موجود ہیں۔ پھر"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

"یہ ایک انتہائی نازک سائنسی کام ہے لارڈ برگسان۔ کسی بھی وقت کچھ بھی منگوایا جا سکتا ہے"...... عمران نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ آپ متبادل پوائنٹ کے سرفیس کو اوپن کر کے خصوصی ہیلی کاپٹر پر آدمی بھیج کر منگوا لیں اور کیا ہو سکتا ہے۔ البتہ آپ اس ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو ہدایات دے

دیں کہ وہ کسی صورت بھی وہاں نہ اترے اور صرف انتہائی ایمرجنسی میں اسے استعمال کیا جائے"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب سب ٹھیک ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب۔ کیا اب ہمیں ہیلی کاپٹر کا انتظار کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"انتظار کس بات کا۔ بات میں کہہ رہا تھا۔ اصل ڈاکٹر براڈ تو نہیں کر رہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر ناکامی اور کیا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں اس پورے پہاڑی سلسلے کو بموں سے اڑا دوں گا"...... تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ اس فون کال سے پہلے آپ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود تھے لیکن اب آپ مطمئن ہیں اس لئے لازمی بات ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی پلاننگ آ گئی ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب کچھ نہ بن سکے تو پھر بھی آدمی مطمئن ہو جاتا ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا موڈ بتا رہا ہے کہ تم نے کچھ نہ کچھ سوچ لیا ہے۔

بتاؤ کیا سوچا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" میرے سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ ہو گا تو وہی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا"...... عمران نے فلاسفروں کے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں بتاتا ہوں کہ عمران صاحب نے کیا سوچا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

" بتا دوں عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں شرارت تھی۔

" ظاہر ہے میں تمہیں کچھ کہنے سے تو نہیں روک سکتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں آپ نے ہیلی کاپٹر کے لئے کھلنے والی سرفیس سے اس بات کا اندازہ لگایا ہے کہ یہ متبادل پوائنٹ کریون پہاڑی سلسلے میں کہاں واقع ہو سکتا ہے کیونکہ سرفیس کھلنے کا مطلب ہے کہ وہ خاصی ہموار جگہ ہو گی جو باقاعدہ سائیڈ سے ہٹ سکتی ہو گی اور اندر سے ہیلی کاپٹر باہر آسکتا ہو گا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے کریون کے پہاڑی سلسلے کے تفصیلی نقشے کا بڑا گہرا مشاہدہ کیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ کیپٹن شکیل کی بات درست ہے۔ واقعی ایسا ہی ہو گا لیکن یہ جگہ رات کو تو تلاش نہیں کی جا سکتی اس لئے ہمیں ابھی روانہ

ہو جانا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

" لیکن اگر پتہ بھی مل جائے تو باہر سے اسے کیسے کھلوایا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" کھلوایا نہیں جا سکتا تو بم مار کر اسے توڑا تو جا سکتا ہے"۔ تنویر نے کہا۔

" نہیں۔ ایسی صورت میں آواز دور دور تک سنائی دے گی اور رکل پولیس اپنے خصوصی ہیلی کاپٹروں پر چند لمحوں میں ہمارے سر پہنچ جائے گی اور پھر ہمیں بھاگنے کا موقع بھی نہ ملے گا"...... صفدر نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اب مجھے کیپٹن شکیل کے حق میں باقاعدہ یٹائر ہو جانا چاہئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ کی ریٹائرمنٹ سے مجھے کیا فائدہ ہو گا۔ نیادی طور پر تو آپ سوچتے ہیں۔ میں تو صرف آپ کی سوچ کا تعاقب رتا ہوں۔ اگر آپ سوچیں گے نہیں تو میں کیا کروں گا"...... کیپٹن کیل نے کہا۔

" تم بچار تو کر لو گے۔ وہی کرتے رہنا"...... عمران نے جواب یا۔

" بچار۔ کیا مطلب"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

" عمران صاحب سوچ بچار کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ ویسے لفظ ہزاروں بار سنا گیا ہو گا اور استعمال بھی کیا ہو گا لیکن یہ بات

میں نے کبھی سوچی ہی نہیں کہ یہ بچار کیا ہوتا ہے"....... صفدر نے کہا۔

" بچار ہندی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب بھی سوچنا ہی ہوتا ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "....... چند لمحوں بعد ایک بار پھر ڈاکٹر براڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ اسرائیل بول رہا ہوں۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب ڈاکٹر براڈ سے بات کرنا چاہتے ہیں"....... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں ڈاکٹر براڈ بول رہا ہوں لیکن یہ نمبر آپ کو کیسے مل گیا ہے"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" لارڈ برگسان نے یہ نمبر دیا ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ کرائیں بات"....... ڈاکٹر براڈ نے کہا۔

" ہیلو "....... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد عمران نے اسرائیل کے صدر کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ میں ڈاکٹر براڈ بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ڈاکٹر براڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ڈاکٹر براڈ۔ ہمیں لارڈ برگسان نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیائی

ی وجہ سے آپ کو لیبارٹری چھوڑ کر متبادل پوائنٹ پر شفٹ پڑا ہے۔ اس اطلاع پر ہمیں بے حد تشویش ہے کہ کہیں اس وجہ صل کام میں رکاوٹ نہ پیدا ہو جائے"....... عمران نے کہا۔

اوہ نہیں جناب۔ یہ انتظامات پہلے ہی کر لئے گئے تھے اس لئے ریشانی نہیں ہوئی اور نہ ہو گی"....... ڈاکٹر براڈ نے جواب دیتے کہا۔

لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو اس متبادل پوائنٹ کو بھی ٹریس کر لیں"....... عمران نے کہا۔

نہیں جناب۔ سوائے میرے اور لارڈ برگسان کے اور کسی کو بارے میں معلوم نہیں ہے اور راستہ ہم نے آف کر دیا ہے"۔ ڑ براڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن مشن مکمل ہونے کے بعد آپ کو باہر تو آنا ہی ہو گا"۔ نے کہا۔

جی ہاں۔ اس کے انتظامات بھی موجود ہیں۔ آپ بے فکر ڈاکٹر براڈ نے جواب دیا۔

ڈاکٹر براڈ۔ آپ ان ایجنٹوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اس آپ ان انتظامات کی باقاعدہ نگرانی کریں۔ یہ لوگ ناممکن کو ممکن بنا لیتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

جناب۔ یہ راستہ باہر سے کسی صورت کھل ہی نہیں سکتا اور لوگوں کو پوائنٹ مل سکتا ہے اس لئے ایسا کچھ نہیں ہو گا"۔

ڈاکٹر براڈ نے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مجبوراً بات کر رہا ہو کیونکہ ظاہر ہے دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر بات کر رہے تھے کوئی عام آدمی نہ تھا۔

"اوہ۔ تو کیا کوئی باقاعدہ راستہ ہے۔ پھر تو یہ انتہائی خطرناک ہے"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ باہر سے کوئی راستہ نہیں ہے۔ البتہ اندر سے راستہ پیدا کیا جا سکتا ہے ورنہ باہر تو پہاڑی علاقہ ہی ہے"۔ ڈاکٹر براڈ نے جواب دیا۔

"وہ اسے بم سے تو اڑا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ یہ بم پروف ہے۔ خصوصی طور پر اسے تیار کیا گیا ہے"۔ ڈاکٹر براڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر میں مطمئن ہوں۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ اب مشن پر روانہ ہو جائیں۔ اب ہم آسانی سے یہ پوائنٹ تلاش کر لیں گے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیسے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"بم پروف کا مطلب ہے کہ یہ ہموار جگہ اصل زمین نہیں ہے بلکہ مصنوعی طور پر تیار کی گئی ہے اور اسے آسانی سے نہ صرف ٹریس کیا جا سکتا ہے بلکہ اسے کھولا بھی جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جستان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جستان بول رہا ہوں"...... جستان نے کہا۔

"ڈاکٹر براڈ بول رہا ہوں۔ کیا تم ہاروے کی جگہ اب سیکورٹی انچارج ہو"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر براڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میرا نام جستان ہے اور میں اب لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج ہوں۔ حکم فرمائیں"...... جستان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ بہرحال ڈاکٹر براڈ کی حیثیت کو اچھی طرح جانتا تھا۔

"میں انتہائی اہم سائنسی کام میں مصروف ہوں لیکن مجھے فون نے بے حد تنگ کر رکھا ہے۔ کبھی کسی غلط آدمی کا فون آ جاتا ہے اور کبھی اسرائیلی صدر کا اس لئے میں اپنا فون آف کر کے اس کا لنک تمہارے فون سیٹ سے کر دیتا ہوں تاکہ تم خود ہی فون سنتے رہو اور جواب دیتے رہو"...... ڈاکٹر براڈ نے کہا۔

"غلط آدمی کا فون۔ کیا مطلب جناب"....... جسٹان نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ پہلے لارڈ برگسان کے نام سے فون آیا لیکن وائس چیکر کمپیوٹر نے اسے اوکے نہ کیا جس پر میں نے بند کر دیا۔ اب اسرائیلی صدر کا فون آگیا۔ وہ خواہ مخواہ تشویش میں مبتلا تھے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہیں متبادل لیبارٹری میں نہ پہنچ جائیں۔ اس طرح میرے کام میں حرج ہو رہا تھا اور وہ کال ختم ہی نہ کر رہے تھے"....... ڈاکٹر براڈ نے جواب دیا۔

"آپ نے لارڈ برگسان کو کال کر کے بتایا ہے جناب کہ کسی نے ان کے لہجے اور ان کی آواز میں بات کی ہے"....... جسٹان کی چھٹی حس خطرے کا سائرن بجانے لگ گئی تھی۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس وقت نہیں ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ میں لارڈ برگسان کو فون کروں۔ تم خود کرتے رہنا۔ میں فون کال لنک تمہارے فون سے کر رہا ہوں"....... ڈاکٹر براڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جسٹان نے بھی رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون پیس کے نیچے موجود چھوٹی سی مشین جو فون کو سیٹلائٹ سے منسلک کرتی تھی پر سرخ رنگ کا ایک بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔ البتہ اب وہاں اس مشین کی سائیڈ میں ایک اور نمبر ابھر آیا تھا اور جسٹان سمجھ گیا کہ اب اس دوسرے نمبر پر فون کال بھی یہاں اس فون سیٹ سے ہی کنکٹ ہو جائے گی اور

ٹر براڈ نے فون سے اپنا سلسلہ ہی ختم کر دیا ہے لیکن اس کے
ن میں ڈاکٹر براڈ کی یہ بات مسلسل گونج رہی تھی کہ اسے کسی
ط آدمی نے لارڈ برگسان بن کر فون کیا تھا لیکن وائس چیکر کمپیوٹر
نے اسے اوکے نہ کیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ مجھے لارڈ برگسان سے اس بارے میں بات
نی چاہئے"....... جسٹان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے
سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں براڈ لیبارٹری کا سکیورٹی انچارج جسٹان بول رہا ہوں۔ لارڈ
احب سے بات کرائیں"....... جسٹان نے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لارڈ برگسان بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد لارڈ
برگسان کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"جسٹان بول رہا ہوں جناب۔ براڈ لیبارٹری سے"....... جسٹان
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں کال کی ہے"....... لارڈ برگسان نے قدرے سرد لہجے
میں پوچھا تو جسٹان نے ڈاکٹر براڈ کی کال آنے سے لے کر ان سے
ہونے والی گفتگو اور پھر فون کنکشن کا اپنے فون سے منسلک ہو جانے
کی تمام تفصیل بتا دی۔

"غلط آدمی۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ میں سمجھ گیا۔ مجھے کرنل

روسل نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران ہر آدمی کی آواز اور
لہجے کی کامیاب نقل کر لیتا ہے۔ یہ یقیناً اس عمران کی ہی کال ہو گی۔
ویری بیڈ۔ لیکن اسے ڈاکٹر براڈ کا سیٹلائٹ فون نمبر کیسے معلوم ہو
گیا اور اسرائیل کے صدر صاحب کو بھی یقیناً ڈاکٹر براڈ کا فون نمبر
معلوم نہیں ہے۔ وہ کیسے بات کر سکتے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ
گیا۔ پہلے عمران نے میری آواز اور لہجے میں بات کی ہو گی۔ جب ڈاکٹر
براڈ نے اسے غلط قرار دیا ہو گا تو اس نے اسرائیل کے صدر کی آواز اور
لہجے میں بات کی ہو گی کیونکہ اسے یہ معلوم ہو گا کہ صدر صاحب کی
آواز تو وائس چیکنگ کمپیوٹر میں فیڈ نہ کی گئی ہو گی اس لئے اسے
چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ متبادل
پوائنٹ بھی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں محفوظ نہیں رہا"۔ لارڈ
برگسان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب ایسا کیسے ممکن ہے"...... جستان نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ان شیطانوں سے سب کچھ ممکن ہے۔ اب فوری طور پر کوئی ٹیم
بھی وہاں نہیں بھیجی جا سکتی۔ اب کیا کیا جائے"...... لارڈ برگسان
کی آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی حد تک پریشان ہو چکا ہے۔

"جناب۔ وہ کسی صورت بھی لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے اور
ویسے بھی کریون پہاڑی سلسلہ مکمل طور پر ہماری نگرانی میں ہے اور
نہ صرف نگرانی میں ہے بلکہ ہم اندر سے ان پر میزائل فائر بھی کر سکتے

ہم یہاں بیٹھے پورے پہاڑی سلسلے کی نگرانی کر رہے ہیں
جیسے ہی وہ لوگ کریون پہاڑی سلسلے میں داخل ہوئے ہم
نہیں ہلاک کر دیں گے"...... جستان نے اسے تسلی دیتے ہوئے

"اوہ نہیں۔ وہ لوگ اگر کرنل روسل اور ہاروے کے قابو میں
ہیں آسکے تو وہ تمہارے بس کا روگ بھی نہیں ہیں لیکن اب کیا کیا
ئے۔ یہ تو بہت کٹھن مسئلہ سامنے آگیا ہے"...... لارڈ برگسان کا
بتا رہا تھا کہ وہ اب پریشانی کی انتہا تک پہنچ چکے ہیں۔

"جناب آپ خود تشریف لے آئیں یہاں تاکہ آپ کو معلوم ہو
لہ یہاں کیسے انتظامات ہیں"...... جستان سے اور کچھ نہ بن سکا
نے آفر کر دی۔

یں ولنگٹن میں ہوں۔ یہاں سے سن فورڈ پہنچنے میں بارہ گھنٹے
جائیں گے اور عمران اور اس کے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے
نے کے عادی ہیں۔ ارے ہاں۔ ایسا تو ہو سکتا ہے کہ تم ریڈ
مشین کا لنک سپر مانیٹرنگ مشین سے کر دو۔ اس طرح میں
یہاں بیٹھ کر نگرانی کر سکوں گا بلکہ تمہیں آپریشن کی ہدایات
ے سکوں گا"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

اوہ جناب۔ کیا سپر مانیٹرنگ مشین آپ کے پاس ہے"۔
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اسے یہی بتایا گیا تھا کہ
کسی خفیہ مقام پر نصب ہے اور اس کی مدد سے پوری دنیا

میں پھیلے ہوئے بلون کے آدمیوں کی نگرانی جاری رہتی ہے۔

" ہاں۔ تمہیں اس کی مخصوص فریکونسی کا علم ہے یا نہیں "۔ لارڈ برگسان نے کہا۔

" نہیں جناب۔ مجھے علم نہیں ہے۔ شاید چیف ہاروے کو علم تھا۔ آپ بتا دیں تو میں لنک کرا دیتا ہوں "...... جستان نے کہا تو دوسری طرف سے فریکونسی بتا دی گئی۔

" میں لنک کرا دیتا ہوں جناب "...... جستان نے کہا۔

" سنو۔ تم بھی اب مین آپریشن روم میں بیٹھو گے تاکہ میں تمہیں ساتھ ساتھ ہدایات دے کر ان لوگوں کا خاتمہ کرا سکوں "...... لارڈ برگسان نے کہا۔

" یس سر "...... جستان نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے مشین کے نیچے موجود مخصوص بٹن پریس کر دیئے۔ اس طرح فون کا یہاں سلسلہ اس نے اب براہ راست آپریشن روم سے کر دیا تھا کیونکہ لارڈ برگسان کے حکم کے مطابق اب اس نے مستقل طور پر آفس کی بجائے مین آپریشن روم میں بیٹھنا تھا۔ وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مین آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جس میں چار قد آدم مشینیں نصب تھیں اور ان مشینوں کے سٹولوں پر آپریٹر موجود تھے جبکہ ایک طرف اندھے شیشے کا بنا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ قدم بڑھاتا اندر تو وہاں پر موجود ایک نوجوان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سامنے

پر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس کا نصف حصہ سکرین پر مشتمل تھا۔

" بیٹھو ریگن۔ اب مجھے بھی یہاں تمہارے ساتھ ہی بیٹھنا ہے اور سنو۔ تم آپریشن روم کو سپر مانیٹر مشین سے منسلک کر دو تاکہ لارڈ برگسان مین آپریشن کی براہ راست ہدایات دے سکیں "...... جستان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لارڈ برگسان کی بتائی ہوئی فریکونسی بتا دی۔

" یس باس "...... ریگن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین پر موجود بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو سیٹی کی تیز آواز ایک لمحے کے لئے سنائی دی پھر ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی مستطیل سکرین کا ایک کونہ جھماکے سے روشن ہو گیا اور اس کونے میں اب ایک بھاری چہرے اور سر سے گنجے آدمی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ چشمہ تھا۔ یہ لارڈ برگسان تھا۔ بلون کا چیئرمین۔

" ہیلو جستان۔ سپر مانیٹرنگ مشین سے لنک ہو گیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ کریون پہاڑی سلسلے کو ہر طرف سے سکرین پر اوپن کر دو تاکہ میں یہاں بیٹھ کر مکمل جائزہ ساتھ ساتھ لیتا رہوں "۔ لارڈ برگسان کی آواز مشین کے نچلے حصے سے نکلی۔

" جناب۔ مشین روم انچارج ریگن ہے۔ تمام آپریشن اس نے

کرنے ہیں اس لئے آپ اسے براہ راست حکم دے سکتے ہیں۔ یہ حکم کی تعمیل کرے گا"...... جستان نے کہا۔

" جو حکم میں نے دیا ہے اس کی تعمیل کرو ریگن"...... لارڈ برگسان کی رعب دار آواز سنائی دی۔

" یس لارڈ۔ ریگن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو پوری سکرین روشن ہو چکی تھی اور سکرین پر چار خانے بنے ہوئے نظر آ رہے تھے اور ہر خانے میں ویران پہاڑی علاقے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ ان مناظر کو دیکھنے سے ہی صاف محسوس ہوتا تھا کہ سیٹلائٹ سے کسی خاص کیمرے کے ذریعے کریون پہاڑی سلسلے کو فوکس کیا جا رہا ہے اور کیمرہ انتہائی بلندی پر ہونے کی وجہ سے پہاڑی سلسلہ چاروں طرف سے بیک وقت نظر آ رہا ہے۔ گو ہر طرف کا منظر علیحدہ خانے میں نظر آ رہا تھا۔

" ٹھیک ہے۔ اب جیسے جیسے میں ہدایات دیتا جاؤں گا تم نے عمل کرتے رہنا ہے"...... لارڈ برگسان کی آواز سنائی دی۔

" یس لارڈ"...... اس بار جستان اور ریگن دونوں نے ہی بیک آواز ہو کر جواب دیا اور پھر کمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔ البتہ ان دونوں کی نظریں سکرین پر جیسے چپکی ہوئی تھیں۔ پھر کافی دیر بعد اچانک وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ انہوں نے شمال کی طرف سے پانچ افراد کو سکرین میں نظر آنے والے منظر میں اچانک

داخل ہوتے دیکھا تھا۔ ان میں ایک عورت اور چار مرد تھے۔ ان میں سے تین مردوں نے اپنی اپنی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے باندھ رکھے تھے جبکہ ایک مرد اور عورت دونوں کی پشت پر تھیلے نہیں تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کون ہیں"...... جستان نے چونک کر کہا۔

" یہ سب پاکیشیائی ایجنٹ ہیں باس"...... ریگن نے جواب دیا۔

" تمہارا خیال درست ہے ریگن۔ یہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اب تم بتاؤ کہ تم کس طرح یقینی طور پر انہیں ہلاک کر سکتے ہو"۔ لارڈ برگسان کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" جناب جب آپ حکم دیں ان پر میزائلوں کی بارش ہو سکتی ہے"۔ ریگن نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ تو پھر ان سب کو ہلاک کر دو۔ فوراً۔ میں مزید ایک لمحہ بھی انہیں زندہ نہیں دیکھنا چاہتا"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

" یس لارڈ"...... ریگن نے جواب دیا اور اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر مشین کے دو بٹن پریس کئے اور پھر ایک فون پیس سے اس نے ان پانچوں افراد کو فائر ٹارگٹ میں لینے اور ان پر میزائل فائر کرنے کے احکامات دے کر فون پیس آف کر دیا۔ جستان خاموش بیٹھا سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ وہ پانچوں افراد بڑے اطمینان بھرے انداز میں چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہاں تفریح کرنے آئے ہوں۔ اچانک سکرین

پر کراس کا نشان نظر آنے لگا جو ان پانچوں افراد سے کچھ فاصلے پر تھا لیکن پھر وہ حرکت میں آگیا اور چند لمحوں بعد وہ ان پانچوں کے اوپر فکس ہو گیا اور اب ان کے ساتھ ساتھ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"فائر"....... ریگن نے چیخ کر کہا تو چند لمحوں بعد دور ایک پہاڑی چٹان سے تیز سرخ رنگ کا شعلہ سا نکل کر آسمان کی طرف اٹھتا دکھائی دیا اور پھر اس کا رخ مڑا اور اس کے ساتھ ہی ان پانچوں افراد نے یکلخت غوطہ مارا اور سکرین سے غائب ہو گئے۔ اسی لمحے سکرین پر جہاں پہلے وہ موجود تھے سرخ رنگ کا دھواں اور شعلے سے پھیلتے دکھائی دیئے اور پھر جیسے کوئی مشین چل پڑتی ہے اس طرح اس مخصوص جگہ سے شعلے نکل کر آسمان کی طرف جاتے اور پھر ٹارگٹ پر فائر ہوتے دکھائی دینے لگے لیکن وہ پانچوں افراد اب سکرین پر نظر نہیں آرہے تھے۔

"بند کرو فائرنگ"....... لارڈ برگسان نے چیخ کر کہا تو ریگن نے ایک بٹن پش کر دیا اور میزائل فائرنگ بند ہو گئی۔ پھر آہستہ آہستہ سکرین پر چھایا ہوا سرخ رنگ ختم ہوتا چلا گیا۔

"منظر کو کلوز اپ میں لے آؤ تاکہ میں ان کی لاشوں کے ٹکڑے چیک کر سکوں"....... لارڈ برگسان نے کہا۔

"یس لارڈ"....... ریگن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا جس سے سکرین پر پھیلے ہوئے تمام مناظر غائب ہو گئے اور پوری سکرین پر

ایک ہی منظر نظر آنے لگا اور پھر یہ منظر پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ریگن نے ہاتھ روک لیا کیونکہ اب سکرین پر ٹوٹی ہوئی چٹانوں کا سلسلہ نظر آرہا تھا۔ میزائلوں کی خوفناک فائرنگ کی وجہ سے وہاں ہر طرف پتھر ہی پتھر پڑے ہوئے نظر آرہے تھے اور پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ پانچ لاشیں ان بڑے بڑے پتھروں میں دبی ہوئی بڑی صاف نظر آرہی تھیں۔ کسی لاش کے پیر، کسی کا سر اور کسی کا منہ پتھروں میں نظر آرہا تھا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تو یہ خطرناک لوگ بہرحال ہلاک ہو گئے۔ ویری گڈ"....... لارڈ برگسان کی انتہائی اطمینان بھری آواز سنائی دی۔

"یس لارڈ۔ یہ کسی صورت بچ ہی نہ سکتے تھے"....... ریگن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ کیا ان کی لاشیں اکٹھی کرنی ہیں"....... جستان نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم نے کسی صورت باہر نہیں جانا۔ جب تک براڈ سسٹم مکمل نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک انہیں یہیں پڑا رہنے دو۔ ہمیں ان کی لاشوں سے زیادہ براڈ سسٹم کی تکمیل کی ضرورت ہے"۔ لارڈ برگسان نے جواب دیا۔

"یس لارڈ۔ کیا ان لاشوں کی نگرانی جاری رکھی جائے"۔ جستان نے کہا۔

"کیا احمق ہو گئے ہو کہ لاشوں کی نگرانی کراؤ گے۔ نانسنس۔ جب وہ ختم ہو گئے ہیں تو پھر کیسی نگرانی اور اب سر مانیٹرنگ

مشین سے لنک بھی ختم کر دو۔ اب تمام خطرہ مکمل طور پر دور ہو چکا ہے"...... لارڈ برگسان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس لارڈ"...... جستان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریگن کو اشارہ کیا تو ریگن نے ہاتھ بڑھا کر مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کونے میں موجود لارڈ برگسان کا چہرہ بھی غائب ہو گیا اور سکرین بھی تاریک ہو گئی۔

"اوکے۔ اب آرام کریں۔ اب تو معاملہ حتمی طور پر ختم ہو گیا"۔ جستان نے اٹھتے ہوئے کہا تو ریگن نے اثبات میں سرہلا دیا۔

جیپ تیزی سے ایک تنگ سے پہاڑی راستے پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ سب سے آخر میں سیاہ رنگ کے تین بڑے بڑے تھیلے پڑے ہوئے تھے۔ یہ تھیلے اس قسم کے تھے جیسے کہ غیر ملکی سیاح اپنی پشت پر لادے پھرتے رہتے ہیں۔ جیپ کا رخ کریون پہاڑی سلسلے کی طرف تھا۔ گو عمران اور اس کے ساتھیوں کو معلوم تھا کہ کریون پہاڑی سلسلے تک پہنچنے کے لئے پیدل چلنا پڑتا ہے کیونکہ جس راستے پر چل کر وہ کریون پہاڑی سلسلے تک پہنچ سکتے تھے وہ اس قدر تنگ اور خطرناک تھا کہ معمولی سی لغزش سے جیپ سینکڑوں فٹ گہرائی میں گر سکتی تھی لیکن عمران اس تنگ راستے پر بھی جیپ کو اس انداز

میں چلا رہا تھا جیسے وہ کسی بڑے شہر کی ہائی وے پر سفر کر رہا ہو۔ البتہ جولیا سانس روکے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ باقی ساتھیوں کا بھی یہی حال تھا کیونکہ ہر گزرتے ہوئے لمحے انہیں یہی احساس ہوتا تھا کہ جیپ الٹ کر سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گرے گی لیکن عین آخری لمحے میں جیپ نہ صرف سنبھل جاتی تھی بلکہ تیزی سے آگے بڑھی چلی جاتی تھی۔

" کیا ضرورت ہے اس قدر خوفناک راستے پر ڈرائیونگ کرنے کی۔ ہم پیدل بھی چل سکتے ہیں"....... جب جولیا سے نہ رہا گیا تو آخرکار وہ بول ہی پڑی۔

" ہم نے وہاں دن کی روشنی میں پہنچنا ہے تاکہ اپنے مدفن کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب کر سکیں ورنہ رات کو نجانے کس کریک یا غار میں ہمارا مدفن بن جائے۔ ایسا نہ ہو کہ آنے والی نسلیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مدفن کو دیکھنے آئیں تو بے چاری مایوس ہو کر واپس لوٹ جائیں کہ اتنی مشہور سیکرٹ سروس اور نصیب میں یہ بے چارہ سا مدفن"....... عمران کی زبان جیپ سے زیادہ تیز رفتاری سے دوڑنے لگی تھی۔

" اگر شکل اچھی نہ ہو تو کیا یہ ضروری ہے کہ باتیں بھی نحوست بھری کی جائیں"....... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" تنویر اگر اچھی باتیں کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ اس کی شکل۔ اب میں کیا کہوں۔ آخر وہ میرا رقیب روسفید ہے۔ یہ بات

خاص طور پر نوٹ ہونی چاہئے کہ اس بار میں نے اسے روسیاہ نہیں کہا ورنہ پھر بات واقعی ثابت ہو جاتی"....... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

" تم جیپ چلانے پر توجہ رکھو اور جولیا تم بھی خاموش رہو ورنہ یہ شخص ہم سب کو واقعی کسی لمحے لے ڈوبے گا"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے۔ جولیا تو کہہ رہی تھی کہ تم اچھی باتیں کرتے ہو لیکن تم اس پہاڑی علاقے میں ڈوبنے کی بات کر رہے ہو جیسے ہم پہاڑی پر جیپ میں سفر کرنے کی بجائے کسی سمندر میں کشتی پر سفر کر رہے ہوں"۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" عمران صاحب۔ جیپ پر تو وہ آسانی سے میزائل فائر کر دیں گے"....... اچانک صفدر نے کہا۔

" میزائل کی رینج ہوتی ہے مسٹر صفدر سعید بہادر یار جنگ"۔ عمران نے کہا۔

" ہر رینج کا میزائل ہوتا ہے عمران صاحب"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہونے کو تو بین الابراعظمی رینج کا بھی میزائل ہوتا ہے لیکن کیا اب براڈ سسٹم لیبارٹری میں بین الابراعظمی رینج کا میزائل نصب ہو گا"....... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹے تک وہ اس انتہائی

خطرناک پہاڑی راستے پر سفر کرتے رہے۔ پھر ایک قدرے ہموار جگہ پر پہنچ کر عمران نے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"یہاں سے جیپ کو آسانی سے موڑا جا سکتا ہے اس لئے واپسی کے سفر میں کام آئے گی۔ آؤ اب پیدل چلیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیپ سے نیچے اتر آیا تو دوسری طرف سے جولیا بھی نیچے اتر آئی۔ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی نیچے اتر آئے اور انہوں نے جیپ کے عقبی حصے میں پڑے ہوئے تھیلے اٹھا کر اپنی پشت پر مخصوص انداز میں باندھ لئے۔

"یہاں سے تقریباً دو سو گز کے فاصلے پر کریون پہاڑی سلسلے کا آغاز ہو جائے گا اور جہاں تک میرا اندازہ ہے اسرائیلیوں نے پورے کریون پہاڑی سلسلے پر سیٹلائٹ نگرانی کا انتظام کر رکھا ہو گا اس لئے دو سو گز کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہم انہیں سکرینوں پر اس طرح نظر آنا شروع ہو جائیں گے جیسے فلم میں چلتے پھرتے آدمی نظر آتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ان کی نظروں سے بچنے کا تم نے کیا انتظام کیا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میں نے بڑی کوشش کی کہ البانا یا اٹلانٹا میں سلیمانی ٹوپیاں مل جائیں لیکن وہ سرے سے ٹوپی سے ہی واقف نہیں ہیں۔ سلیمانی ٹوپی سے کیا واقف ہوں گے اس لئے مجبوری ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی وہ ہم پر میزائل فائر کر سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں ۔ جو تفصیلات ہاروے سے ریڈ الرٹ کے بارے میں ملی ہیں ان کے مطابق ایسا یقیناً ہو گا اور یہ بھی بتا دوں کہ ان کے پاس آٹو فوکس ٹارگٹ مشینری بھی موجود ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ ہم پر آٹو ٹارگٹ پہلے فکس کریں گے اس کے بعد اس ٹارگٹ پر میزائل فائر کریں گے اور اس طرح ہم چاہیں بھی ہی تب بھی ٹارگٹ سے باہر نہیں جا سکتے اور ہمیں لازماً ہٹ ہونا پڑے گا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو پھر تو ہمیں رات کو یہاں آنا چاہئے تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ سیٹلائٹ سے نگرانی کی صورت میں رات اور دن کا فرق کوئی اہمیت نہیں رکھتا اس لئے عمران صاحب کا اس وقت یہاں آنے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے یقیناً اس ٹارگٹ سے بچنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ سوچ رکھا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"آٹو فوکس سے بچنے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے اور وہ بھی سیٹلائٹ سے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم ہلاک ہو جائیں۔ پھر نگرانی بھی ختم ہو جائے گی اور میزائل فائرنگ بھی"...... عمران نے مسکرا کر جواب دیا۔

"پھر وہی منحوس باتیں"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا مس جولیا نافٹر واٹر۔ اس سیٹلائٹ نگرانی سے بچنے کا واحد طریقہ یہی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا سمیت باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ تفصیل بتائیں عمران صاحب۔ ورنہ وہاں جا کر اگر آپ نے کچھ بتایا بھی ہی تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری آوازیں کیچ کر رہے ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں یہاں آپ سب کو بتا رہا ہوں کہ جب تک ہم ہلاک نہ ہو جائیں گے ہم ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہلاک ہونے کے بعد ہم آگے کیسے بڑھیں گے۔ کیا دوبارہ زندہ ہوں گے"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ وہ چاہے تو دوسری بار تو کیا دس ہزار بار کسی کو زندہ کر دے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے شاید آٹو فوکس کو دھوکہ دینے کے لئے ری فکس خصوصی طور پر مارکیٹ سے خریدا تھا۔ میں سوچتا رہا تھا کہ ری فکس آپ نے کیوں خریدا ہے لیکن اب آپ کی بات سن کر میرا خیال ہے کہ آپ اس سے آٹو فوکس کو دھوکہ دینے کا کام لیں

گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ری فکس۔ لیکن یہ آلہ تو آٹو ٹارگٹ کو کنفرم کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات بھی درست ہے اور کیپٹن شکیل کی بھی۔ یہ واقعی آٹو ٹارگٹ کو کنفرم کرتا ہے اور یہی کام میں نے اس سے لینا ہے۔ اب سن لو۔ ہم نے آگے بڑھتے رہنا ہے۔ میرے پاس سیٹلائٹ نگرانی اور آٹو فوکس کو چیک کرنے والا آلہ موجود ہے۔ یہ آلہ میرے ہاتھ میں ہو گا۔ میزائل فائرنگ اس وقت تک نہیں ہو گی جب تک وہ لوگ آٹو فوکس کو کنفرم نہ کر لیں گے اور جیسے ہی وہ آٹو فوکس کو کنفرم کریں گے یہ آلہ ہمیں بتا دے گا۔ اس وقت میں ری فکس کو آن کر کے کہیں بھی فکس کر دوں گا اور ری فکس آن ہوتے ہی پہلے سے کنفرم شدہ آٹو فوکس خود بخود ری فکس کے ذریعے اسے جگہ پر کنفرم ہو جائے گا اور اس طرح ہم اس کے ٹارگٹ سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس کے بعد وہ میزائل فائرنگ کریں گے جو ظاہر ہے اس جگہ ہو گی جہاں ری فکس موجود ہو گا۔ میزائل فائرنگ کے دوران ان کی سکرین پر دھواں اور شعلے وغیرہ چھا جائیں گے جو فائرنگ ختم ہو جانے کے باوجود کافی دیر تک سکرین پر باقی رہیں گے۔ اس دوران ہم اس جگہ پر اس طرح لیٹ جائیں گے جیسے ہم میزائلوں سے ہٹ ہو چکے ہیں اور پتھروں سے ہم اپنے جسموں کو ڈھانپ لیں گے۔ اس طرح سکرین پر یا ہمارے پیر نظر آئیں گے یا

ہمارے سر یا جسموں کے کچھ حصے اور وہ کنفرم ہو جائیں گے کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد یقیناً وہ نگرانی بھی ختم کر دیں گے اور فائرنگ بھی۔ پھر ہم آزاد ہوں گے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور اگر انہوں نے اس دوران دوبارہ میزائل فائر کر دیئے تب"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر بقول جولیا وہی منحوس باتیں"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے یہ سو فیصد رسک ہے عمران۔ تم کوئی اور ترکیب سوچو"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ انسانی نفسیات کے مطابق یہ رسک نہیں ہے اور ویسے اگر ہماری واقعی موت کا وقت آگیا ہے تو پھر اسے کوئی نہیں ٹال سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری لاشیں چیک کرنے آئیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ تو اور بھی اچھی بات ہو گی۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ ریڈ الرٹ کے تحت وہ اس وقت تک باہر نہیں آئیں گے جب تک وہ اپنا مشن مکمل نہیں کر لیتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس کے بعد اس متبادل پوائنٹ کو آپ کیسے ٹریس کریں گے۔ ہمارا اصل ٹارگٹ تو وہی ہے"...... کیپٹن

شکیل نے کہا۔

"اس کے لئے تھیلے میں زیر زمین زلزلے کو چیک کرنے والا آلہ موجود ہے۔ متبادل پوائنٹ پر اب انتہائی تیزی سے کام ہو رہا ہو گا۔ وہاں مشینری چل رہی ہو گی اس لئے تھرتھراہٹ بہرحال موجود ہو گی اور اسے یہ آلہ مارک کر لے گا۔ اس طرح ہم اس متبادل پوائنٹ کو چیک کر کے پھر اس کو کھلوانے کے بارے میں سوچیں گے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے۔

"اب اگر آپ سب لوگ ہلاک ہونے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو گئے ہیں تو پھر آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر اپنے ہاتھ میں چھپا لیا۔ یہ سیٹلائٹ نگرانی کو چیک کرنے والا چھوٹا سا آلہ تھا۔ پھر واقعی دو اڑھائی سو گز چلنے کے بعد اچانک آلے کی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر سبز رنگ کی روشنی نظر آنے لگی۔

"ہم نگرانی کی رینج میں آ گئے ہیں اور واقعی سیٹلائٹ سے نگرانی کی جا رہی ہے اس لئے ہوشیار رہنا"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ البتہ ان سب کے قدم تیز ہو گئے تھے۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کوٹ کی دوسری جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس بار اس کے ہاتھ میں ایک لٹو نما چھوٹا سا آلہ تھا جس کے اوپر کی طرف باقاعدہ نوک بنی ہوئی تھی۔

" میں اسے اوپر ری فکس کر کے آتا ہوں۔ ہمیں آٹو فوکس کر لیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے جھکا اور دوڑتا ہوا ایک قدرے ہموار اور خالی جگہ پر پہنچ کر اس نے اس آلے کو ایک بڑے سے پتھر کے نیچے رکھ کر اس کا سرا اوپر کر دیا اور ادھر ادھر سے پتھر اٹھا کر اس نے اس کے چاروں طرف رکھ دیئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا جو قدرے گہرائی میں کھڑے تھے۔

" جھک کر چلو۔ جلدی کرو۔ ہمیں یہاں سے دور قدرے محفوظ جگہ پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب جھکے جھکے انداز میں دوڑتے ہوئے قدرے محفوظ فاصلے پر پہنچ کر ایک غار میں داخل ہو کر اس کے دہانے پر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے انہیں دور سے سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر پلک جھپکتے ہی ایک سرخ رنگ کا شعلہ عین اس ہموار جگہ پر آ کر گرا جہاں عمران ری فکس کو نصب کر آیا تھا اور خوفناک دھماکے سے ہر طرف پتھر اور چٹانیں ہوا میں اس طرح اڑنے لگیں جیسے قیامت برپا ہو گئی ہو۔

" وہ ری فکس بھی تو ختم ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ وہ ایسے میٹریل سے بنا ہوا ہے جس پر تیز آگ اثر ہی نہیں کرتی اور نہ وہ ٹوٹ سکتا ہے۔ بے فکر رہو۔ وہ اس وقت تک کام کرتا رہے گا جب تک سیٹلائٹ نگرانی سے آٹو فوکس ختم نہیں کر دیا جاتا"...... عمران نے جواب دیا تو سب نے اثبات میں سر ہلا

دیئے۔ اسی لمحے دوسرا میزائل وہاں فائر ہوا اور پھر یکے بعد دیگرے چھ میزائل اس جگہ پر آ کر گرے اور پورا علاقہ جیسے خوفناک زلزلے کی زد میں آ گیا ہو۔ پتھر اور چٹانیں اڑتی ہوئی ان کی طرف بھی آ رہی تھیں لیکن ان کے غار کے اوپر چونکہ چھجے نما ٹھوس چٹان تھی اس لئے وہ ان کی زد سے بچے ہوئے تھے لیکن خوفناک دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی وجہ سے غار کی زمین بری طرح لرزنے لگی تھی لیکن چونکہ یہ جگہ میزائل فائرنگ سے کافی فاصلے پر تھی جبکہ آٹو فوکس میزائل فائرنگ کے بارے میں مسلسل کاشن دے رہا تھا۔

" بس اب فائرنگ بھی بند کر دی گئی ہے اور آٹو فوکس بھی۔ آؤ اب ہم نے لاشیں بننا ہے۔ جلدی آؤ۔ ابھی سکرین دھندلی ہو گی"...... عمران نے کہا تو سب تیزی سے اس غار سے نکلے اور دوڑتے ہوئے اس میدان میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف پتھروں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہاں خوفناک زلزلہ آیا ہو۔

" بکھر کر لیٹ جاؤ اور بے حس و حرکت رہنا۔ پتھروں کو اپنے جسم پر ڈال لو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پتھروں کے ایک ڈھیر کے پاس لیٹ گیا اور اس نے تیزی سے پتھر اٹھا اٹھا کر اپنے جسم پر ڈالنے شروع کر دیئے۔ جب اس کا جسم پتھروں کے نیچے تقریباً دب سا گیا تو اس نے آلے کو ہاتھ میں لے کر سرزمین پر اس طرح رکھ دیا کہ ہاتھ میں دبے ہوئے آلے کو بھی دیکھتا رہے اور سیٹلائٹ نگرانی کرنے والوں کو وہ آلہ نظر نہ آ سکے۔ انہیں اس

حالت میں تقریباً آدھے گھنٹے تک بے حس و حرکت پڑے رہنا پڑا۔ پھر اچانک آلے کی سکرین آف ہو گئی تو عمران پھر بھی دس پندرہ منٹ تک ویسے ہی بے حس و حرکت پڑا رہا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں وہ لوگ کچھ دیر بعد اچانک دوبارہ چیکنگ نہ شروع کر دیں۔ لیکن جب نگرانی دوبارہ شروع نہ ہوئی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے پتھروں کو ہٹا کر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے کھڑے ہوتے ہی اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے پتھروں کے ڈھیروں سے باہر آ گئے۔ البتہ ان کے لباس انتہائی گرد آلود ہو چکے تھے۔

" اب ہم دوبارہ زندہ ہوئے ہیں۔ آؤ"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

" تم جو کچھ بھی کرتے ہو انتہائی حیران کر دینے والے انداز میں کرتے ہو"....... جولیا نے کہا۔

" کاش تنویر کو بھی میں کسی روز حیران کر سکوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" وہ تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا"....... تنویر نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ بھی عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ عمران حیران کرنے والی بات یعنی اپنی اور جولیا کی شادی کی بات کر رہا ہے۔

" خاموش رہو۔ فضول باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم انتہائی اہم مشن پر ہیں"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ وہ متبادل پوائنٹ کہاں ہو گا۔ یہ تو خاصا وسیع پہاڑی سلسلہ ہے"....... صفدر نے فوراً ہی موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور پھر حالات مزید بگڑتے چلے جائیں گے۔

" جہاں سے میزائل فائر ہوئے تھے وہ جگہ میں نے دیکھ لی ہے۔ وہ تو ہو گی اصل لیبارٹری۔ متبادل پوائنٹ اس سے کچھ فاصلے پر ہو گا اور یہ بات بھی مجھے معلوم ہے کہ اس متبادل پوائنٹ کے اوپر مسطح جگہ ہے تاکہ وہاں سے بڑا ہیلی کاپٹر باہر آ سکے اس لئے بے فکر رہیں۔ ہم اسے تلاش کر لیں گے"....... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا یہ لوگ واقعی مطمئن ہو گئے ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک دوبارہ نگرانی شروع ہو جائے اور ہم غفلت میں مار کھا جائیں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اگر ان کی جگہ تم سکرین پر آٹو ٹارگٹ فکسر کو دیکھ رہے ہوتے اور پھر چھ سات میزائل عین ٹارگٹ پر فائر کر دیتے اور بعد میں پتھروں میں دبی ہوئی لاشیں اور ان کے ٹکڑے دیکھ لیتے تو تم بھی اب اطمینان سے بیٹھے اپنے آپ کو شاباش دے رہے ہوتے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے انہوں نے میزائل باہر نکلتے دیکھے تھے لیکن اب وہاں کوئی خالی جگہ نہ تھی۔ عمران آگے بڑھ گیا اور پھر تقریباً بیس پچیس منٹ تک مزید آگے بڑھنے کے بعد

ایک مسطح جگہ نظر آئی تو عمران رک گیا۔

"صفدر۔ تمہارے تھیلے میں وہ زلزلہ چیک کرنے والا آلہ موجود ہے۔ وہ مجھے دو"....... عمران نے کہا تو صفدر نے پشت سے تھیلا اتارا اور پھر اسے کھول کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے تھیلے میں سے ایک آلہ نکالا جس کے نیچے ایک لمبی سی فولادی سوئی موجود تھی۔ یہ آلہ باکس نما تھا۔ اس کی سائیڈوں پر بٹن تھے۔ عمران نے ایک بٹن کو پریس کیا تو باکس کی اوپر والی سطح روشن ہو گئی۔ عمران نے سوئی کی نوک ایک خالی جگہ پر رکھ کر اسے دبایا اور دوسرا بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی سوئی سخت پہاڑی زمین کے اندر غائب ہو گئی اور وہ باکس اب زمین کے اوپر رکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اس کا ایک اور بٹن دبایا تو باکس کی اوپر والی سطح پر تیزی سے ہندسے نظر آنے لگے اور چند لمحوں بعد ہندسے رک گئے اور ساتھ ہی سرخ رنگ کا ایک نقطہ مسلسل جلنے بجھنے لگ گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن آف کر کے اس باکس کو اوپر اٹھا لیا۔

"ہم درست جگہ پر پہنچ گئے ہیں۔ مشینری سطح زمین سے تقریباً دو سو گز نیچے کام کر رہی ہے"....... عمران نے آلے کو واپس صفدر کے تھیلے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اسے تباہ کیسے کیا جائے گا"....... جولیا نے کہا۔

"باہر سے تو یہ کسی صورت بھی تباہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ لازماً

یہ اس متبادل پوائنٹ کے کسی حصے کی چھت ہے اور اسے اندر سے بم پروف بنایا گیا ہو گا۔ البتہ اسے کھولنا پڑے گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس ہموار جگہ پر اس طرح چلنے لگا جیسے پیر زمین پر مار مار کر اس کی ہیئت کو چیک کر رہا ہو۔ اس نے دو تین چکر اسی انداز میں لگائے جبکہ باقی ساتھی خاموش کھڑے تھے کہ اچانک ایک جگہ عمران رک گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ تمہارے بیگ میں ایکس زیرو بم موجود ہے۔ وہ مجھے دو اور باقی لوگ کم از کم ایک سو گز پیچھے ہٹ جائیں"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے تھیلا پشت سے اتارا اور پھر اسے کھول کر اس نے ایک پیکٹ اس میں سے نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے پیکٹ کھولا اور اس میں موجود براؤن رنگ کی ایک لمبی سی پٹی نکال کر اس کا ایک کونہ موڑا اور اسے ایک کریک کے درمیان پھنسا کر اس نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پھر گڑگڑاہٹ کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی وہ پوری جگہ ایک سائیڈ میں غائب ہوتی چلی گئی۔ جب گڑگڑاہٹ رکی تو عمران نے آگے بڑھ کر نیچے جھانکا۔

"اوہ۔ راستہ کھل گیا ہے۔ نیچے ایک بڑا ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑ لو"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا اور

دوسرے لمحے آگے بڑھ کر اس نے سائیڈ سے نیچے جاتے ہوئے
ڈھلوانی راستے پر دوڑنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے دوڑ
رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے۔ نیچے
ایک بار پھر مسطح جگہ تھی۔ عمران ایک سائیڈ پر بڑھا اور پھر اس نے
وہاں دیوار میں ابھرے ہوئے ایک پتھر کو دبایا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ
کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک سائیڈ پر ہٹتی چلی گئی۔
اب دوسری طرف جاتی ہوئی ایک راہداری صاف دکھائی دے رہی
تھی اور پھر وہ سب اس راہداری میں داخل ہو گئے۔ عمران کی تیز
نظریں مسلسل راہداری کی سائیڈوں اور اس کی چھت کا جائزہ لے
رہی تھیں لیکن دیواریں اور چھت دونوں ہی سپاٹ تھیں۔ راہداری
کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا تو
دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے سر اندر کر کے دوسری طرف جھانکا اور
پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس
میں ڈائننگ میزوں جیسی میزیں، کرسیاں اور ٹرالیاں موجود تھیں۔
البتہ کمرہ خالی تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی اندر داخل
ہوئے اچانک عمران کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور اس نے
لاشعوری طور پر سانس روک لیا۔ یہ بو سائیڈ پر موجود ایک بند
دروازے کی طرف سے آ رہی تھی۔ عمران سانس روکے اس دروازے
کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک چھت پر ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے
ساتھ ہی عمران کو اپنے عقب میں دھماکے سنائی دیئے۔ وہ تیزی سے

مڑا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے ساتھی فرش پر ٹیڑھے
میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ اس کمرے میں سرخ رنگ کا
دھواں سا چکراتا ہوا پھر رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ چونکہ اس نے
سانس روک رکھا تھا اس لئے یہ دھواں اس پر اثر انداز نہیں ہوا البتہ
اتنی بات وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ اندر سے انہیں چیک کر لیا گیا ہے اور
لازماً اب انہیں کسی سکرین پر دیکھا جائے گا اس لئے وہ بھی دروازے
کی سائیڈ پر ہو کر اس طرح فرش پر لیٹ گیا کہ سکرین پر اگر دیکھا
جائے تو دیکھنے والا یہی سمجھے کہ یہ بھی اس دھوئیں کی وجہ سے بے
ہوش ہو چکا ہے۔ البتہ مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے اس کا چہرہ
ویسے ہی بگڑ سا گیا تھا اور پھر جب اسے اپنا سینہ پھٹتا ہوا محسوس
ہونے لگا تو اس نے آہستہ سے سانس لیا۔ اس کی ناک سے وہی
ناگوار سی بو ٹکرائی جو پہلے اسے محسوس ہوئی تھی۔ اب بھی یہ بو اسی
دروازے سے ہی آ رہی تھی۔ عمران نے یہ محسوس کرتے ہی ذرا لمبا
سانس لیا اور پھر جب کچھ نہ ہوا تو اس نے بھرپور سانس لے کر ایک
بار پھر سانس روک لیا۔ اب وہ اصل بات سمجھ گیا تھا کہ پہلے آنے
والی بو کسی کیمیکل کی تھی جسے عمران نے بے ہوش کر دینے والی
گیس کی بو سمجھ کر سانس روک لیا تھا جبکہ بے ہوش کر دینے والی
گیس بعد میں فائر ہوئی لیکن عمران چونکہ پہلے ہی سانس روک چکا تھا
اس لئے اس گیس کا اثر عمران پر نہ ہوا تھا اور زود اثر گیس کا وقفہ
چونکہ ویسے ہی کم ہوتا ہے اس لئے اس کے اثرات جلد ہی ختم ہو گئے

تھے اور عمران بے ہوش ہونے سے بچ گیا تھا۔ اب اسے دروازے سے کسی کے آنے کا انتظار تھا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں موجود تھا لیکن دروازہ ویسے ہی بند تھا۔

ڈاکٹر براڈ ایک مستطیل شکل کی مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بغیر تار کے مائیک تھا اور وہ مسلسل اس مائیک کے ذریعے مختلف احکامات دے رہا تھا۔ البتہ اس کی نظریں سامنے رکھی ہوئی مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ خاصا بوڑھا آدمی تھا لیکن جس انداز میں وہ کام کر رہا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس عمر میں بھی خاصا صحت مند ہے اور مسلسل کام کر سکتا ہے۔ اچانک مشین میں سے ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر براڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سٹاپ۔ سٹاپ"....... اس نے یکلخت چیخ کر مائیک پر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

" کیا ہوا ڈاکٹر براڈ۔ آپ نے کام سٹاپ کیوں کرایا ہے"۔ ایک حیرت بھری آواز اس مشین کے ایک کونے سے سنائی دی۔

" ڈاکٹر ریمنڈ جلدی آؤ میرے پاس۔ یہاں کوئی گڑبڑ ہے۔ ڈائننگ روم میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا آٹو فائر ہوا ہے۔ جلدی آؤ"...... ڈاکٹر براڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کی سائیڈ میں موجود بٹن آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

" یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ڈاکٹر براڈ نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سائیڈ پر موجود دروازہ کھلا اور یکے بعد دیگرے چار آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان چاروں نے سفید اوورآل پہنے ہوئے تھے۔

" کیا کہہ رہے ہیں آپ ڈاکٹر براڈ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ان چاروں میں سے ایک نے کہا۔

" دیکھو۔ مشین پر کاشن دیکھو"...... ڈاکٹر براڈ نے کہا تو سب کی نظریں مشین پر جم سی گئیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ سپاٹ تو ہر طرف سے بند ہے۔ یقیناً کوئی تکنیکی گڑبڑ ہوئی ہے"...... سب سے پہلے اندر آنے والے نے کہا۔

" ڈاکٹر ریمنڈ ہمیں چیک کرنا ہو گا"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

" تو آؤ"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے مڑتے ہوئے کہا۔

" ایک منٹ۔ ایک منٹ"...... اچانک چوتھے آدمی نے کہا تو وہ

رک گئے۔

" اگر وہاں واقعی کوئی گڑبڑ ہے تو پھر ہمارے پاس تو کوئی اسلحہ ی نہیں ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

" اسلحہ الماری میں موجود ہے"...... ڈاکٹر براڈ نے اٹھتے ہوئے کہا ر وہ چوتھا آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے ایک طرف موجود الماری کی رف بڑھ گیا۔

" میرا خیال ہے کہ واقعی کوئی تکنیکی گڑبڑ ہے ورنہ یہاں تو کوئی سی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتا"...... ڈاکٹر ریمنڈ نے کہا۔

" ہمارا بھی یہی خیال ہے"...... باقی دو نے کہا۔

" آؤ چیک کر لیتے ہیں"...... اس آدمی نے الماری کھول کر اس یں سے ایک مشین پسٹل نکال کر اس کا میگزین چیک کرتے ہوئے

" کیا تم اسے چلا لو گے رچرڈ"...... ڈاکٹر براڈ نے کہا۔

" جی ہاں۔ میں نے فوجی ٹریننگ لی ہوئی ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ ب سائنس دان تھے اور شاید انہوں نے زندگی میں کبھی کوئی اسلحہ ہ چلایا تھا اس لئے وہ اس بارے میں ہچکچاہٹ کا شکار تھے۔ پھر وہ سب اکٹر رچرڈ کی رہنمائی میں ایک راہداری سے گزر کر راہداری کے آخر یں موجود دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" ایک منٹ۔ آپ رک جائیں۔ میں پہلے چیک کرتا ہوں"۔

ڈاکٹر رچرڈ نے دروازے کے قریب پہنچ کر آہستہ سے کہا۔

" اگر کوئی ہو گا بھی سہی تو بے ہوش ہو گا"...... ڈاکٹر براڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن وہ بہرحال رک گیا تھا۔ ڈاکٹر رچرڈ نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اس نے سر اندر کر کے جھانکا اور دوسرے لمحے اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹا جیسے اسے انتہائی طاقتور الیکٹرک شاک لگا ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ ڈاکٹر صاحب۔ اندر ایک عورت اور چار مرد موجود ہیں لیکن یہ سب بے ہوش ہیں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے خود بھی اپنی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" ایک عورت اور چار مرد اور یہاں۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ ڈاکٹر براڈ نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے باقی ڈاکٹرز بھی اندر داخل ہوئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ انہیں ہلاک کر دو فوراً"...... ڈاکٹر براڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس ڈاکٹر براڈ"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ فرش پر پڑے ہوئے ایک آدمی کی طرف کیا ہی تھا کہ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر رچرڈ اور اس کے تینوں ساتھی بے اختیار چیختے ہوئے نیچے گرے اور ڈاکٹر براڈ حیرت سے ناچ سا گیا لیکن دوسرے لمحے وہ بھی

تا ہوا اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا۔ کسی نے اچانک اس پر حملہ کر
تھا۔ نیچے گرتے ہی ڈاکٹر براڈ نے اٹھنے کی لاشعوری کوشش کی
ن دوسرے لمحے جیسے اس کے سر پر کسی نے خوفناک ضرب لگائی
ر اس کا ذہن اتھاہ تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران دروازے کی سائیڈ میں مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑے لیٹا
ہوا تھا کہ اسے دروازے کی دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی
آوازیں سنائی دینے لگیں۔ آنے والوں کی تعداد کافی تھی اور عمران
مزید چوکنا ہو گیا۔ لیکن پھر دروازے کے قریب آکر وہ سب رک گئے
عمران کا رخ چونکہ دروازے کی طرف ہی تھا اس لئے چند لمحوں بعد
اس نے دروازے کو آہستہ سے کھلتے ہوئے دیکھا اور پھر ایک سفید
بالوں والے آدمی نے سر دروازے سے نکال کر اندر جھانکا اور
دوسرے لمحے اس کا سر بجلی کی سی تیزی سے واپس غائب ہو گیا اور پھر
دوسری طرف سے باتوں کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر ایک دھماکے
سے دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار
دوسرے آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت
کے تاثرات تھے۔ ان سب نے سفید اوور آل پہنے ہوئے تھے اور اپنے

پنے انداز سے وہ سائنس دان دکھائی دے رہے تھے۔ البتہ ایک آدمی
ے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور پھر سب سے پہلے آنے والے
ھے آدمی نے چیخ کر عمران سمیت سب کو ہلاک کرنے کے لئے کہا
عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ اس نے صرف اس بوڑھے کو نشانہ
بنایا تھا۔ باقی چاروں آدمی مع اس مشین پسٹل والے کے چیختے
ہوئے اچھل کر نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے اچھل کر اس بوڑھے
ر چھلانگ لگا دی جو ان چاروں کو اس طرح چیخ کر نیچے گرتے دیکھ کر
رت کی شدت سے ناچ سا رہا تھا۔ وہ بوڑھا اچھل کر گر رہا تھا کہ
ران کی لات گھومی اور اس کے بوٹ کی ضرب بوڑھے کی کنپٹی پر
ی اور اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ باقی چاروں آدمی
اکت ہو چکے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس بوڑھے کے سینے پر
تھ رکھ کر چیک کیا اور پھر تیزی سے سائیڈ پر موجود باتھ روم کے
روازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم سے ایک جگ اٹھا کر
ے پانی سے بھرا اور واپس آکر اس نے تھوڑا تھوڑا پانی اپنے سب
اتھیوں کے حلق میں ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بڑے چوکنے
راز میں کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کسی بھی لمحے کوئی آسکتا
ہے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت
ے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران کے چہرے پر
لمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی
یک ایک کر کے ہوش میں آگئے۔

"جلدی ہوش میں آؤ۔ ہم شدید خطرے میں ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

"جولیا تم یہیں رکو۔ یہ بوڑھا ڈاکٹر براڈ ہے۔ اس کا خیال رکھنا۔ اسے ہمارے آنے تک ہوش نہیں آنا چاہیئے"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے باقی ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ اس راہداری سے گزر کر دوسرے کمرے میں آئے۔ یہاں ایک مستطیل مشین موجود تھی جس کے ساتھ ہی ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران نے اس دروازے سے دوسری طرف جھانکا اور بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال تھا جس میں دیواروں کے ساتھ انتہائی پیچیدہ اور جدید ترین مشینری نصب تھی۔ تمام مشینری ورکنگ آرڈر میں تھی۔ البتہ چار بڑی مشینوں کے سامنے اونچے سٹول تھے جو خالی تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی اصل آپریشن روم ہے اور یہیں براڈ سسٹم پر کام ہو رہا ہے۔

"کیپٹن شکیل۔ میگا بم نکال کر اسے ڈی چارج کر کے یہاں اندر کر کے رکھ دو اور صفدر تم اپنے بیگ میں موجود میگا بم اس کمرے میں رکھ کر اسے ڈی چارج کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے عمران کے احکامات کی تعمیل شروع کر دی۔

"آؤ اب واپس چلیں۔ یہاں صرف یہی لوگ تھے۔ باقی آٹو میٹک مشینری ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد

واپس اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں جولیا اور ڈاکٹر براڈ موجود تھے۔

"اسے اٹھا کر کاندھے پر ڈال لو۔ اس کی موجودگی ہمیں تحفظ دے گی"...... عمران نے کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے بوڑھے کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ سب تیزی سے اسی راستے سے واپس اس ہیلی کاپٹر والی جگہ پر پہنچ گئے۔

"عمران صاحب۔ کیوں نہ اس ہیلی کاپٹر کو استعمال کیا جائے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ چیک کرو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔

"یہ ورکنگ آرڈر میں ہے عمران صاحب اور فیول بھی فل ہے"۔ صفدر نے چند لمحوں بعد جواب دیا۔

"تنویر۔ ڈاکٹر براڈ کو اندر ڈالو اور اوپر چڑھ جاؤ۔ جلدی کرو"۔ عمران نے کہا اور خود بھی ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر سٹارٹ ہوا اور پھر تیزی سے اوپر کو اٹھتا ہوا اس کھلی جگہ سے آسمان کی طرف بلند ہو گیا۔ عمران نے اس کا رخ اس علاقے کی طرف کر دیا جدھر ان کی جیپ موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے جیپ کے قریب ایک کھلی جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔

"عمران صاحب۔ اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہم البانا آسانی سے پہنچ سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ خصوصی ہیلی کاپٹر ہے۔ کسی بھی لمحے اسے چیک کیا

جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔

"اس بوڑھے کو نیچے اتار دو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر براڈ کو ہیلی کاپٹر سے اٹھا کر نیچے زمین پر لٹا دیا اور عمران نے جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر براڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اسے اٹھا کر کھڑا کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے جھک کر بوڑھے کو بازو سے پکڑا اور کھڑا کر دیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ یہ کیا۔ کیا۔ وہ۔ وہ لیبارٹری"...... بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر براڈ تم انتہائی ذہین سائنس دان ہو لیکن تم نے اپنی ذہانت کو دنیا میں بسنے والے لوگوں کی خیر خواہی میں استعمال کرنے کی بجائے کروڑوں مسلمانوں کی ہلاکت کے لئے استعمال کی سازش کی ہے اس لئے اب اس کا خمیازہ بھی تم ہی بھگتو گے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تو سائنس دان ہوں۔ پلیز۔ مجھے کچھ مت کہو۔ میں تو سائنس دان ہوں"...... ڈاکٹر براڈ نے انتہائی دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"صفدر۔ ڈی چارجر نکالو تاکہ ڈاکٹر براڈ اپنی آنکھوں سے خود دیکھ سکے کہ دنیا بھر کے کروڑوں، اربوں مسلمانوں کے خلاف یہودی جو ہتھیار تیار کر رہے تھے اس کا کیا حشر ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ڈی چارجر نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ڈاکٹر براڈ۔ تمہاری لیبارٹری کے اندر انتہائی طاقتور بم ہم نے رکھ دیئے ہیں۔ اب دیکھو اپنی آنکھوں سے اپنی لیبارٹری کا حشر"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ"...... ڈاکٹر براڈ نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے ہاتھ پر جھپٹا مارنے کی کوشش کی لیکن کیپٹن شکیل نے اسے بازو سے پکڑ کر وہیں جھٹک دیا اور عمران نے ڈی چارجر کا ایک بٹن پریس کر دیا تو زرد رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوسرا بٹن پریس کر دیا تو سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی کریون پہاڑی علاقے میں دور سے تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا جیسے کوئی خوفناک آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ شعلے اور دھواں آسمان کی طرف اٹھتا صاف دکھائی دینے لگا۔ پورا پہاڑی سلسلہ اس طرح ہل رہا تھا جیسے خوفناک زلزلہ آگیا ہو اور پھر اس پورے پہاڑی سلسلے پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ خوفناک دھماکے

اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی جگہ جگہ سے شعلے اور دھواں اٹھنے لگ گیا تھا۔

" یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ یہ تم نے کیا کیا۔ اوہ۔ اوہ۔ لیبارٹری۔اوہ"....... بوڑھے ڈاکٹر براڈ نے رک رک کر کہا اور دوسرے لمحے وہ لہرا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔

" عمران صاحب۔ یہ تو ختم ہو گیا ہے"....... صفدر نے جھک کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہوا۔ مجھے اس کے خون سے ہاتھ نہیں رنگنے پڑے۔ویسے وہ اصل لیبارٹری بھی ساتھ ہی تباہ ہو گئی ہے اور اس میں موجود اسلحہ بھی پھٹ گیا ہے"....... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ کسی بھی لمحے یہاں فوج پہنچ سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن جیپ پر واپسی میں تو خاصا وقت لگ جائے گا"....... صفدر نے کہا۔

" جیپ جب تک گیسٹ ہاؤس پہنچے گی تب تک تو پورے علاقے کو فوج گھیر چکی ہو گی۔اب ہمیں ہیلی کاپٹر پر جانا ہو گا اور ہم اٹلانٹا کی سرحد پر یہ ہیلی کاپٹر چھوڑ کر پیدل آگے بڑھ جائیں گے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

لارڈ برگسان ایک فائل سامنے رکھے اس پر جھکا ہوا تھا۔ اس فائل میں ماہرین نے ماہرانہ رپورٹ پیش کی تھی کہ جب براڈ سسٹم خلائی سیاروں کی مدد سے پوری دنیا پر فکس کر دیا جائے گا تو پھر کس طرح تمام مسلم ممالک میں اور خصوصاً پاکیشیا کا دفاع مفلوج کر کے ان مسلم ممالک کو تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے اور وہ بڑی دلچسپی سے اس رپورٹ کو پڑھنے میں مصروف تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ براڈ سسٹم اب زیادہ سے زیادہ چند روز تک ان کی مرضی کے مطابق مکمل ہو جائے گا۔ ڈاکٹر براڈ دن رات محنت کر کے اس کا وقفہ خاصی حد تک بڑھا لینے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اس کی رینج بھی اور یہی بات وہ چاہتے تھے اور اب اس سسٹم کو خلائی سیاروں میں نصب کرنے کے لئے لیبارٹری میں تیار کیا جا رہا تھا۔ اس کے بعد انہیں خلائی سیاروں میں نصب کرنے اور خلائی سیاروں کو خلا میں مخصوص

مقامات پر پہنچا کر فوری گرینڈ آپریشن شروع کر دیا جائے گا۔ ابھی وہ فائل پر جھکا ہوا تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر سر اٹھایا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ برگسان نے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔ شاید فون کال نے اسے ڈسٹرب کیا تھا۔

"جناب اسرائیل کے صدر صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اچھا۔ کرائیں بات"...... لارڈ برگسان نے چونک کر کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لارڈ برگسان بول رہا ہوں جناب"...... لارڈ برگسان نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ بہرحال اس کا مخاطب اسرائیل کا صدر تھا۔

"لارڈ صاحب۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی کہ آپ کے مشن براڈ سسٹم کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ کر رہی تھی۔ لیکن اب نہیں۔ کیونکہ ہم نے انہیں انتہائی بے بسی کی موت مار دیا ہے اور اب ان کی لاشیں پہاڑی پر کوؤں اور گدھوں کی خوراک بن رہی ہیں"...... لارڈ برگسان نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہلاک کر دیا ہے۔ وہ کیسے۔ کب۔ کس طرح"...... صدر نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ براڈ سسٹم کی لیبارٹری البانا ریاست کے ایک پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔ ہم نے وہاں انتہائی زبردست انتظامات کر رکھے ہیں اور یہاں تک کہ خطرے کی صورت میں صرف دو گھنٹوں کے اندر پوری لیبارٹری کو نامعلوم متبادل پوائنٹ پر شفٹ کیا جا سکتا ہے۔ اچانک مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے بہترین ایجنٹوں کو ہلاک کر کے لیبارٹری والے علاقے کی طرف بڑھ رہی ہے تو میں نے فوری طور پر متبادل پوائنٹ پر لیبارٹری شفٹ کرا دی۔ اس پوائنٹ کے بارے میں سوائے میرے اور ڈاکٹر براڈ کے اور کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ اس کے بعد میں نے لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کرا دیا اور سپر مانیٹرنگ مشین کی مدد سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو آٹو فوکس کیا اور اس کے ساتھ ہی ان پر اچانک انتہائی خوفناک میزائلوں کی بارش کر دی۔ آٹو فوکس کی وجہ سے وہ کسی صورت بچ ہی نہ سکتے تھے۔ چنانچہ وہ سب ہلاک ہو گئے اور پھر ہم نے باقاعدہ سکرین پر ان کی لاشیں چیک کر لیں"...... لارڈ برگسان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ ان کی لاشیں لیبارٹری میں لے گئے تھے"...... صدر نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ لیبارٹری تو اس وقت تک کے لئے سیل کر دی گئی ہے جب تک کہ مشن مکمل نہیں ہو جاتا۔ ان کی لاشیں باہر

ہی پڑی ہوئی ہیں اور باہر ہی پڑی رہیں گی"..... لارڈ برگسان نے جواب دیا۔

"کیا آپ نے دوبارہ ان لاشوں کی چیکنگ کی ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ہم نے دو تین بار دوبارہ ان کی چیکنگ کی ہے۔ وہ واقعی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں"...... لارڈ برگسان نے جان بوجھ کر غلط بیانی کر دی تاکہ صدر صاحب اس پوائنٹ پر مزید جرح نہ کر سکیں۔

"کب تک آپ کا مشن مکمل ہو جائے گا"...... صدر نے کہا۔

"صرف چند روز بعد براڈ سسٹم خلائی سیاروں کی مدد سے فضا میں پہنچا دیا جائے گا اور اس کے بعد سب سے پہلا آپریشن پاکیشیا کے خلاف کیا جائے گا اور اس بارے میں فزیبلٹی رپورٹ میں بیٹھا دیکھ رہا تھا"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

"اوکے"...... بہرحال پھر بھی ان کی طرف سے محتاط رہنا۔ یہ انتہائی شاطر لوگ ہیں"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ وہ دنیا کے لئے شاطر ہو سکتے ہیں بلون کے لئے نہیں۔ اور ویسے بھی وہ ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے اب کوئی خطرہ باقی نہیں رہا"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

"اوکے۔ جیسے ہی براڈ سسٹم کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔

آپ نے مجھے اطلاع دینی ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کو تو لازماً اطلاع دی جائے گی سر"...... لارڈ برگسان نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھ دیئے جانے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ اسرائیل کے صدر ہو کر دو چار آدمیوں سے خوفزدہ ہیں"...... لارڈ برگسان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو لارڈ برگسان نے چونک کر ایک بار پھر سر اٹھایا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ برگسان نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"البانا سے جیکب بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ایک متوحش سی آواز سنائی دی تو لارڈ برگسان بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ لارڈ برگسان بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

"ج۔ جناب۔ انتہائی خوفناک خبر ہے جناب۔ کریون پہاڑی سلسلہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور وہاں موجود لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے جناب"...... دوسری طرف سے انتہائی متوحش لہجے میں کہا گیا تو لارڈ برگسان کا چہرہ یکلخت پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ نانسنس۔ کیا بکواس کر رہے ہو"...... اچانک لارڈ برگسان نے حلق کے بل چیختے ہوئے

هذیانی لہجے میں کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ اس وقت پورا پہاڑی علاقہ فوج کے محاصرے میں ہے جناب۔ میں خود وہاں گیا ہوں اور میں نے خود وہاں اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا ہے وہ بتا رہا ہوں جناب۔ وہاں ہر طرف سائنسی پرزے بکھرے پڑے ہیں۔ دو جگہوں پر اس پہاڑی سلسلے کے نیچے خوفناک تباہی ہوئی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے دو آتش فشاں اچانک پوری طاقت سے پھٹ پڑے ہوں۔ وہاں ہر طرف انسانی لاشوں کے ٹکڑے بھی بکھرے ہوئے پڑے نظر آ رہے ہیں جناب۔ فوج کے ماہرین کے مطابق وہاں پہاڑی سلسلے کے نیچے دو خفیہ لیبارٹریاں تھیں جو کسی وجہ سے پھٹ پڑی ہیں۔ وہاں مکمل تباہی ہوئی ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے۔ آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر براڈ کیسے اس قدر احمقانہ غلطی کر سکتا ہے کہ پوری لیبارٹری تباہ ہو جائے۔ نہیں۔ وہ تو انتہائی ماہر ترین سائنس دان ہے"...... لارڈ برگسان نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کے خیال کے مطابق لیبارٹری کے سائنس دانوں سے کوئی سائنسی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے لیبارٹری تباہ ہوئی ہے۔

" جناب۔ جناب ڈاکٹر براڈ کی لاش کریون پہاڑی سلسلے سے کافی فاصلے پر ایک جیپ کے ساتھ پڑی ہوئی ملی ہے۔ وہ ہارٹ اٹیک کی

وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں اور جناب فوج نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق یہ جیپ ایک قریبی علاقے کے گیسٹ ہاؤس کی ہے اور اس جیپ میں گیسٹ ہاؤس میں رہنے والا ایک گروپ وہاں سے سیاحت کے لئے لے گیا تھا۔ اس گروپ میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں لیکن یہ گروپ واپس نہیں گیا جناب۔ البتہ وہ جیپ صحیح سلامت وہاں موجود ہے اور اس کے قریب ہی ڈاکٹر براڈ کی لاش بھی پڑی ملی ہے"...... جیکب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر براڈ کی لاش اور وہاں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ڈاکٹر براڈ تو لیبارٹری کے اندر تھا۔ وہ کیسے وہاں پہنچ سکتا ہے۔ یہ تم آخر کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم واقعی نشے میں تو نہیں ہو"...... لارڈ برگسان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جناب۔ ڈاکٹر براڈ کو فوج کے چند لوگ پہچانتے تھے اس لئے ان کی لاش شناخت ہو گئی ہے اور جناب فوج کو یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ اس جیپ کے قریب ایک بڑا ہیلی کاپٹر بھی زمین پر اترا تھا اور جناب یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ ایک بڑا ہیلی کاپٹر جس پر بی ایس ون کے الفاظ لکھے ہوئے تھے اس تباہ شدہ پہاڑی سلسلے کریون سے اٹلانٹا کی سرحد کی طرف جاتا دیکھا گیا ہے اور پھر یہ ہیلی کاپٹر اٹلانٹا کی سرحد کے قریب سے فوج کو خالی کھڑا مل گیا ہے جناب"...... جیکب نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" بی ایس ون۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ ہیلی کاپٹر تو متبادل پوائنٹ کے اندر

وجود تھا اور ایمرجنسی میں استعمال کے لئے وہاں رکھا گیا تھا۔ وہ باہر کیسے آگیا"...... لارڈ برگسان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" فوج انکوائری کر رہی ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ویری بیڈ۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔ سب کچھ تباہ ہو گیا۔ ویری بیڈ"۔ لارڈ برگسان کے ہاتھ سے رسیور اس طرح گر گیا جیسے اس کے ہاتھ میں سرے سے طاقت ہی نہ رہی ہو۔ دوسری طرف سے ہیلو ہیلو کی آوازیں سنائی دیتی رہیں لیکن لارڈ برگسان کی حالت انتہائی خستہ ہو چکی تھی۔

" یہ ناممکن ہے۔ یہ سب ناممکن ہے۔ وہ لوگ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ پھر یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ سب ناممکن ہے۔ میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ یہ جیکب احمق ہے"...... اچانک لارڈ برگسان نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا رسیور اٹھا کر کریڈل پر پٹخ دیا۔

" اب میں کہاں سے اصل بات معلوم کروں۔ آخر کہاں سے حاصل کروں۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... لارڈ برگسان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کا ذہن واقعی ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے بڑے عجیب سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا اور پھر نجانے اسے اس انداز میں بیٹھے کتنا وقت گزر گیا تھا کہ فون کی گھنٹی

ایک بار پھر بج اٹھی۔ کچھ دیر تک تو لارڈ برگسان اسی حالت میں بیٹھا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... لارڈ برگسان کا لہجہ بے حد ڈھیلا تھا۔

" اسرائیل کے پریذیڈنٹ سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو"...... چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی آواز سنائی دی۔

" لارڈ برگسان بول رہا ہوں جناب"...... لارڈ برگسان کے لہجے میں وہ پہلے جیسی چہک سرے سے موجود ہی نہ تھی۔ وہ اس طرح بول رہا تھا جیسے اسے بولنے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہو۔

" لارڈ برگسان۔ آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ تک براڈ سسٹم لیبارٹری کی تباہی کی اطلاع پہنچ چکی ہے"...... اسرائیل کے صدر کی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ ڈاکٹر براڈ یا اس کے کسی سائنس دان کی غلطی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے سر"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

" لارڈ برگسان۔ جو کچھ تم سوچ رہے ہو ویسے نہیں ہے۔ یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے"...... دوسری طرف سے طنزیہ لہجے میں کہا گیا۔

" جناب۔ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں اور میں نے ان کی لاشیں بھی چیک کر لی تھیں۔ پھر لیبارٹری

میں وہ کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے تھے جناب۔ یہ تو بس ہماری ہی بد قسمتی ہے کہ لیبارٹری کسی کی غلطی سے خودبخود تباہ ہو گئی ہے"...... لارڈ برگسان نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیڈر علی عمران نے مجھے فون کر کے خود یہ ساری اطلاع دی ہے۔ وہ ہلاک نہیں ہوئے تھے۔ اس نے لیبارٹری تباہ کرنے کی جو تفصیل بتائی ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کام واقعی اس نے کیا ہے اور اس نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اب اگر بلون نے پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کی تو پھر بلون اور اس کے چیئرمین لارڈ برگسان کو پوری دنیا میں کہیں پناہ نہیں ملے گی"...... صدر اسرائیل نے کہا۔

" یہ سب غلط ہے جناب صدر۔ یہ لوگ خواہ مخواہ اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے ایسی باتیں کر رہے ہیں"...... لارڈ برگسان نے جواب دیا۔

" اوکے۔ بہرحال مجھے افسوس ہے کہ آپ نے انہیں آسان شکار سمجھ لیا تھا۔ کاش آپ مجھے پہلے اطلاع دے دیتے تو میں اسرائیل سے ان کے خلاف کام کرنے کے لئے مخصوص لوگوں کو بھجوا دیتا۔ براڈ سسٹم کی تباہی اور ڈاکٹر براڈ کی موت نے لاکھوں یہودیوں کے خواب چکنا چور کر دیئے ہیں اور یہ صرف آپ کی وجہ سے ہوا ہے"۔ دوسری طرف سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ برگسان نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

"کاش ڈاکٹر براڈ غلطی نہ کرتا تو ایسی نوبت ہی نہ آتی"...... لارڈ برگسان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو لارڈ برگسان نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... لارڈ برگسان نے انتہائی ڈھیلے اور پژمردہ سے لہجے میں کہا۔

" اٹلانٹا سے کوئی صاحب علی عمران آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اگر بات نہ کرائی گئی تو آپ کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری نے کہا۔

" کراؤ بات"...... لارڈ برگسان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" ہیلو۔ چیئرمین بلون لارڈ برگسان۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اسرائیل کے صدر نے یقیناً تمہیں میری کال کے بارے میں بتا دیا ہو گا۔ میں نے سوچا کہ تم سے براہ راست بھی بات کر لوں تاکہ کل کو اگر تم پاکیشیا کے خلاف کسی کارروائی کے بارے میں سوچو اور مجھے تم سمیت تمہاری تنظیم بلون کا خاتمہ کرنا پڑے تو کم از کم تم یہ نہ کہہ سکو کہ میں نے تمہیں پہلے وارننگ نہیں دی تھی"...... دوسری طرف سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا۔

" تم ہو کون۔ اور کیوں یہ سب بکواس کر رہے ہو"...... لارڈ برگسان نے یکلخت انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"میں اور میرے ساتھیوں نے کریون پہاڑی سلسلے میں براڈ سسٹم کی لیبارٹری اور متبادل پوائنٹ میں موجود لیبارٹری کو تباہ کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ لیبارٹری میں موجود تمہارے آدمیوں نے اپنی طرف سے ہمیں آٹو فوکس کر کے اور میزائل فائر کر کے ہلاک کر دیا تھا اور پتھروں کے ڈھیروں میں پڑی ہوئی ہماری لاشیں چیک کر کے تمہارے آدمی مطمئن ہو گئے تھے لیکن تم دیکھ لو کہ تم نے جس لیجاد سے پوری دنیا کے اربوں مسلمانوں کو ہلاک کرنے کی سازش کی تھی اس کا کیا حشر ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم بکواس کر رہے ہو۔ یہ تباہی تمہاری یا تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے نہیں ہوئی۔ یہ ڈاکٹر براڈ کی کسی سائنسی غلطی کی وجہ سے ہوئی ہے"...... لارڈ برگسان نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو پھر تمہیں تفصیل بتانا پڑے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر دوسری طرف سے فون کرنے والے نے جیسے ہی تفصیل بتانی شروع کی لارڈ برگسان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"سن لیا تم نے۔ اور میں نے یہ تفصیل اس لئے نہیں بتائی کہ میں تم پر رعب ڈالنا چاہتا تھا بلکہ اس لئے بتائی ہے کہ تمہیں وارننگ دے سکوں کہ اگر اب بلون نے یا تم نے پاکیشیا یا کسی بھی مسلم ملک کے خلاف کوئی سازش کی تو جس طرح براڈ سسٹم کی

لیبارٹری اور ڈاکٹر براڈ کا حشر ہوا ہے اس سے زیادہ عبرتناک حشر تمہارا اور تمہاری تنظیم بلون کا ہو گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو لارڈ برگسان نے انتہائی ڈھیلے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ جو تفصیل اسے بتائی گئی تھی اس کے بعد واقعی اس بات میں کوئی شبہ باقی نہ رہا تھا کہ لیبارٹری کی تباہی پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے ہاتھوں ہوئی ہے۔

"یہ۔ یہ لوگ واقعی ناقابل شکست ہیں۔ ناقابل تسخیر ہیں"۔ لارڈ برگسان نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح پشت کرسی سے لگا دی جیسے میلوں دوڑنے کے بعد پہلی بار اسے کرسی پر بیٹھنے کا موقع ملا ہو۔

ختم شد

مسلم کرنسی — ایسی کرنسی جسے پوری دنیا کے مسلم ممالک مل کر خصوصی طور پر سامنے لے آنا چاہتے تھے۔

مسلم کرنسی — جس کے مارکیٹ میں آنے کے بعد پوری دنیا کے مسلمانوں میں معاشی خوشحالی کا ایک نیا دور شروع ہو سکتا تھا۔

مسلم کرنسی — جو ایکریمین ڈالر، یورپین یورو اور دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی۔

مسلم کرنسی — جسے مارکیٹ میں آنے سے روکنے کے لئے بین الاقوامی طور پر خوفناک سازشیں شروع کر دی گئیں۔

مسلم معاشی ماہرین کا گروپ جو مسلم کرنسی بین الاقوامی مارکیٹ میں لانے پر کام کر رہا تھا اس کے خاتمے کے لئے ایکریمین اور دیگر غیر مسلم ممالک کے ٹاپ ایجنٹس کو حرکت میں لایا گیا اور پھر —— ؟

مسلم کرنسی — جس کے دفاع میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے میدان آنے سے ایک خوفناک جدوجہد کا آغاز ہو گیا —— ؟

کیا — مسلم کرنسی کو مارکیٹ میں اوپن کیا بھی جا سکا یا یہ منصوبہ جبراً ختم کرا دیا گیا۔

کیا — عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مسلم کرنسی کے منصوبے کو عملی طور پر کامیاب سکے یا نہیں —— ؟

پس پردہ بین الاقوامی خوفناک سازشوں پر مبنی ایک ایسی کہانی جو قارئین پر یقیناً سوچ کے نئے دریچے کھول دے گی

تیز رفتار ایکشن بے پناہ سسپنس
اور منفرد انداز میں ایک یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان